Posted on Kitab Nagri

کتاب نگری

www.kitabnagri.com

اسلام علیکم!

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ آپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔ تو

www.kitabnagri.com آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، ارٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو

ابھی ای میل کریں۔

samiyach02@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

Fb/Page/Social Media Writers .Official

Fb/Pg/Kitab Nagri

samiyach02@gmail.com

whatsapp No : 0316-7070977

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

چُھپا ہمدم

زوہا آصف

رات کا اندھیرا امریکہ کے شہر نیویارک میں چاروں طرف اپنے پر پھیلا چکا تھا۔ پر اس اندھیرے یا اجالے سے انور حبیب کے گھر والوں میں سے انور کے علاوہ اور کسی کو کوئی فرق نا پڑتا تھا۔ انور نے چونکہ علی الصبح اپنے آفس کے لیے روانہ ہونا ہوتا تھا اس لیے وہ جلد ہی سو جایا کرتے تھے۔ باقی ان کے اہل و عیال آج کل تمام تر وقت گھر ہی میں گزارا کرتے تھے۔ ابھی بھی کلثوم انور کے کمرے میں ایک پنچایت لگائے روزینہ اور سنی بیٹھے ہوئے تھے۔

"ممی میں آپ سے کہہ رہی نا مجھے صوفی آنٹی کے ہاں نہیں جانا۔ بس مجھے پاکستان جانا ہے۔"

روزینہ نے اپنی بات منوا کر رہنے کی ٹھانی ہوئی تھی۔

"روز میں چاہتی ہوں کہ تم میرے ساتھ صوفی کے گھر چلو۔ تمہیں حذیفہ کے ساتھ وقت گزارنے کا اچھا موقع مل رہا ہے۔"

کلثوم بھی آخر اس کی ماں تھیں۔اتنی جلدی کیسے مان جاتیں۔

"ممی مجھے نہیں کرنا اس کے ساتھ کوئی ٹائم سپینڈ۔مجھے پاکستان جانا ہے"

وہ ڈھیٹ پن کا مظاہرہ کرتے ہوئے بولی۔

"حذیفہ تمہارا منگیتر ہے۔اور تمہیں اس کے ساتھ ٹائم سپینڈ کرنا ہوگا پھر ہی تو تم لوگوں کی انڈرسٹنڈنگ بڑھے گی۔"

کلثوم نے اسے پیار سے سمجھاتے ہوئے کہا۔

"اوکے ممی جو ڈن ہو گا وہ مجھے بتا دینا میں جا رہا ہوں اپنے روم میں سونے۔بہت نیند آگئی مجھے"

سنی روزینہ کے لمبے چوڑے پلان کو دیکھ کر ہاتھ کو منہ کے قریب کر کے جمائی روکتا ہوا بولا۔

"تم تو نکلو یہاں سے"

روزینہ نے اسے کمرے سے باہر دھکیلا۔

اب کمرے میں صرف وہ اور کلثوم تھے۔انور صاحب بیڈ کے دوسرے جانب سوئے ہوئے تھے۔

"ممی پلیز مجھے اس دفع پاکستان جانے دیں۔میں اگلی دفع پکا صوفی آنٹی کی طرف آپ کے ساتھ جاؤں گی۔"

وہ التجایا لہجے میں بولی تھی۔آنکھوں میں امید کے دیے بھر کے اس نے اپنی ماں کو دیکھا تھا۔

"مگر بیٹا میں پھر صوفی کو کیا بتاؤں گی"

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

وہ نیم رضامندی ظاہر کرتے ہوئے بولیں۔

"اوہ ہو ممی یہ کونسا اتنا بڑا مسلہ ہے کچھ بھی کہہ دیجیے گا۔"

روز نے ماں کو راضی ہوتا دیکھ کر مسکرا کر کہا تھا۔

"پر بیٹا یہ فرسٹ اینڈ لاسٹ ٹائم ہے میں پہلے بتا رہی ہوں"

کلثوم نے اس کے حسین چہرے پر سے نظریں ہٹاتے ہوئے کہا تھا۔

"اوکے ممی ڈن ہے پر اس یہ اگر میرا فرسٹ اینڈ لاسٹ ٹوور ہے پاکستان کا تو آپ کو مجھے ایک چیز کی سہولت تو دینی ہو گی نا"

روز نے ان کے قریب ہو کر بیٹھتے ہوئے کہا۔

"وہ کیا؟"

کلثوم نے تیوری چڑھائی۔

"یہ کے میں جتنی دیر چاہوں وہاں رہ سکتی ہوں"

روزینہ نے پرجوش ہوتے ہوئے کہا۔

"ہرگز نہیں"

کلثوم کے بولنے سے پہلے ہی انور کی نیند سے بھری ہوئی آواز آئی تھی۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

"کیوں بابا جان؟"

وہ دونوں پہلے تو ان کے یوں اچانک بولنے پر حیران ہوئیں اور بعد میں روز نے اداسی سے انہیں دیکھتے ہوئے کہا تھا۔

"کیوں کے تم صرف عید تک ہی رہ سکتی ہو۔ منظور ہے تو ہم تمہیں اجازت دے دیں گیں"

انور اب اٹھ کے بیڈ کراؤن سے ٹیک لگا کر بیٹھ چکے تھے۔

"ٹھیک ہے بابا جان"

وہ اداس ہو کر وہاں سے جانے لگی تھی پر انور کی آواز نے اسے رکنے پر مجبور کر دیا۔

"روز سنو؟"

"جی بابا جان؟"

وہ وہیں کھڑے کھڑے بولی تھی۔

"تم عید تک رہ سکتی ہو۔ عید پر ہم لوگ بھی آئیں گیں اور پھر جب میری بیٹی کہے گی تبھی ہماری واپسی ہو گی۔"

انور مسکراتے ہوئے بولے تھے۔ اور روز جو دم سادھے ان کی بات سن رہی تھی ایک ہی پل میں خوشی سے اس کا چہرہ کھل اٹھا تھا وہ بھاگ کر اپنے بابا جان کے سینے سے لگی تھی۔

"اوہ بابا جان یو آر دی بیسٹ"

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

وہ مسکراتے ہوئے بولی تھی۔

"اینڈمائے سویٹ ڈاٹر اس آلسو دی بیسٹ"

وہ بھی اپنی جان سے عزیز بیٹی کو خوش دیکھ کر خوشی سے بولے تھے اور اس کا ماتھا چوما تھا۔

"اوکے بابا جان گڈ نائٹ"

وہ کہتے ہوئے ان کے کمرے سے باہر چلی گئی تھی۔

"یہ کیا کہا ہے آپ نے ہاں؟"

کلثوم ناراض لہجے میں بولی۔

"جو تم سن چکی ہو اور میں اپنی بات دوہرایا نہیں کرتا"

وہ مطمعین لہجے میں بولے۔

"پر ہمیں کیا ضرورت ہے پاکستان جانے کی؟"

کلثوم شاید ابھی بھی پاکستان جانے کے لیے رضامند نہیں تھی۔

"جب تم بچوں کو لے کر غیروں کے گھر جا سکتی ہو تو میں اپنے بچوں کو لے کر اپنی بہن کے گھر کیوں نہیں جا سکتا؟"

وہ اپنی بیوی کے اس غیر متوقع بات پر برہم دکھائی دے رہی تھے۔

"صوفی غیر نہیں ہے انور"

وہ مدھم لہجے میں بولی تھیں۔

"تم اسے جو بھی سمجھو مگر۔۔۔کوئی غیر کبھی اپنوں سے بھر کر نہیں ہو سکتا۔"

کلثوم نے مزید بحث کرنا مناسب نہیں سمجھا اس لیے وہ اپنے سائیڈ ٹیبل پر رکھا ہوا لیمپ آف کر کے لیٹ گئی۔ انور بس لب بھینچ کر رہ گئے۔

وہ کمرے میں آئی تو یوں محسوس کر رہی تھی جیسے کوئی جنگ کا محاذ فتح کر لیا ہو۔ابھی وہ خوشی سے پورا ڈانس بھی نہیں کر پائی تھی کے اس کا فون بج اٹھا۔فون کی سکرین پر چمکتا ہوا نمبر دیکھ کر مسکراہٹ خود بخود اس کے ہونٹوں پر رقص کرنے لگی تھی۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

ہیلو"روز نے فون اٹھاتے ہی کہا۔

"جلدی بتاؤ کیا کہا ہے ماموں نے؟"

اس کی آواز سنتے ہی جزیل بولا۔

"بڑے ہی کوئی بے مروت ہو تم دوست کا حال نا پوچھنا تم۔۔اور بندہ اخلاقاً ہی حال احوال پوچھ لیتا ہے پر نہیں جی جزیل مصطفیٰ سے تو بس مطلب ہی فون کرواتا ہے۔"

روزینہ بھی ہمیشہ کی طرح جزیل کی ٹانگ کھینچنے سے بعض نا آئی۔

"ہو گیا ہو تمہارا لیکچر تو بولو اب"

وہ اس کے اتنے تفصیلی جواب پر کان نا دھرتے ہوئے بولا۔

"جاؤ نہیں بتا رہی میں بھی"

روز کو اسے تنگ کرنے میں مزہ آ رہا تھا۔

"روز جلدی بولو ورنہ تم سے ناراض ہو جاؤں گا۔"

جزیل نے کہا جب کے دوسری جانب مکمل سکوت چھایا ہوا تھا۔

"روز جلدی بتاؤ ورنہ میں تمہاری کیا تمہارے پر پوتوں کی شادی میں بھی نہیں آؤں گا"

جزیل نے شرارت سے کہا تھا۔اس کی بات پر روز نے بڑی مشکل سے اپنے قہقہے کا گلہ گھونٹا تھا۔پر جزیل کی بات کا جواب دینا اب بھی گوارا نا کیا تھا۔

"ہاں مس روزینہ انور اب کہاں تم مجھے کچھ بتاؤ گی۔تمہارا منگیتر ہے نا وہ کیا نام تھا اس کا۔۔۔ہاں زرافہ اس کو بتاؤ گی تم"

جزیل نے روزینہ کو جذباتی کرنے میں کوئی کسر نہیں چھوڑی تھی۔

"اس کا نام زرافہ نہیں حذیفہ ہے جزیل کے بچے"

روز برا مانتے ہوئے بولی۔

"اوہ ہو چیک کرو ذرا۔۔ کتنی بد تمیز ہو تم منگیتر کا نام اتنے تمیز سے لیا ہے اور میرا۔۔"

وہ اسے چھیڑتے ہوئے بولا۔

"جزی بعض آ جاؤ تم ورنہ جاؤ نہیں بتاؤں گی میں بھی اور ہاں پلیز اس حذیفہ کا ذکر کر کے میرا موڈ مت خراب کیا کرو"

روز نے کہا۔

"اچھا سب چھوڑو اس زرافہ کو بھی۔۔ بس مجھے بتاؤ نا کیا تم آ رہی ہو؟"

جزیل نے پر امید لہجے میں اس سے پوچھا۔اس کے لہجے کی بے قراری کو محسوس کر کے روز کا دل خوش ہو گیا تھا۔

"سچ بتانا ہے؟"

روز نے شرارت سے اس سے پوچھا۔

"نہیں جیسے پہلے سارے سچ بولنے سے پہلے میری اجازت لیتی ہو تم"

وہ اس کے ڈراموں سے تنگ آتے ہوئے بولا۔بیچاری روز کو کیا معلوم تھا کہ جزیل مصطفیٰ اس سے بھی کئی گنا بڑا ڈرامے باز تھا۔

"میں تو بولتی ہی سچ ہوں"

روز نے اسے مزید چڑانا ضروری سمجھا۔

"روز میں کہہ رہا ہوں بتا دو نہیں تو پکا لڑائی۔"

روزینہ کو اگر پتا ہوتا کہ جزیل مصطفیٰ پہلے ہی سنی کے میسج سے اس کے آنے کی خوشخبری سن چکے ہیں اور اب ڈرامے نہیں بلکہ پوری کی پوری فلم بنے ہوئے ہیں تو اس کا کیا حال ہوتا نا۔۔بس یہی سوچ کر جزیل نے روز کو بے خبر رکھا تھا کہ وہ تو کچھ بھی نہیں جانتا۔ہاں آپ کی اطلاح کے لیے یہ بات بتا دیتے ہیں کہ سنی بھی کم ڈرامے باز نہیں ہے وہ سونے کے لیے تب گیا تھا جب روز ک قدم کمرے سے باہر آنے کے لیے بڑھے تھے۔اس سے پہلے تو وہ دروازے سے کان لگا کر ہمہ تن گوش ہو کر سن رہا تھا کے اس جنگ میں کون بنتا ہے ارتغرل غازی۔۔

"اچھا پھر کان گر دے پھیپھڑے سب کھول کر سنو کے میں پرسوں صبح تمہارے پاس ہوں گی۔سو تم اب بیٹھ کر میرا انتظار کرتے ہوئے تارے گنو۔میں ابھی ہی پیکنگ شروع کرنے والی ہوں سو بائے"

روز نے کہتے ساتھ ہی فون بند کر کے سوئچ آف کر دیا۔اب تو موصوف سے مل کر ہی بات ہو گی۔وہ مسکرا کر سوچتے ہوئے اپنا سوٹ کیس نکالنے لگی۔

"چلیں بابا جان میں اور میرا سامان ریڈی ہے"

www.kitabnagri.com

پنک کلر کا کرتا اور نیچے بلیک کلر کی کھلے گھیر والی شلوار زیب تن کیے ہوئے وہ بہت خوبصورت لگ رہی تھی۔ پاؤں کو اس نے درمیانی ہیل والی سینڈل میں قید کیا ہوا تھا۔ بالوں کو کرل کر کے اس کا چہرہ مزید پرکشش بن گیا تھا۔ اس کا چہرہ بہت پرکشش تھا۔ بس ذرا سی تبدیلی سے اس کے قدرتی حسن کو چار چند لگ جاتے تھے۔ لمبی گھنی پلکوں کی جھالر میں سنہری آنکھیں جو دیکھنے والے کو مبہوت کر دیتی تھیں ستواں ناک اور گلاب کی پنکھڑی جیسے گلابی نازک ہونٹ۔ اور اس کے گال تو قدرتی ہی قندھاری انار کی طرح سرخ رہتے تھے۔ وہ واقعی بہت خوبصورت تھی۔ سلیقے اور نفاست سے تیار ہو کر لاؤنج میں آئی تھی جہاں کلثوم اور انور پہلے ہی ریڈی ہو کر بیٹھے ہوئے تھے۔

"چلیں بابا جان میں بھی ریڈی ہوں"

روز نے حیرت سے آواز کے تعقب میں دیکھا تھا۔

سنی میاں بھی اس کی طرح مکمل تیار نظر آئے تھے۔ روز کو اسے دیکھ کر اتنی حیرت نہیں ہوئی تھی جتنی حیرت اسے اس کے ہاتھ میں تھامے سوٹ کیس کو دیکھ کر ہوئی تھی۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

"تم کہاں چلے؟"

وہ اپنی حیرت اور غصہ ضبط کرتے ہوئے بولی تھی۔

"ظاہر ہے آپی آپ کے ساتھ ہی جا رہا ہوں"

سنی نے اسے دیکھتے ہوئے کہا تھا جس کے چہرے پر ایک رنگ آ رہا تھا تو ایک جا رہا تھا۔

"تو یہ ہینڈ کیری ؟؟"

وہ سنی کے ہاتھ میں پکڑے ہوئے ہینڈ کیری کی طرف اشارہ کرتے ہوئے بولی تھی۔

"آپی آپ اکیلے ڈر جائیں گیں اس لیے میں آپ کا بہادر بھائی آپ کے ساتھ سائے کی طرح رہوں گا۔"

سنی اپنے سینے پر ہاتھ رکھتے ہوئے ڈرامائی انداز میں گویا ہوا۔

"سنی کے بچے یہ کیا ڈرامہ ہے؟"

وہ ممی اور بابا جان سے نظریں چھپا کر اس کو گھورتے ہوئے دانت پیس کر آہستگی سے بولی۔

"آپی کیا کہا؟؟ کچھ سنائی نہیں دیا تھوڑا اونچا بولیں۔"

سنی اس کی حالت سے محظوظ ہوتا ہوا سنجیدگی سے بولا تھا۔

"یا اللہ کہاں پھنس گئی ہوں میں"

وہ منہ میں بڑبڑائی۔

"آپی جلدی کریں ہماری فلائٹ نہ مس ہو جائے"

سنی روز کو بازو سے کھینچتے ہوئے باہر لوبی میں لے گیا۔ انور اور کلثوم ان دونوں نٹ کھٹ بھائی بہن کی گفتگو پر ہنستے ہوئے ان کے پیچھے لوبی کی جانب بڑھ گئے۔

"ہیلو ہاں نظر آگیا چاند؟"

جزیل شائستہ کے فون اٹھاتے ہی جلدی سے پوچھ رہا تھا۔

"ہاں ہاں آگیا ہے نظر۔ رمضان مبارک"

شائستہ نے دوسری جانب سے رمضان کی مبارک دی تھی۔

"آپ کو بھی رمضان مبارک ہو شائستہ باجی"

وہ بھی خوشی سے مبارک دے رہا تھا۔

"خیر مبارک۔ خیر تم یہ تو بتاؤ کہ تمہارا چاند نظر آگیا کہ نہیں؟"

شائستہ شرارت سے بولی تھی۔

"کیا مطلب آپی؟؟؟ آپ کے چاند نے کیا میرا چاند بننے پر انکار کر دیا؟"

جزیل نے انجان بنتے ہوئے پوچھا۔

"بکو مت اور بتاؤ آ گئے وہ دونوں؟"

شائستہ نے بے صبری سے پوچھا تھا۔

"نہیں ابھی تک تو نہیں پر اناؤنسمینٹ ہو رہی ہے مجھے لگتا ہے ان کی فلائٹ آ گئی ہے۔ اوکے باجی آپ سے آ کر ملاقات ہوتی ہے"

جزیل نے سپیکر کی طرف متوجہ ہوتے ہوئے جلدی سے فون بند کر دیا۔ کچھ دیر بعد اسے روزینہ اور سنی آتے دکھائی دیے۔ وہ انتظار گاہ سے ذراہٹ کے کھڑا ہو گیا تھا تاکہ اس پر ان دونوں کی نظر نا پڑے اور وہ اپنے منصوبے میں کامیاب ہو گیا تھا روزینہ اب بے صبری سے ادھر ادھر جاتے لوگوں میں جزیل مصطفیٰ کو تلاش رہی تھی۔ اور یہ بات جزیل کے دل میں ہزاروں پھول کھلا گئی تھی۔

"جی سر ٹارگٹ مل گیا ہے لڑکی اور اس کا دس بارہ سال کا بھائی بھی اس کے ساتھ ہی ہے"

کچھ دیر کے بعد جزیل نے روزینہ کے قریب جا کر اپنی پشت روز کی طرف کی اور اتنی اونچی آواز میں فون پر مخاطب ہوا کے آواز صرف روز تک ہی جا سکے۔ روز جو منتظر نگاہوں سے جزیل کی راہ تک رہی تھی۔ اپنی پشت پر کسی کی غیر معمولی بات سن کر اسے دھچکا لگا تھا۔

"جی سر ٹارگٹ نے پنک اینڈ بلیک کے کپڑے پہن رکھے ہیں۔ جی سر سنہری آنکھیں ہیں۔ جی سر اٹھا لیتے ہیں۔ اوکے سر اگر وہ آرام سے نہیں مانیں گی تو ہمارے ساتھی انھیں شوٹ کر دیں گیں۔ یس سر"

اپنی پشت پر دوبارہ اس طرح کے الفاظ سن کر اس کی تو بس ہو گئی تھی۔ وہ گھبرا کر پیچھے مڑی تھی۔

"ایکسکیوز می "

اس نے ہمت جمع کرتے ہوئے اس آدمی سے کہا تھا۔

"آپ میرے بارے میں کس سے بات کر رہے ہیں اور بار بار ٹارگٹ کیوں کہہ رہے ہیں؟"

اس کی بات پر سنی نے اپنے ہونٹوں پر آجانے والی جاندار مسکراہٹ چھپانے کے لیے چہرہ دوسری جانب کر لیا تھا اور وہ شخص بھی پیچھے مڑا تھا۔ روزینہ کو اس شخص کا جانا پہچانا شناسا سا چہرہ دیکھ کر پہلے سے بڑا دھچکا لگا تھا۔

"تم بدتمیز انسان"

روز نے اپنی حالت پر قابو پاتے ہوئے جزیل کو دیکھتے ہوئے کہا تھا۔

"بس بدتمیز ہی؟"

جزیل نے مسکرا کر اسے دیکھا تھا۔ اس کا مسکرانا روز کی چڑ میں اضافہ کر گیا تھا۔ ساتھ ہی جزیل سنی کے گلے لگا تھا۔

"باقی کی گالیاں گھر جا کر دوں گی۔ ویسے جاہل نکمے انسان تم نے تو میرا سانس ہی سکھا دیا تھا۔"

اس نے اپنا بیگ زمین سے اٹھاتے ہوئے جزیل کے کندھے پر چپت لگائی تھی۔ جس پر وہ دلفریب انداز میں ہنس پڑا تھا۔

"لاؤ سوٹ کیس ادھر"

اب وہ ایئرپورٹ سے باہر آ گئے تھے۔ جزیل نے سامان گاڑی میں رکھتے ہوئے اس سے کہا تھا۔

"یہاں سے کتنا دور ہے گھر؟"

ابھی ان کی گاڑی چلی ہی تھی کے روز نے سوال کیا۔

"یہاں سے تقریباً ایک گھنٹہ لگ جاتا ہے تم چاہو تو تھوڑی دیر سو سکتی ہو"

جزیل نے بیک ویو مرر سے اس کے چہرے پر نظر جماتے ہوئے کہا تھا۔

"ویل اوکے گھر آنے سے دس منٹ پہلے اٹھا دینا۔ مجھے سنی"

اس نے تقریباً سوئے ہوئے سنی کو جھنجھوڑ ڈالا تھا۔

"اوکے آپی مجھے بھی سونے دیں"

وہ منہ بگاڑ کر کہتا ہوا دوسری جانب رخ کر کے بیٹھ گیا۔ روز کی نظر سامنے مرر پر پڑی تو جزیل کو اسے ہی محویت سے دیکھتا پایا۔ روز نے اس کی طرف جاندار مسکراہٹ اچھالی تھی۔ جس پر جزیل نے بھی مسکرا کر اسے دیکھا تھا۔

"میرا چاند بھی آ گیا ہے شائستہ باجی"

اس نے دل میں شائستہ کو کہا تھا۔

"تم سے ایئرپورٹ والا بدلہ تو میں بعد میں لوں گی"

روز بھی دل ہی دل میں جزیل سے مخاطب تھی۔

"میں انتظار کروں گا کب تم بدلہ پورا کرو گی اپنا"

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

جزیل نے بھی آنکھیں بند کر کے بیٹھی ہوئی روز کو مڑ کر دیکھ کر سوچا تھا۔اور پھر اس نے اپنا سارا دھیان ڈرائیونگ پر کر دیا تھا۔وقفے وقفے سے وہ سوتی ہوئی روز پر بھی نظریں ڈالتا رہا تھا جو سوتے ہوئے بھی اسے اتنی ہی حسین اور معصوم لگی تھی جو جاگتے ہوئے لگا کرتی تھی۔

"ماما"

شائستہ نے فرحت کے کمرے میں آکر انہیں پکارا تھا۔

"جی بیٹا"

وہ بیڈ پر بیٹھ کر تسبیح کر رہی تھیں۔

"آپ نے بلایا تھا؟"

شائستہ بھی ان کے قریب ہی بیٹھ گئی تھی۔

"ہاں وہ میں نے تم سے جزیل کا پوچھنا تھا۔کہاں رہ گیا ہے یہ لڑکا کہہ رہا تھا کے دوست کی طرف جا رہا ہوں اور اب اتنا ٹائم ہو گیا ہے اب تک نہیں آیا"۔

شائستہ کے کچھ بولنے سے پہلے ہی گھر کے مین دروازے پر گاڑی کا ہارن بجا تھا۔

"آئیں ماما دیکھتے ہیں"

شائستہ انہیں زبردستی لے کر لوبی میں آگئی۔

"آ بھی جاؤ جزیل"

شائستہ نے دروازے کے باہر کھڑے ہوئے جزیل کو گرین سگنل دیا تھا۔

"السلام علیکم ماما"

وہ ہمیشہ کی طرح گھر آتے ساتھ ہی ماں کے گلے لگا تھا۔ ابھی جزیل سائیڈ پر ہوا ہی تھا کے فرحت نے دو اور شناسا چہروں کو اپنے گھر کی دہلیز پر دیکھا۔ انہیں اپنی آنکھوں پر یقین نہیں آیا تھا۔

"روزینہ ؟؟؟؟"

وہ حیرت کی زیادتی کی وجہ سے بول نہیں پا رہی تھیں۔

"جی پھپھو جان یقین کر لیں میں ہی ہوں آپ کی روزی"

روزینہ نے خود آگے بڑھ کے گلے سے لگاتے ہوئے کہا۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

"ہاں میری بچی کیسی ہو؟ انور نہیں آیا؟ اور کلثوم وہ بھی آجاتی۔۔ اور سنی بھی آجاتا"

وہ احساس مسرت میں زیادہ ہی پوچھ بیٹھی تھیں۔

"پھپھو جان میں یہاں ہی ہوں اگر آپ روزی آپی سے نظریں ہٹا کر دیکھیں تو"

روز کے بولنے سے پہلے ہی سنی بول اٹھا۔ سنی بھی مسکین شکل بنائے ان کے توجہ دینے کا منتظر تھا۔

"اوہ میرا بیٹا آیا ہے"

وہ خوشی سے اس سے ملنے کے لیے آگے بڑھیں۔

"جائیں میں ناراض ہوں آپ سے"

وہ سینے پر ہاتھ باندھ کر نروٹھے انداز میں بولا۔

"کیوں میرے چندہ"

پھپھو نے آگے بڑھ کے اسے گلے سے لگایا اور اس کا گال بھی چوم ڈالا۔

"پھپھو آپ ابھی تک مجھے بچوں کی طرح پیار کرتی ہیں"

وہ ہنستے ہوئے بولا تھا۔ان کے پیار کرنے کے انداز پر اس کی ناراضی تو ویسے ہی ختم ہو گئی تھی۔

"تو میرے لیے بچہ ہی ہے"

وہ بھی مسکراتے ہوئے بولی تھیں۔

"اوہ شائستہ باجی آپ تو پہلے سے زیادہ موٹی ہو گئی ہیں۔"

روزی کے ملنے کے بعد وہ شائستہ سے ملتے ہوئے شرارت سے بولا تھا۔اس کے رازدارانہ انداز پر سب ہنس دیے تھے۔

"اور تم پہلے سے زیادہ شریر ہو گئے ہو"

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

شائستہ سنی کا گال کھینچتے ہوئے بولی تھی۔

"یہ میرے گال آپ دونوں کی وجہ سے ہی اتنے بڑے ہوئے ہیں"

وہ اپنے دونوں گالوں پر ہاتھ رکھتے ہوئے خفگی سے بولا تھا۔

"اچھا اب ہم جناب کو پیار بھی نا کریں؟"

شائستہ نے سنی کے سلکی بال خراب کرتے ہوئے کہا تھا۔ سنی ابھی اس حرکت کا جواب دینے ہی والا تھا کہ جزیل بول اٹھا۔

"بس بھائی اب سب اندر چلیں۔ باقی کا میل ملاپ اندر کریں"

جزیل شرارت سے کہہ کر اندر بھاگ گیا۔

"یہ کبھی نہیں سدھر سکتا۔"

شائستہ اور روزینہ ایک ہی بات سوچتے ہوئے اندر بڑھ گئیں۔ سنی بھی پھپھو کے ساتھ گھر کے اندرونی حصے کی جانب بڑھ گیا۔

"موٹے رمضان میں ٹی وی نہیں دیکھتے"

جزیل نے بیٹھتے ہی سنی کے ہاتھ سے ریموٹ کھینچا تھا۔

"کیوں بھائی میرا کون سا روزہ ہے؟"

وہ معصومیت سے بولا۔

"تو اتنا بڑا ہو گیا ہے پھر بھی روزے نہیں رکھتا؟"

وہ حیرت سے اسے تکتے ہوئے بولا تھا۔

"بھائی ممی کہتی ہیں ابھی تم چھوٹے ہو۔ تمہاری برداشت کم ہے اس لیے اگلے سال سے رکھ لینا"

وہ اپنی نگاہیں ٹی وی کی سکرین پر مرکوز کرتا ہوا بولا۔

" صحیح کہتی ہیں ممانی برداشت واقعی کم ہے لیکن پتا ہے کس کی؟"

وہ رازدارانہ لہجے میں بولا۔

"کس کی؟"

سنی بھی اس کی طرف ہو کر بیٹھ گیا اور غور سے اس کی طرف دیکھنے لگا۔

"بھوک کی۔۔۔اس لیے تو ہر وقت کھاتا رہتا ہے تو موٹے"

وہ ہنستے ہوئے بولا تھا۔ سنی نے غصے سے اسے دیکھا تھا۔

"میں ہر وقت نہیں کھاتا رہتا"

وہ منہ بگاڑ کر بولا۔

"پر جب کھاتا ہے تب تو دوبارہ کھانے کی کسر کہاں چھوڑتا ہے"

جزیل نے مزے سے کہا تھا۔روزینہ کی طرح اسے سنی کو بھی تنگ کرنے میں بڑا مزہ آرہا تھا۔

"جزیل بھائی بہت بری بات ہے۔۔آپ میرے کھانے کا مذاق اڑا رہے ہیں"

وہ منہ بسورتا ہوا بولا۔

"نہیں میرے چندہ"

سنی نے اپنے موٹے چشمے کے اندر سے اسے گھورا۔

"کیا ہوا اب؟"

جزیل نے شرارت سے پوچھا تھا۔

"مجھے چندہ نا کہا کریں آپ"

"کیوں جی ماما بھی تو کہتی ہیں تجھے چندہ"

وہ اس کی گردن میں ہاتھ ڈالتے ہوئے بولا۔

"تو وہ تو پیار سے کہتیں ہیں۔"

وہ منہ پھولاتے ہوئے بولا۔

"تو میں بھی تو پیار سے ہی کہہ رہا ہوں"

جزیل نے اس کے بال خراب کرتے ہوئے کہا۔

"میرے بال مت خراب کیا کریں آپ"

وہ اپنے چھوٹے سے ہاتھوں سے اس کے بھاری مردانہ ہاتھوں کا ناکام مقابلہ کرتے ہوئے بولا۔

"نہیں میں تو کروں گا"

جزیل بھی کہاں باز آنے والا تھا۔

"روزی آپی"

وہ چیختے ہوئے بولا تھا۔

"وہ نہیں آنے والی۔ ابھی تک سو رہی ہے"

جزیل شرارت سے بولا۔

"دیکھنا میری ایک آواز پر بھاگتی بھاگتی آئیں گیں میری آپی"

وہ اسے یقین سے دیکھتے ہوئے بولا۔

"چل دیکھ لیتے ہیں"

جزیل نے اب تو حد ہی کر دی تھی وہ معصوم سے بچے کے دونوں ہاتھ اپنے ہاتھ میں قید کر کے صوفے سے ٹیک لگا کر مزے سے بیٹھ گیا۔

"روز آپی"

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

سنی دوبارہ چیختے ہوئے بولا۔

"کیا ہے جزیل چھوڑ دو بچے کو"

شائستہ نے سنی کی چیخوں سے تنگ آتے ہوئے کچن سے باہر آ کر بولا۔

"نہیں باجی اس کی وہ روز آپی اٹھے گی تو ہی چھوڑوں گا"

جزیل بھی اپنی ضد پر اڑتے ہوئے بولا۔

"جزیل سنتے نہیں ہو تم بات؟؟"

شائستہ غصے سے بولی تھی۔

"سنتا ہوں آپی الحمدللہ دونوں کان سلامت ہیں میرے"

جزیل اکڑ کر بولا تھا۔

"سلامت ضرور ہیں مگر لگتا ہے صاف نہیں جبھی تم کسی کی بات نہیں سنتے"

وہ غصے سے پیر پٹختے ہوئے کہہ کر کچن میں چلی گئیں تھیں جب کے جزیل نے غصے سے اپنے ساتھ بیٹھے سنی کو دیکھا تھا جو شائستہ کی بات پر فلک شگاف قہقہے لگا رہا تھا۔

"اب تو چھوڑ دیں ہو گئی ہے آپ کی ہیوی والی"

سنی شرارت سے بولا تھا۔ جزیل نے غصے سے اسے چھوڑا اور تیزی سے سیڑھیاں پھلانگتے ہوئے اوپر چلا گیا۔

وہ ابھی نہا کر فریش ہوئی تھی۔اس نے سوچا کے جا کر کچن میں شائستہ اور پھپھو کی ہیلپ کر الی جائے۔لہٰذا اس ارادے سے وہ اپنے کمرے سے نکلی ہی تھی کے اس کا کسی سے زبردست تصادم ہوتے ہوتے بچا۔

اس نے نظریں اٹھا کر اوپر دیکھا تو نظریں ہٹانے کی سکت نا کر سکی۔

حسین اجلا چہرہ اور ماتھے پر بکھرے ہوئے سیاہ کالے بال۔گہری سیاہ آنکھیں اور ان پر گھنی پلکوں کا ہر وقت رہتا سایہ کھڑی ناک اور گلابی ہونٹ۔ہلکی سی داڑھی اور پرکشش جاذب مردانہ وجود۔

"بس بس اب کیا نظر لگاؤ گی؟"

جزیل شرارت سے بولا۔

"لگ ہی نا جائے تمہیں نظر"

وہ کہتے ہوئے اس کی سائیڈ سے ہو کر جانے لگی تھی جب جزیل نے ہاتھ بڑھا کر اسے نیچے جانے سے روکا۔

"کیا ہے؟"

روز نے اسے سوالیہ نظروں سے دیکھتے ہوئے پوچھا تھا۔

"یہ اپنے موٹے بھائی کو کیوں ساتھ لائی ہو؟"

"جزیل کے بچے خبردار جو تم نے میرے بھائی کے بارے میں کچھ الٹا سیدھا کہا تو"

وہ اپنی شہادت کی انگلی اسے دکھا کر وارن کرتے ہوئے بولی۔

"میں تو بولوں گا اور تم نے کیا کہا ہے ابھی جزیل کے بچے ؟؟؟ ابھی تو جزیل کی شادی بھی نہیں ہوئی"

وہ رونے کی کمال اداکاری کرتے ہوئے اس کے دوپٹے کے پلو سے آنکھ کا کنارہ صاف کرتے ہوئے بولا۔

"جزیل میرے سامنے اپنے ڈرامے نا لگایا کرو"

وہ اپنا دوپٹہ اس سے چھڑوا کر بولی۔

"تو کس کے سامنے لگایا کروں"

وہ مزید افسردہ دکھائی دیا۔

"جس کے مرضی سامنے کرو پر مجھ سے تمہاری اوور ایکٹنگ برداشت نہیں ہوتی"

روز ہنستے ہوئے بول کر وہاں سے بھاگتے ہوئے نیچے چلی گئی۔ جزیل بھی اس کی بات پر ہنس دیا۔

"جزیل مت کرو روزہ ہے تمہارا"

روز نے اسے کوئی چوتھی دفع منع کیا تھا۔

"پر میں تو تمہاری ہیلپ کر رہا ہوں"

جزیل ڈھیٹ پن کا مظاہرہ کرتے ہوئے بولا۔

"تم سموسوں کی ساری شیپ خراب کر رہے ہو"

روز دانت پیس کر بولی۔

"نہیں اصل میں تمہیں خود نہیں بنانی آتی میں سیکھاتا ہوں تمہیں"

وہ سموسہ پٹی میں آمیزہ ڈالتے ہوئے بولا۔

"جزیل بس اتنی کافی ہے"

شائستہ ان کے پاس فروٹ چاٹ بنا رہی تھی وہ جزیل کی حرکتوں کا بھی جائزہ لیتی جا رہی تھی۔ جزیل جس طرح سموسہ پٹی پر آمیزہ لگا رہا تھا۔ اس طرح فرق کرنا مشکل تھا اس کے ہاتھ میں سموسہ پٹی تھی یا آمیزہ ہی آمیزہ تھا۔ لہذا شائستہ نے اسے ٹوک دینا مناسب سمجھا تھا۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

"نہیں آپی ابھی اور کرتے ہیں"

جزیل نے بات نا مانتے ہوئے کہا۔

"کہہ دیا نا اتنی کافی ہے۔"

روز نے اس کے آگے سے آمیزے والا ڈونگا ہی اٹھا لیا۔

"آپی دیکھیں اس روزی کو جی کو "

وہ منہ پھولاتے ہوئے بولا تھا۔

"کیا تم نے مجھے کو جی کہا"

روز صدمے سے بولی تھی۔

"ہاں اک بار میں ہی ٹھیک سے سن لیا کرو کنفرم کرنے کی ضرورت نا پڑے"

جزیل نے بظاہر سنجیدگی سے کہا تھا۔ مگر اس کی آنکھوں میں شرارت صاف واضح تھی۔

"بتاتی ہوں میں پھپھو کو رکو تم"

وہ منہ بسور کر کہتے ہوئے وہاں سے چلی گئی۔

"کیوں اسے پریشان کرتے رہتے ہو جزیل"

شائستہ نے اسے ڈانٹتے ہوئے کہا۔

"کیوں کے آپی یہاں ٹھنڈک پڑتی ہے"

جزیل نے اپنی شہادت کو انگلی اپنے سینے پر رکھتے ہوئے کہا۔

"اور میں تمہیں ہی ٹھنڈا کر دوں گی جزیل کے بچے"

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

روز نے ٹھنڈی برف والا پانی کالبالب بھرا ہوا جگ جزیل کے منہ پر الٹ دیا تھا۔ یہ حملہ اتنی اچانک تھا کہ جزیل سمبھل نہیں سکا اور اس کی ساری شرٹ گیلی ہوگئی تھی۔

"روزی کی بچی"

وہ چیخا تھا۔

"کیا ہے بدھو؟"

وہ اسے مزید چڑاتے ہوئے بولی۔

"تمہیں تو میں چھوڑوں گا نہیں"

جزیل غصے سے بولا تھا۔

"پہلے پکڑ کے تو دکھاؤ"

روز بھی اسے منہ چڑا کر بھاگ گئی تھی۔ جزیل بھی اس کی اس ادا پر مسکرا دیا تھا۔ اور شائستہ ان دونوں کی حرکتوں سے محظوظ ہوتے ہوئے مسکرا دی تھی۔

"اوہ جزیل بھائی"

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

روز نے اس کے ساتھ صوفے پر بیٹھتے ہوئے کہا تھا۔

"روز تمہیں کتنی بار کہا ہے ہمارے درمیان بھائی والا مذاق نہیں ہے"

وہ خفا ہوتے ہوئے بولا تھا۔

"کیوں نہیں ہے ہاں؟"

وہ شرارت آنکھوں میں سمائے اسے سوالیہ نظروں سے دیکھتے ہوئے بولی۔

"بس نہیں ہے تو نہیں ہے۔"

"لو جی تم بھی نا۔ ارے کزنز بھی تو بھائی ہی ہوتے ہیں"

روز نے ہنستے ہوئے کہا تھا۔

"تو پھر وہ زرافہ بھی تمہارا بھائی ہوا"

جزیل نے سنجیدگی سے اسے دیکھتے ہوئے کہا تھا۔

"تم کیوں بار بار اس کا ذکر کرتے ہو؟"

روز نے ناراض ہوتے ہوئے کہا۔

"کیوں نا کیا کروں؟"

جزیل نے اسے جانچتی نظروں سے دیکھا۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

"ہاں میرا موڈ مت خراب کیا کرو اس کا ذکر کر کے"

روز نے اس سے نظریں چرائیں۔

"عموماً منگیتر کا ذکر کر کے لڑکیاں خوش ہوتی ہیں اور ایک تم ہو جس کا موڈ خراب ہوتا ہے۔ عجیب ہے بھئی"

جزیل نے گہری نظروں سے اسے دیکھا تھا۔

"بس میرا خراب ہی ہوتا ہے"

وہ اٹھتے ہوئے بولی۔

"پر وہ تمہارا منگیتر ہے"

جزیل جلدی سے بولا۔

"کتنی بار بتایا ہے زبردستی ممی نے بنا دیا ہے اسے میرا منگیتر"

وہ کہہ کر تیزی سے سیڑھیاں چڑھ کے اپنے موجودہ کمرے میں چلی گئی۔ جزیل بس یہ سوچ کر مسکرا دیا کہ روز بھی حذیفہ کو پسند نہیں کرتی۔

"ماما"

وہ افطار کے کچھ دیر بعد فرحت کے کمرے میں داخل ہوتے ساتھ ان سے مخاطب ہوا۔

"جی ماما کی جان"

فرحت نے اسے پیار سے دیکھتے ہوئے کہا۔

"ماما وہ میں روز کے ساتھ باہر جا رہا ہوں"

جزیل نے جلدی جلدی بتایا۔

"ارے لڑکے کیا ہوا کے گھوڑے پر سوار ہو آہستہ بھی کہہ دیتے تو سمجھ جاتے ہم لوگ"

فرحت نے سنی کے بالوں میں انگلیاں پھیرتے ہوئے کہا جو ان کی گود میں سر رکھے سو رہا تھا۔

"سوری ماما"

جزیل تھوڑا شرمندہ دکھائی دیا۔

"ہاں جاؤ جلدی آجانا"

"جی تقریباً گھنٹے تک جائیں گیں۔"

جزیل نے شائستہ سے نظریں چرائیں جو کب سے اسے معنی خیز نظروں سے دیکھ رہی تھی۔

"تو بتایا تو یوں ہے جیسے ابھی بس نکلنے لگے ہو"

فرحت نے حیرت سے اسے دیکھا۔

"وہ ماما دراصل روز ناراض ہے نا۔۔اسے مناتے مناتے گھنٹہ لگ ہی جائے گا"

اس نے اپنے ماتھے سے بال ہٹائے جو ہر وقت بکھرے رہتے تھے۔

"ڈھیر گھنٹہ لگے گا"

سنی نے فوراً آنکھیں کھول کر اس کی توضیح کی تھی۔

"کیا مطلب؟"

ان سبھی نے حیرت سے اسے دیکھا تھا جو کچھ لمحے پہلے یوں سویا ہوا لگتا تھا جیسے بہت گہری نیند میں ہو۔۔

"بھئی میرا تجربہ یہ کہتا ہے کے اس وقت آپی کو منانے میں آپ کو اک نہیں ڈھیر گھنٹہ لگے گا"

سنی نے انہیں حقیقت سے آگاہ کیا۔

"تیرا تجربہ"

جزیل نے اس کا مذاق اڑاتے ہوئے کہا

"سوچ لیں جزیل بھائی مجھ سے ڈیل کریں گیں تو فائدہ ہو سکتا ہے"

سنی نے اسے آفر دیتے ہوئے کہا۔

"کیسی ڈیل؟؟؟"

جزیل کے ساتھ ساتھ شائستہ اور فرحت بھی اس لڑکے کو نا سمجھی سے دیکھنے لگیں۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

"میں آپی کو 2منٹ میں منا سکتا ہوں۔۔"

سنی نے چیلنجنگ انداز میں کہا۔

"وہ کیسے ؟"

شائستہ نے پوچھا تھا۔

"میری آپی ہے مجھے پتا ہے انھیں کیسے آمادہ کرنا ہے۔۔۔ مگر"

سنی نے بات کے اختتام پر جزیل کو دیکھا۔

"مگر کیا گھونچو ؟"

"بدلے میں مجھے کیا ملے گا؟"

سنی نے اسے سوالیہ نظروں سے دیکھا۔

"موٹے جب بھی تو اتنا پیارا لگتا ہے نا تو کوئی نا کوئی ایسی بات کر دیتا ہے کے تجھے کچرے کے ڈبے میں ڈال دینے کا دل کرتا ہے۔۔"

جزیل نے دانت پیستے ہوئے کہا۔

"سوچ لیں کچرے کا ڈبہ یا پھر روز آپی؟"

سنی نے میسنی شرارت ہونٹوں پے سجائے کہا۔

"ظاہر ہے روز۔۔چل اب جلدی اٹھ"

جزیل نے اسے پکڑ کر زبردستی بیٹھا دیا۔

"رکیں ابھی تک ڈیل فائنل نہیں ہوئی۔"

سنی وہاں ہی بیڈ پر بیٹھ گیا۔

"چل آتے ہوئے تیرے لیے بڑا والا آئس کریم کا ڈبہ لیتا آؤں گا"

جزیل نے اسے پچکارتے ہوئے کہا۔

"ویسے میں اتنا سستا سودا کرتا تو نہیں ہوں لیکن آپ کے ساتھ پہلی ڈیل ہے سو اٹس اوکے۔"

سنی نے بالآخر بات مان ہی لی تھی۔

"چل موٹے پھر دیر کس بات کی ہے"

جزیل اسے گھسیٹتے ہوئے وہاں سے لے گیا۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

شائستہ اور فرحت ایک دوسرے کو دیکھ کر مسکرا دیں۔وہ دونوں جزیل کی محبت سے انجان نہیں تھیں۔وہ بیس سال کا تھا جب انور شائستہ کی شادی پر اپنے بچوں اور بیوی کو لے کر 10 سال بعد پاکستان آیا تھا۔روز جب آٹھ سال کی تھی تب انور اور کلثوم نیویارک شفٹ ہو گئے تھے۔انور کو ایک بہت اچھی جاب کی آفر ہوئی تھی اور اس نے اس کو قبول کیا تھا۔شائستہ کی شادی میں پہلی دفع جزیل نے روز کو دیکھا تھا۔انور مہندی کی صبح ہی پاکستان پہنچے تھے۔جب جزیل روز سے ملا تو وہاں کئی مہمان آئے ہوئے تھے۔اتنے لوگوں کے درمیان بھی اس

کی نظریں روز پر ٹکی ہوئی تھیں۔وہ قدرتی حسن کا شاہکار تھی۔بس اسی لمحے جزیل اس لڑکی سے محبت کرنے لگا تھا۔دل و جان سے محبت۔۔پہلی بار دیکھنے پر اسے یہ معلوم بھی نہیں تھا کے یہ لڑکی کون ہے لیکن اپنی ماں کو بار بار اس لڑکی پر پیار لٹاتے دیکھ کر اسے محسوس ہوا کہ وہ کوئی بہت خاص ہے جسے اس کی اپنی ماں اتنی محبت کر رہی ہیں۔شائستہ سے پوچھنے پر جزیل کو یہ معلوم ہوا کے یہ اس کے ماموں کی بیٹی روزینہ ہے۔۔شاید اتنے لمبے عرصے کے بعد ملاقات کی وجہ سے وہ اسے پہچان نہیں پایا تھا۔۔شائستہ کی رخصتی کے بعد وہ لوگ اک ہفتے تک ان کے گھر میں ٹھہرے رہے۔اور اس دوران ان دونوں کی آپس میں اچھی خاصی دوستی ہو گئی تھی۔روز امریکا جیسے ملک میں رہنے کے باوجود بہت سلجھی ہوئی اور معصوم لڑکی تھی۔جزیل کو اس کی ہر عادت بہت پسند تھی۔ پھر وہ لوگ واپس اپنے دیس چلے گئے۔۔۔وہاں سے ان کی میسیجز اور کالز کا سلسلہ چل نکلا۔وہ ایک دوسرے کو بہت اچھی طرح سمجھنے لگے تھے۔۔لیکن جزیل نے کبھی اپنی محبت کا اعتراف نا کیا تھا اس کو اپنے جذبات پوشیدہ رکھنے بہت اچھے سے آتے تھے۔مگر ایک دن جب روز نے اس کے میسیجز کا جواب نا دیا اور کئی گھنٹوں کے انتظار کے بعد بھی اسے کوئی جواب موصول نا ہوا تو سنی سے بات کرنے پر اسے معلوم ہوا روز اپنے منگیتر حذیفہ کر ساتھ ون ڈے آؤٹنگ پر گئی ہے۔۔جزیل تو منگیتر کا نام سن کر ہی ٹوٹ گیا تھا۔۔مگر اس نے روز پر کچھ بھی ظاہر نہیں ہونے دیا۔۔پھر رفتہ رفتہ روز سے بات کرنے پر اسے معلوم ہوا کہ روز بھی حذیفہ کو پسند نہیں کرتی بلکہ شدید ناپسند کرتی ہے اور کلثوم کی وجہ سے وہ خاموشی اختیار کیے ہوئے تھی۔جزیل کو اطمینان نے گھیر لیا جب اس کو یقین ہو گیا کہ روز حذیفہ کو کبھی بھی ہمدم کی حیثیت سے قبول نہیں کرے گی۔۔۔پھر 2 سال بعد شائستہ کے خاوند کی اچانک وفات پر انور اکیلے پاکستان آئے تھے۔روز کے امتحان چل رہے تھے اس لیے مجبوری میں وہ نہیں آسکی تھی۔مگر انور اکیلے آئے اور افسوس کر کے واپس ہو لیے۔۔فرحت خود تو بیوہ تھیں

لیکن جوان بیٹی کے بیوہ ہونے کی خبر سن کر سخت بیمار ہو گئیں تھیں۔ جزیل اپنی ماں اور بہن کو پھر سے خوش دیکھنے کے لیے اپنے کردار میں بڑی تبدیلی لیا تھا۔ وہ پہلے بھی مزاح پسند تھا۔۔ ظرافت اس کی ذات کا حصہ تھی۔۔ مگر اپنی ماں اور بہن کو ہر وقت غمگین دیکھنا اس کے لیے تکلیف دہ تھا۔۔۔ اس لیے وہ جان بوجھ کر نادانیاں اور شرارتیں کرتا تھا۔۔۔

بڑا دعوا کرتے ہو نا تم کہ روزینہ انور کو بہت اچھے سے جانتے ہو۔۔ اس کے دل اور اس کے جذبات کو اس سے زیادہ اچھے سے جانتے ہو؟؟ وہ بیڈ کراؤن سے ٹیک لگائے آنکھیں موندے ہوئے بیٹھی دل ہی دل میں جزیل سے مخاطب تھی۔

کتنا عرصہ ہو گیا ہے ہماری دوستی کو جزیل مصطفیٰ۔۔ مگر آج تک تم دوستی کے پیچھے چھپی ہوئی میری محبت نہیں سمجھ سکے۔ تم شاید یہ بھی نہیں جان پائے کے حذیفہ ہو یا کوئی بھی میرے لیے کوئی اتنا خاص نہیں ہو سکتا۔۔ جتنے تم ہو۔۔ تم کبھی میری یک طرفہ محبت محسوس نہیں کر سکے۔ تمہیں کبھی میرے لڑائی جھگڑوں کے پیچھے چھپا ہوا میرا ڈھیر سارا پیار نظر نہیں آیا۔۔ پھر تو تمہارے سارے دعوے جھوٹے نکلے نا۔۔ تم تو آج تک اتنی چھوٹی سی بات نا سمجھ سکے۔۔۔ میں جتنی بھی ماڈرن ہو جاؤں اتنی بے باک کبھی نہیں ہو پاؤں گی کہ تمہیں میری اس خاموشی کے پیچھے چھپا ہوا گہرا راز بتا سکوں۔ بلاشبہ وہ رازِ محبت ہے۔۔

وہ اپنی ہی سوچوں میں گم تھی۔۔ جب سنی اس کے کمرے میں ہانپتا ہوا داخل ہوا۔

"کیا بات ہے سنی؟"

وہ جس انداز میں آیا تھا روز تو اسے دیکھتے ہی پریشان ہو گئی تھی۔

"آپی وہ جزیل بھائی آئس کریم کھلانے لے کر جارہے ہیں"

وہ جلدی جلدی بولا۔

"تو اس میں اتنا سانس پھلانے کی کیا ضرورت تھی؟"

وہ اس کے تیز تیز سانس لینے پر ناگواری سے بولی تھی۔

"آپی وہ کنجوس ہیں بہت بڑے۔۔اور کھلے دل سے آفر کیا ہے انہوں نے میں تو شاک کے بعد اب پرجوش ہو گیا ہوں"

سنی نے اس کے بیڈ پر بیٹھتے ہوئے کہا۔

"افو سنی اس میں اتنی بھی حیران ہونے والی کیا بات ہے؟موڈ اچھا ہو گا اس چوہے کا"

روز نے اپنا موبائل اٹھالیا گویا یہ اس بات کا اظہار تھا کہ اب وہ مزید جزیل کے بارے میں بات نہیں کرنا چاہتی۔

"چلیں آپی ہم آئس کریم کھانے چلتے ہیں نا"

سنی نے اسے پیار سے منانے کی کوشش کی۔

"نہیں بھئی۔۔مجھے نہیں کھانی اس چوہے کی آفر والی آئس کریم"

روز نے صاف انکار کرتے ہوئے کہا۔

"آپی دیکھیں میری بات سنیں"

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

سنی اپنے پروفیشنل انداز میں بولا جس پر روز نے اسے گھوری سے نوازا۔

"پھوٹو"

روز نے ابرو اچکاتے ہوئے اسے کہنے کی عجازت دی۔

"آپی میری پیاری آپی۔۔ ہمیں آئس کریم سے غرض ہونی چاہیے ناکہ لانے والے یا کھلانے والے سے اگر آپ یہ کہیں کہ ہم پھپھو سے منگوالیں گیں تو لا کر دینے والے تو جزیل بھائی ہی ہوں گیں نا۔۔ تو ہمیں یہ موقع ہی نہیں گنوانا چاہیے۔"

سنی نے بڑی سمجھداری کی بات کی تھی۔ معصوم سی روز کو تو یہی لگا تھا۔

"ہاں ٹھیک کہتے ہو تم"

روز نے اثبات میں سر ہلاتے ہوئے کہا۔

"چلیں پھر دیر کس بات کی ہے۔"

سنی جانے کے لیے اٹھ کھڑا ہوا۔

"بس میں پانچ منٹ میں آئی"

روز کہہ کر واشروم میں گھس گئی۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

سنی مسکرا کر باہر چلا گیا۔اس کے نزدیک دنیا کا سب سے آسان کام روز کو بیوقوف بنانا تھا۔

اسلام علیکم!

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ آپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔تو

www.kitabnagri.com آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول،ناولٹ،افسانہ،کالم،ارٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو

ابھی ای میل کریں۔

samiyach02@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

Fb/Page/Social Media Writers .Official

Fb/Pg/Kitab Nagri

samiyach02@gmail.com

whatsapp No : 0316-7070977

"نا جانے یہ روز میڈم کے پانچ منٹ کب ختم ہوں گیں"

جزیل بے صبری سے سوچتے ہوئے بولا۔

"موٹے تیری بہن کب آئے گی یار؟"

وہ انتظار کر کر کے اکتا سا گیا تھا۔

"وہ دیکھیں آ گئیں ہیں"

اس کی بات پر اس نے مڑ کر سیڑھیوں کی جانب دیکھا تھا۔

بلیک کلر کی گھٹنوں تک آتی فراک اور لال رنگ کے پاجامے میں وہ جزیل کے بے قرار دل پر بجلیاں ہی تو گرا رہی تھی۔اسے دیکھ کر جزیل کو یوں لگا جیسے اس کا دل دھڑکنا بھول جائے گا۔۔ابھی وہ مکمل طور اور محو ہی نہیں ہو پایا تھا جب وہ سنہری آنکھوں میں چمک لیے براہ راست جزیل کو دیکھتے ہوئے اس سے مخاطب ہوئی۔

"جلدی کرو مجھ سے اور انتظار نہیں ہو رہا"

جزیل تو اس کی خوبصورت سنہری آنکھوں ہی میں کہیں کھو سا گیا تھا۔

ہیں آنکھوں میں کمال اس کے۔۔

جب کلام کرتی ہیں تو دل دھڑک دیتے ہیں۔۔۔😸😸

"انتظار تو مجھ سے بھی نہیں ہو گا میری جان"

وہ دل ہی دل میں اس سے مخاطب تھا۔

"اوہ ہیلو مسٹریوں غور سے دیکھنا بند کرو مجھے ناراض تو میں ابھی بھی ہوں پر صرف آئس کریم کے لیے کمپرومائز کر رہی ہوں۔"

جزیل نے بھی فوراً خود کو سمبھالا تھا۔

"ہیں کون سی ناراضی ہاں؟"

وہ انجان بنتے ہوئے بولا۔

"بعد میں بتاؤں گی ابھی چلونا"

روز اس کا بازو کھینچتے ہوئے باہر لے گئی

گاڑی میں وہ تینوں ابھی بیٹھے ہی تھے کے سنی بولا۔

"دو منٹ جزیل بھائی میں واش روم سے ہو کر آیا۔"

سنی گاڑی سے نکل کر بولا۔

"موٹے تجھے ہمیشہ غلط ٹائم ہی کیوں ایسے کام یاد آتے ہیں؟"

جزیل اکتاتے ہوئے بولا۔ جب کہ سنی اس کی بات کا اثر لیے بغیر گھر کے اندر چلا گیا تھا۔ جزیل نے اس وقت گاڑی ان کے گھر کے دروازے کے بلکل باہر کھڑی کی ہوئی تھی۔ سنی نے اندر جاتے ساتھ دروازہ لاک کر دیا تھا۔ ابھی روز اس کی حرکت پر ٹھیک سے حیران بھی نہیں ہو پائی تھی کہ جزیل نے زن سے گاڑی آگے بڑھا دی۔۔

"جزیل یہ سب چل کیا رہا ہے سنی وہاں ہی ہے اور تم نے گاڑی چلا دی؟"

روز نے شدید حیران ہوتے ہوئے پوچھا تھا۔

"سب پلان کے مطابق ہو رہا ہے تم ٹینشن نہیں لو "

وہ اس کی حالت سے محظوظ ہوتے ہوئے بولا۔

"کون سا پلان؟"

پلان کا نام سن کر اس کی حیرت میں اضافہ ہوا۔

"کچھ نہیں چلو ہمیں یہاں ہی اترنا ہے"

اس نے گاڑی کا لاک کھولتے ہوئے کہا تھا۔ وہ آئس کریم بار ان کے گھر کے قریب ہی واقع تھا۔

روز معصوم ان کی پلاننگ سمجھ نہیں سکی تھی۔

"تم کونسا فلیور لو گی؟" جزیل نے آئس کریم بار کے ایک ٹیبل میں بیٹھ کر فلیورز دیکھتے ہوئے کہا۔

"جو تم کھلاؤ گے"

روز دھیرے سے مسکرائی۔ جزیل بھی مسکرا کر کاؤنٹر کی جانب چلا گیا تھا۔

"چلو میں نے دو چاکلیٹ آئس کریم آرڈر کر دیں ہیں۔"

کچھ دیر بعد جزیل کاؤنٹر سے آ کر بولا۔

"تمہیں میری پسند کا کیسے پتا؟"

روز نے چاکلیٹ فلیور کا سن کر خوشگوار حیرت سے کہا۔

"مجھے تمہاری پسند کا اچھے سے پتا ہے"

جزیل نے ذو معنی بات کہہ ڈالی تھی مگر روزینہ نادان کچھ سمجھ نا سکی۔۔۔

"خوش فہمی ہے تمہاری۔۔میری زندگی کی سب سے بڑی پسند کا تو پتا ہی نہیں ہے تمھیں"

روز نے دل میں سوچا تھا۔

"خیر ناراضی کے بارے میں تو بتاؤ کیوں ناراض ہو؟"

جزیل انجان بن کر پوچھ رہا تھا۔

"جیسے تمہیں نہیں پتا۔۔"

روز مزید خفا ہوئی۔۔

"اوہ کیا زرافہ والی بات پر؟"

جزیل نے پھر سے وہی سارا قصہ دوبارہ شروع کر دیا تھا۔

"جزیل پلیز۔۔۔"

وہ التجا کرتے ہوئے بولی۔

"اوکے اوکے سوری لو آئس کریم کھاؤ"

ویٹر نے آئس کریم لادی تھی وہ دونوں اب آئس کریم کھانے میں مشغول ہو گئے تھے۔اس دوران روز گہری نگاہوں سے جزیل مصطفیٰ کو دیکھ رہی تھی۔۔۔اس کے ذہن میں برسوں پہلے کا پڑھا ہوا شعر یاد آرہا تھا۔

تیرے دل پے میرا اختیار ہو جائے

رب کرے تجھ کو بھی پیار ہو جائے❤

دوسری طرف جزیل خود پر اس کی نگاہیں محسوس تو کر رہا تھا مگر اس نے ایک بار بھی سر نہیں اٹھایا تھا۔اس نے روز پر یہی ظاہر کیا تھا کہ وہ بس آئس کریم کھانے میں توجہ دیے ہوئے ہے۔۔۔اور ہماری معصوم سی روز یہی سمجھے ہوئی تھی۔

"روز؟"

جزیل نے اسے یوں مخاطب کیا جیسے سرگوشی کر رہا ہو۔

"ہاں کہو"

روز تھوڑا آگے ہو کر بیٹھی۔

"روز وہ ہمارے بلکل دائیں طرف جو کپل بیٹھا ہے۔۔۔وہ ڈیٹ پر آئیں ہیں"

جزیل نے اسے بہت بڑی معلومات دی تھی۔

"کیا؟؟ تمھیں کیسے پتا؟"

روز نے حیران ہوتے ہوئے اپنے دائیں جانب بیٹھے ہوئے کپل کو دیکھا۔

"جس طرح وہ لڑکا لوفروں والی حرکتیں کر رہا ہے صاف ظاہر ہے"

جزیل نے ناگواری سے کہا۔

"بڑا گہرا مشاہدہ ہے تمہارا۔۔"

روز نے اس کے مشاہدے سے متاثر ہوتے ہوئے کہا۔

"میں تو بہت حیران ہوں پاکستان جیسے اسلامک کنٹری میں بھی یوں غیر اخلاقی حرکتیں ہوتی ہیں۔۔"

روز واقعی حیران دکھائی دے رہی تھی۔

"یہاں اور بھی بہت کچھ ہوتا ہے روز تمہیں ابھی پتا نہیں"

جزیل نے مسکرا کر کہا تھا۔

"مجھے پتا کرنے کی ضرورت بھی نہیں"

وہ سنجیدگی سے بولی۔

"اچھا سنو تو؟"

جزیل نے اسے پھر بلایا۔

"ہاں؟"

"ان کو سبق سیکھائیں؟"

جزیل نے اسے سوالیہ نظروں سے دیکھا۔

"ہاں سیکھانا تو چاہیے مگر تم کیسے سیکھاؤ گے؟"

روز نے حیران ہوتے ہوئے اس سے پوچھا تھا۔

"وہ تم مجھ پر چھوڑ دو"

جزیل اپنے پلان پر خود ہی ہنس دیا۔۔روز تو بہت پرجوش ہو کر دیکھ رہی تھی کے اب جزیل صاحب کیا نیا کارنامہ کرنے والے ہیں۔۔۔جزیل یوں گھوم کر اٹھا جیسے واش روم جا رہا ہو مگر اس کے ارادے اس کپل کے حق میں کتنے خطرناک تھے یہ تو بس وہی جانتا تھا۔وہ آئس بار کافی بڑا تھا اس لیے ٹیبلز کافی فاصلے میں لگائے گئے تھے۔وہ آرام سے چلتا چلتا اس ٹیبل کے تھوڑی دور کھڑا ہوا تھا۔۔ان کے درمیان فاصلہ اتنا ضرور تھا کہ جزیل اگر کچھ بولتا تو اس کپل کے کانوں کو آسانی سے سنائی دے جاتا۔

www.kitabnagri.com

"ہاں ہاں یار تیری بہن ہی ہے۔۔۔۔۔اس دن دیکھا تھا میں نے تیرے ساتھ جوتی کی شاپ پر۔۔۔۔ہاں کسی لڑکے کے ساتھ بیٹھی ہے۔۔۔۔۔اوہ تو بھی کمال کرتا ہے یار لڑکا ہی ہے۔۔۔نہیں۔۔میں نے تو اس لڑکے کو کبھی تیرے ساتھ نہیں دیکھا۔۔نہیں یار تیرا کزن نہیں ہے۔۔۔میں نے تیرے سارے کزن دیکھے ہوئے

ہیں۔۔ہاں کالا دوپٹہ اور نیلی شلوار کمیز۔۔ہاں ظاہر ہے بھائی ہوں تیرا۔۔ابھی ماں بہن ایک کرتا ہوں بے غیرت کی۔۔ہاں تو بندے لے کر پہنچ اس لڑکے کو تو عبرت کا نشان بنائیں"

جزیل نے اپنی پینٹ کی جیب سے موبائل نکالا اور کان کے ساتھ لگا کر سنجیدگی سے بولا جیسے واقعی اس لڑکی کے بھائی کے ساتھ بات کر رہا ہو۔۔لڑکے اور لڑکی کے رنگ توفق ہو گئے تھے۔۔۔لڑکی کے تو باقاعدہ ہاتھ بھی کانپنے لگ گئے تھے۔

"بھائی بات سنیں"

وہ ڈرتے ڈرتے جزیل کے نزدیک آ کر بولی تھی۔چونکہ جزیل کی پشت اس کی جانب تھی اس لیے جزیل کو اپنے چہرے پر چھائی ہوئی شرارتی مسکراہٹ چھپا کر اس کی جانب مڑنا پڑا۔

"جی؟ "

وہ فون اپنی جیب میں ڈالتے ہوئے سینے پر ہاتھ باندھ کر بولا۔

"بھائی دیکھیں غلطی ہو گئی ہے مجھ سے پلیز۔۔میرے بھائی کو مت بتائیں۔۔۔پلیز بھائی۔۔۔"

وہ لڑکی روتے ہوئے اس کے سامنے ہاتھ جوڑتے ہوئے بولی۔اس کی اس حرکت سے باقی کے لوگ بھی ان کی طرف متوجہ ہو رہے تھے۔اس لیے جزیل کو یہ مذاق کرنا بند کرنا ہی مناسب لگا۔۔

"پہلے وعدہ کریں آئندہ ایسی کوئی حرکت نہیں کریں گیں"

جزیل سنجیدگی سے بولا تھا۔

"بھائی پکا وعدہ۔۔اللہ کی قسم آئندہ ایسا کرنے کا سوچیں گیں بھی نہیں"

لڑکی سے پہلے وہ لڑکا اس کے آگے آیا تھا۔۔جو پہلے اس سے کچھ فاصلے پر کھڑا تھا۔

"چلو یقین کر لیتا ہوں مگر میں اب تمہارے بھائی کو کیا کہوں؟"

جزیل کی تو اب بس ہونے والی تھی۔

"کچھ بھی کہہ دیں بھائی پلیز۔۔۔وہ ہماری لاشیں یہیں گرا دیں گیں پلیز۔۔۔"

وہ لڑکی ہچکیوں سے روتے ہوئے بولی۔۔۔

"چلیں آپ رو مت۔۔میں ہینڈل کر لوں گا۔۔مگر آئندہ یوں ہوا تو اس سے زیادہ برا ہو گا"

جزیل نے اس لڑکی کے سر پے ہاتھ رکھ کر کہا تھا۔

"اور تم اس کے ساتھ یا کسی کے ساتھ بھی ایسی حرکتیں کرتے نظر آئے نا تو یاد رکھنا"

جزیل نے اس لڑکے کو انگلی دکھاتے ہوئے کہا۔

"جی بھائی اب نہیں کروں گا پکا"

وہ بھی بہت شرمسار لگ رہا تھا۔اور ساتھ ہی دونوں وہاں سے نکل گئے تھے۔جزیل نے بھی وہاں سے جانا ہی مناسب سمجھا کیوں کے وہاں موجود لوگ مڑ مڑ کے دیکھ رہے تھے۔جزیل نے وہاں سے سیدھا بل پے کیا اور روز کو لے کر گاڑی تک لے آیا۔باہر آتے ہی دونوں کے فلک شگاف قہقہے نکلے تھے۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

"ہاہا جزیل کے بچے آج تو حد کر دی تم نے"

روز مسلسل ہنستے ہوئے بولی تھی۔

"قسم سے میں نے تو اتنی مشکل سے ہنسی ضبط کی ہوئی تھی تمہیں کیا بتاؤں"

جزیل بھی ہنستے ہوئے بولا تھا۔

کچھ دیر تک وہ دونوں مسلسل ہنستے رہے تھے۔ چپ کرتے اور ان دونوں کی شکلیں یاد آتیں اور پھر ہنس دیتے۔۔ خاموش ہوتے ایک دوسرے کو دیکھتے پھر ہنس پڑتے۔۔۔ یہاں تو میں نے مزاح میں سین لکھ دیا مگر ان لڑکیوں کے لیے لمحہ فکریہ ہے جو اپنے ماں باپ کی عزت کو پامال کرتی ہیں اور ان کی آبرو کو داؤ پر لگا کر ایسے آوارہ لڑکوں پر بھروسہ کر کے ان کے ساتھ چلی جاتی ہیں۔۔۔ افسوس کہ ہمارا معاشرہ ایسا ہے کہ معاملہ کوئی بھی ہو۔۔ قصور ہمیشہ عورت ذات کا مانا جاتا ہے۔۔

"میرے ساتھ یوں ہی میری کرائم پارٹنر بن کے رہو۔۔ زندگی حسین ہو جائے گی"

جزیل نے ہنستے ہوئے کہہ کر ڈرائیونگ سیٹ سمبھالی تھی۔

"کاش تم کرائم کے ساتھ لائف پارٹنر کہہ دیتے"

روز نے اسے چاہت سے دیکھتے ہوئے سوچا تھا۔

"ہاہا پر میں پوری زندگی تو نہیں یہاں رہ سکتی نا"

روز نے اسے ہنستے ہوئے اسے دیکھ کر کہا تھا۔

"ہاں بھئی باقی کی تو زرافہ کے ساتھ گزارنی ہو گی"

جزیل کی زبان میں پھر کھجلی ہوئی تھی۔

"جزیل"

روز کا دل ٹوٹا تھا اس کے الفاظ سن کر۔۔ جس کے ساتھ زندگی وہ گزارنا چاہتی تھی جس کی سنگت کے خواب اس نے دیکھے تھے۔۔ وہ کتنی آسانی سے اس کے نام کے ساتھ کسی اور کا نام لیتا تھا۔۔ اس نے ناراض ہو کر چہرہ ہی دوسرے جانب کر لیا تھا۔۔

کاش کے تم میرا حالِ دل جان سکو۔۔۔

کاش کے تم میرے پوشیدہ جذبات جان سکو۔۔۔

کاش کے تم میری آنکھوں میں اپنا عکس دیکھ سکو۔۔

کاش کے تم مجھے۔۔ میرے احساسات کو سمجھ سکو۔۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

"روز اچھا سنو"

جزیل اس کی آنکھوں میں نمی دیکھ کر سنجیدہ ہوا تھا۔۔ وہ ہر گز اسے ہرٹ نہیں کرنا چاہتا تھا۔۔

"روز سوری نا"

جزیل لب کاٹتے ہوئے بولا۔۔

روز نے کسی قسم کا کوئی اظہار نہیں کیا تھا۔۔

"روز"

جزیل نے ڈرائیونگ کرتے ہوئے اس کا ہاتھ تھاما تھا۔روز تو بس اس کی حرکت پر ہی سن ہو گئی تھی۔۔۔

میری سب حسرتوں میں اول ہے۔۔۔💔

تیرے ہاتھ میں میرا ہاتھ ہونا۔۔۔❤

"سوری"

وہ اسے دیکھتے ہوئے بولا۔۔

"اٹس اوکے"

روز نے دھیرے سے مسکرا کر کہا۔۔

اس کا تو دل ہی خوش ہو گیا تھا جیسے بھی سہی جس بھی مقصد کے لیے سہی جزیل مصطفیٰ نے اس کا ہاتھ تھاما تھا۔۔آج روزینہ انور کی حسرتوں میں سے ایک حسرت تو پوری ہو گئی تھی۔۔وہ دل سے خوش تھی یا اس کا دل خوش تھا۔۔بات تو ایک ہی تھی نا۔۔

رمضان المبارک کے روزے بھرپور آرام و سکون کے ساتھ گزر رہے تھے۔دوسرا عشرہ بھی اختتام کو تھا اور پتا بھی نا لگا تھا۔

"روز ذرا تم ہی دروازہ کھول دو جزیل نہا رہا ہے"

شائستہ نے شامی کباب بناتے ہوئے دروازہ کھولنے کا کہا جو کب سے بجتا جا رہا تھا۔

"آپی میں سنی کو بول دیتی ہوں"

روز اٹھتے ہوئے بولی۔

"نہیں وہ تو سویا ہوا ہے۔۔ایسے کرو تم ہی کھول دو"

شائستہ نے اسے کہا۔

"چلیں آپی میں چلی جاتی ہوں"

روز کچن سے جانے کے لیے مڑی۔۔

"کون؟؟"

روز نے ذرا اونچی آواز میں پوچھا۔

"دروازہ کھولیں"

باہر سے کسی مرد کی آواز آئی تھی۔روز نے ہلکے سے دروازہ کھولا۔۔اس وقت وہ ہلکے نیلے رنگ کے لباس میں بہت دلکش لگ رہی تھی۔اس نے بالوں کا رف سا جوڑا بنایا ہوا تھا۔۔اور جوڑے سے نکلتی ہوئی آوارہ لٹیں اس

کو مزید پر کشش بنائے ہوئے تھیں۔وہ جو کوئی بھی تھا روز کو دیکھ کر مبہوت رہ گیا تھا۔روز کی آواز اسے ہوش میں لائی تھی۔

"جی کس سے ملنا ہے؟"

روز نے سنجیدگی سے پوچھا۔

"کہو تو تم سے ہی مل لیتے ہیں"

وہ لڑکا انتہائی بے شرمی سے بولا تھا۔اس کے الفاظ سن کر روز کا رنگ فق ہوا تھا اس نے کبھی نہیں سوچا تھا کہ کبھی اس کو کوئی ایسے الفاظ بھی کہے گا۔۔وہ نیویارک جیسے شہر میں رہتے ہوئے بھی ایسے غلیظ لوگوں سے ناواقف تھی۔

دیکھیں مسٹر آپ بتا دیں کس سے ملنے آئیں ہیں "نہیں تو میں دروازہ بند کر دوں گی"

روز سمبھلتے ہوئے بولی۔

"مجھے اندر کر کے دروازہ بند کر دے"

وہ اپنی بتیسی دکھاتے ہوئے اپنے منہ سے زہر اگلتے ہوئے بولا۔۔کم از کم راہداری سے آتے ہوئے جزیل کو تو یہی لگا تھا۔۔اس لڑکے کے الفاظ سن کے جزیل کی غصے سے رگیں تن گئیں تھیں۔

"ہاں بول کیا کام ہے؟"

جزیل نے آتے ہی روز کو پیچھے کیا تھا۔ روز اس کے چوڑے وجود کے پیچھے پوری طرح چھپ گئی تھی۔ اور جزیل خود آگے بڑھ کے اس سے مخاطب ہوا تھا۔

"کام تو یار اس کے ساتھ دلوا دے قسم سے ساری عمر دعائیں دوں گا۔"

وہ جزیل کے سامنے بھی اسی ڈھٹائی اور بے شرمی سے آنکھ مارتے ہوئے بولا تھا۔ جزیل کا غصے سے خون کھول اٹھا تھا۔ جزیل کو سنجیدگی سے اسے دیکھتے ہوئے دیکھ کر وہ دوبارہ بولا تھا۔

"یار کوئی چانس بنا ویسے پیس کمال کا ہے۔۔" وہ نجانے کس نسل کا ڈھیٹ تھا۔

جزیل کی اب بس ہو گئی تھی۔ جزیل اسے دیکھ کر مسکرایا اور دروازہ بند کر دیا۔۔ روز نے جزیل کو دیکھا اور تڑپ کر وہاں سے بھاگ گئی۔ جزیل کی نگاہ سے روز کی آنکھوں میں آنسو چھپ نہیں سکے تھے۔

"یا اللہ"

روز وہاں سے بھاگتے ہوئے سیدھا اپنے کمرے میں آئی تھی۔

"یا اللہ آپ میرے دل کی ہر بات مجھ تک پہنچنے سے پہلے ہی جان لیتے ہیں۔۔ یا اللہ میں نے جزیل سے محبت ضرور کی ہے۔۔۔ مگر کبھی کوئی ایسی نفسانی خواہش نہیں رکھی۔۔ یا اللہ میں بہت ڈر گئی تھی۔۔ اور اس شخص کے ایسے گندے الفاظ اپنی ذات کے بارے میں سن کر میرے دل کی حالت سے آپ واقف ہیں۔۔۔ یا اللہ

مجھے اس کے الفاظ پر اتنی پریشانی نہیں ہے مگر جزیل کی حرکت پر میرے دل کے ہزار ٹکرے ہوئے ہیں۔۔یا اللہ اس نے اس لڑکے کو کچھ بھی کہے بغیر ایک لفظ بھی کہے بغیر جانے دیا۔۔یا اللہ وہ مجھ سے محبت نہیں کرتا تو کوئی بات نہیں۔۔پر یا اللہ ہم دوست تو ہیں۔۔وہ دوست کی عزت کا ہی سوچ کر کچھ کرتا۔۔کہہ تو دیتا اسے۔۔۔"

وہ اپنے بیڈ پر لیٹے ہوئے سسک رہی تھی۔

"یا اللہ وہ کاش میرا مان رکھ لیتا۔۔۔میرا بھرم ہی رکھ لیتا۔۔۔"

"لوگ شامل تھے اور بھی۔۔

لیکن دل تمہاری وجہ سے ٹوٹا ہے"

"جزیل کاش تم سمجھ سکتے میری محبت "

وہ پھوٹ پھوٹ کر رو دی تھی۔۔اسے سمجھ نہیں آ رہا تھا اسے زیادہ کس بات کا دکھ ہو رہا تھا۔۔جزیل نے اس شخص کو ایک بھی لفظ نہیں کہا جس نے اس کے بارے میں غلط باتیں کی تھیں یا پھر اس بات کا کہ وہ اس شخص کو دیکھ کر مسکرایا تھا۔۔۔

وہ اسی طرح نجانے کتنی دیر روتی رہی تھی۔۔

"خود پر کبھی حالات پر رونا آیا

بات نکلی تو ہر بات پہ رونا آیا"

وہ لمبے لمبے ڈھگ بھرتا اس جگہ پہنچا تھا جہاں وہ لڑکا ہمیشہ پایا جاتا تھا۔ وہ لڑکا اس کی کالونی کا تھا ایک مرتبہ جزیل نے کسی کام میں اس کی سرسری سی مدد کر دی تھی اس لیے اب وہ اکثر اس سے ملنے آجایا کرتا تھا۔ مگر وہ اس قسم گھٹیا انسان ہو گا جزیل کو اس بات کا اندازہ نہیں تھا۔ جزیل مصطفیٰ کو غصے سے سرخ چہرہ لیے اپنی جانب آتا دیکھ کر وہ سیمنٹ کے بنے ہوئے بڑے سے بینچ سے نیچے اترا تھا۔ اس وقت وہاں ایک دو اور لڑکے بھی موجود تھے۔۔

"جزیل یار اکیلا ہی آیا ہے۔۔ اسے ساتھ نہیں لے کر آیا؟"

وہ پھر بدتمیزی سے بولا

"تو (گالی)!!!!! کیا سمجھتا ہے خود کو؟؟ ہاں؟؟؟"

جزیل نے غصے سے اس کو گریبان سے دبوچا تھا۔

"چھوڑ یار کیا کر رہا ہے"

وہ اس کے اس قدر جارحانہ انداز پر گھبرا گیا تھا۔

"بڑا ہی تو کوئی پہنچا ہوا سمجھتا ہے خود کو۔۔ آج تجھے ایسی جگہ پہنچاؤں گا جہاں سے کسی کی واپسی نہیں ہوتی"

جزیل نے غصے سے اس کے چہرے پر تھپڑ مارا تھا کے وہ لڑکا اپنی جگہ سنبھال نہیں سکا اور وہیں نیچے گر گیا۔

"تیری ہمت کیسے ہوئی میرے گھر کی دہلیز پہ کھڑے ہو کر میرے گھر کی عزت کے بارے میں بکواس کرنے کی"

اس لمحے کے بعد نا وہ لڑکا خود اٹھ سکا نا جزیل اپنے ہاتھ روک سکا۔۔غصہ اتنا شدید تھا کے کم ہی نہیں ہو رہا تھا۔۔۔جنوں کی کیفیت طاری تھی اس پے۔۔۔پاس کھڑے دوسرے لڑکے جزیل کو سمبھالتے رہے اور مگر جزیل مصطفیٰ تو غصے میں اپنی بھی نہیں مانتا تھا

"آئندہ تو نے جزیل مصطفیٰ کی عزت پر گندی نظر بھی ڈالی نا تو ایسا حشر کروں گا یاد رکھیں اور تم لوگ اگر کسی کو پتا چلا کے اس کا یہ حال کیسے اور کس نے کیا ہے تو اس سے برا حال کروں گا"

وہ غصے سے ہانپتا ہوا پیچھے ہٹا۔اور ان لڑکوں سے خود کو چھڑوا کر دھمکی دے کر تن فن کرتا وہاں سے نو دو گیارہ ہو گیا۔وہاں موجود ایک لڑکے نے ایمبولینس بلوادی تھی۔

اسلام علیکم!

www.kitabnagri.com

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔تو

www.kitabnagri.com آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول،ناولٹ،افسانہ،کالم،ارٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو

ابھی ای میل کریں۔

Posted on Kitab Nagri

samiyach02@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کرسکتے ہیں۔

Fb/Page/Social Media Writers .Official

Fb/Pg/Kitab Nagri

samiyach02@gmail.com

whatsapp No : 0316-7070977

"آ گئے تم؟"

ابھی اس نے گھر کے اندر قدم ہی رکھا تھا کے شائستہ بول اٹھی۔

"نہیں ابھی باہر ہی ہوں"

جزیل اکتا کر بولا تھا۔

"جزیل کیا تم لڑ کے آئے ہو؟؟"

شائستہ نے اس کی گیلی شرٹ کے ٹوٹے ہوئے بٹن کو دیکھ کر اندازہ لگایا تھا۔کیوں کے وہ شرٹ اس نے نہا کر پہلی دفع پہنی تھی۔

"ہاں"

"روزے میں ؟؟"

شائستہ منہ کھولے حیرت سے اسے دیکھ رہی تھی۔

"ہاں معاملہ سنگین تھا"

جزیل نے مختصر جواب دیا۔۔

"پر کیوں ؟"

شائستہ شدید حیرت سے بولی۔

"کیوں کے ہم چری اڈی کھل رہے تھے۔اس نے بھینس بولنے پر ہاتھ کھڑا کر دیا اس لیے کشتی کھیل لی۔"

جزیل بات کو مذاق میں اڑاتے ہوئے بولا

"جزیل سچ بتاؤ کیا ہوا ہے روز بھی تب سے کمرے میں بند ہے جب سے تم گئے ہو"

شائستہ اپنے بھائی کی رگ رگ سے واقف تھی۔اور اس لیے سچ جاننا چاہتی تھی۔کیوں کہ آج سے پہلے جزیل کے کسی بھی معاملے میں کبھی یوں ہاتھا پائی تک نوبت نہیں آئی تھی۔

"آپی کچھ نہیں بس اب سب ٹھیک ہے۔۔میں ذرا روز کو دیکھ لوں"

جزیل مسکرا کر بولا تا کہ شائستہ کو اس کی بات پر یقین آجائے۔اور روز کے کمرے کی جانب بڑھ گیا۔

"روز"

جزیل نے اس کا نام پکارتے ہوئے دروازہ ناک کیا۔

اس کے بار بار بجانے پر دروازہ کھول دیا گیا۔اس کی نظروں سے روز کی سرخ آنکھیں چھپ نہیں سکی تھیں۔ اور وہ جانتا تھا کہ وہ کب سے رو رہی تھی اور اس کی آنکھیں اسی وجہ سے جل رہی تھیں۔

"کیا ہے؟"

وہ پھاڑ کھانے والے انداز میں بولی۔

"تم روئی کیوں ہو؟"

وہ انجان بن کر پوچھنے لگا حالانکہ روز کو یوں دیکھ کر اسے بھی تکلیف ہوئی تھی۔۔روز کا دل توڑنے کا جیسے جزیل نے ٹھیکہ لیا ہوا تھا۔

"تم سے مطلب؟؟"

وہ غصے سے بولی۔

"تو اور کس سے مطلب ہے؟؟"

وہ پھر ذو معنی بات کہہ گیا تھا۔اور روز خفا ہونے کی وجہ سے ایک بار بھی سمجھ نا پائی۔

"کسی سے نہیں"

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

روز نے جل کے کہا۔

جزیل چپ کر کے اس کا خفا انداز دیکھتا رہا۔

"تم بتاؤ تمہارا دوست کہاں ہے؟؟اس کے ساتھ نہیں گئے تم؟"

روز نے اسے دیکھتے ہوئے پوچھا۔

"کون سا دوست؟"

جزیل تھوڑا اس کے قریب آیا۔

"جیسے تمہیں نہیں پتا"

روز نے نم آنکھوں سے اسے دیکھا تھا۔وہ کتنا بے حس تھا نا۔۔روز کے دل کی تو پرواہی نہیں تھی اسے۔۔

"اچھاوہ"

جزیل نے روز کی جانب ایک اور قدم بڑھایا۔اس وقت وہ اسے اتنی حسین لگ رہی تھی کہ اس کا دل بے ایمان ہو رہا تھا۔

"وہ تو ہسپتال میں ہے"

جزیل نے بے تاثر لہجے میں کہا۔

"کیا؟؟"

روز کو حیرت کا شدید جھٹکا لگا

"ہاں"

جزیل نے سنجیدگی سے اسے دیکھتے ہوئے کہا تھا۔

"کچھ دیر پہلے تو ٹھیک ہی تھا"

روز نے حیرت سے بغیر سوچے ہی کہہ دیا۔

"اب کوئی دو ماہ کے بعد ہی وہ چلنے کے قابل ہو گا۔"

جزیل اطمینان سے بولا۔

"جزیل سہی بتاؤ کیا کیا ہے تم نے اس کے ساتھ ؟"

روز نے سہمے ہوئے لہجے میں اس سے پوچھا۔

"وہی جس کا وہ حقدار تھا۔"

"کیا سچ میں ؟"

روز ابھی بھی حیرت سے نکل نہیں پائی تھی۔

"نہیں لمبی لمبی چھوڑنے کی عادت ہے۔"

جزیل ناگواری سے بولا۔

"یار ایک بات کا ایک دفعہ کہنے پر یقین کیوں نہیں کر لیتی ہو تم لڑکیاں؟؟"

جزیل اکتاتے ہوئے بولا۔

"اگر تم جیسے لڑکے یوں مکاریاں نہ دکھائیں تو پھر ہم ایک ہی دفعہ میں یقین کر لیں"

روز بھی نارمل ہوتے ہوئے بولی۔ جزیل کی بات سن کر اس کا دل خوشیوں سے بھر گیا تھا۔۔ تو گویا اسے اس کا احساس تھا اور جزیل نے روز کا مان ٹوٹنے اور بکھرنے سے بچا لیا تھا۔

"میرے گھر کی عزت پر کوئی بری نظر ڈالے مجھ سے یہ کبھی برداشت نہیں ہو گا"

جزیل سنجیدگی سے بولا۔

روز نے مسکرا کر اسے دیکھا تھا بدلے میں وہ بھی مسکرایا تھا۔ وہ دونوں ایک دوسرے کو دیکھتے ہوئے مسکرائے تھے۔ روز کے لیے وہ لمحہ بہت حسین تھا۔

جزیل کو اس کی خوبصورت آنکھوں میں جھانکتے ہوئے ایک شعر یاد آیا تھا

"اپنی آنکھوں کو روکئے صاحب

دل کی باتیں بتا رہی ہیں مجھے"

اس وقت روز کے دماغ میں بھی کچھ الفاظ گونج رہے تھے

"جتنی شدت سے تجھ کو دیکھا ہے

اتنی شدت سے کچھ نہیں دیکھا

اپنی آنکھوں میں دیکھنے دو مجھے

میں نے مدت سے کچھ نہیں دیکھا"

"چلو آج تمہیں افطار باہر کرواتا ہوں"

جزیل نے مسکراتے ہوئے اسے آفر کی۔

"ہاں ضرور چلتے ہیں۔۔ نہیں تو مجھے لگا تھا کے پاکستان کے لوگ کچھ کھلانے کے معاملے میں بہت کنجوس ہوتے ہیں"

روز نے بھی فوراً سے پہلے اس کی آفر قبول کی۔

"بھلکر لڑکی تمہیں اس دن تو آئسکریم کی کھلائی تھی ابھی۔۔ چلو پھر آج تمہارا خیال غلط ثابت کروں۔۔ کہ پاکستانی لوگ بڑے کنجوس ہوتے ہیں"

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

جزیل نے اس کے سر پر چپت لگاتے ہوئے کہا۔

"ہاں یاد آیا۔۔ چلو نیکی اور پوچھ پوچھ"

روز ہنستے ہوئے بولی۔

"چلو اب منہ دھو لو بلکل چڑیل لگ رہی ہو"

جزیل نے مسکرا کر کہا۔

"تم بھی شرٹ چینج کرو۔۔ بلکل گُنڈے لگ رہے ہو"

روز نے شرارت سے کہا۔

"کیا۔۔۔تم نے مجھے گنڈا کہا؟؟؟"

وہ مصنوئی حیرت سے بولا۔

"یار ایک بات کا ایک دفعہ کہنے پر یقین کیوں نہیں کر لیتے تم لڑکے ؟؟"

روز نے اس کی بات واپس لوٹا دی تھی۔

"زیادہ بد تمیز نہیں ہو گئی تم؟"

جزیل نے اس کو چھیڑتے ہوئے پوچھا۔

"بس جی تمہارے ساتھ تھوڑے سے دن رہی ہوں تو اتنا اثر پڑ گیا ہے نہ جانے واپسی تک کیا رنگ چھوڑتے ہو اپنے"

روز شرارت سے بول کر واشروم میں گھس گئی۔ جزیل اس کی بات پر ہنس کر اپنے کمرے میں چلا گیا۔

"واپس تو میری جان اب نہیں جائیں گیں آپ۔۔"

سوچتے ہوئے وہ اپنے کمرے میں داخل ہوا۔

"واہ بھائی ماننا پڑے گا تمہیں افطاری تو بہت لذیذ تھی۔میرا تو وہاں سے آنے کا دل ہی نہیں چاہ رہا تھا خود کو گھسیٹ گھسیٹ کر لائی ہوں "

روز نے بائیک پر اس کے پیچھے بیٹھتے ہوئے کہا جزیل نے اسے بائیک پر سیر کرانے کا وعدہ کیا تھا اس لئے وہ لوگ افطار پارٹی پر بائیک پر آئے تھے۔

"ابھی تو تمہیں پورا لاہور گھمانا ہے۔۔زیادہ دیر رکو پاکستان دیکھنا۔۔دل ہی نہیں کرے گا جانے کو"

"کاش کہ تم مجھے ہمیشہ کے لیے اپنے پاس ہی رکھ لو۔"

وہ دل ہی دل میں اس سے مخاتب تھی۔

"بولو بھی چپ کیوں ہو گئی ہو ہاں؟"

جزیل اس کی طرف سے کوئی جواب نہ پا کر پھر سے بولا۔

"میں سوچ رہی تھی کہ گاڑی میں تو ہم میوزک آن کر لیتے ہیں لیکن بائیک میں تو ہم کوئی میوزک لگا ہی نہیں سکتے ہیں"

اس نے موضوع بدل ڈالا تھا کیونکہ وہ جانتی تھی اگر اس موضوع پر بحث کرتے رہتے تو صرف روز کے دل کو ہی تکلیف ہونی تھی اور وہ اس وقت اپنا موڈ خوشگوار ہی رکھنا چاہتی تھی۔

"ایسی کونسی بات ہے یہاں پر بھی اتنا مشہور اور اچھا سنگر موجود ہے تم نظر ڈالو تو پتہ چلے نا"

جزیل شرارت سے بولا روز سمجھ نا پائی اس لیے اچھل کر بولی

"کہاں ہے کہاں ہے مجھے بھی بتاؤ مجھے بھی پتہ چلے"

"ارے محترمہ تمہارے آگے بیٹھا ہوا ہے اور تم دائیں بائیں ڈھونڈ رہی ہو"

جزیل نے اس کی کم عقلی پر افسوس کا اظہار کیا۔

"اپنے بارے میں اچھا گمان رکھنا بہت اچھی بات ہے۔ مگر تمہارے کیس میں سوٹ نہیں کرتا۔۔"

روز شرارت سے بولی۔

"لو تم سن ہی لو پھر ہی یقین کرو گی"

جزیل نے شوخی سے کہا۔

"تم سنا ہی دو واقعی تب ہی یقین کروں گی"

روز پھر شرارت کرنے سے باز نہ آئی۔۔

"اہم اہم"

وہ اونچی آواز میں کھانسا۔

"شروع بھی کرو"

روز نے اس کے کندھے پر مکا مارا۔

تو کیا جانے تیرے بن مر جائیں گیں۔۔

تو کیا جانے۔۔۔

تو کیا جانے تیرے بن جی نا سکیں گے

تو کیا جانے تیرے بن جی نا پائیں گے

نا جانا جارے نا جارے

میرے دل کے سہارے

مجھے چھوڑ کے مکھ موڑ کے

تو ہی میرا اپنا رے تجھ کو یہ پتا رے

نہیں توڑتے دل جوڑ کے۔۔۔۔

تو کیا جانے تیرے بن مر جائیں گے تو کیا جانے

تو کیا جانے تیرے بن مر جائیں گیں تو کیا جانے

تیرے بن جی نا سکیں گے تو کیا جانے۔۔۔۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

جزیل گانے کی دھن میں اور روز گانے کی سر میں اس قدر کھوئے ہوئے تھے کے چیک پوسٹ پر پولیس کے بندوں کو دیکھ ہی نا سکے۔۔اونچی آواز میں گاتے ہوئے جزیل کی نظر ان میں سے ایک پولیس آفیسر پر پڑی تھی۔ابھی اس کا منہ پوری طرح بند بھی نہیں ہوا تھا کہ ان میں سے ایک پولیس آفیسر نے اسے رک جانے کا اشارہ کیا تھا۔۔۔۔

"کدھر جا رہی ہے یہ جٹ اینڈ جولیٹ کی جوڑی؟"

ان میں سے ایک پولیس والا آگے بھر کر ان کے قریب آیا تھا جزیل اور روز چونکہ بائیک سے اتر چکے تھے اس لیے وہ اس کے روبرو کھڑے ہو کر اس سے مخاطب تھا

"سر جیولٹ کے ساتھ رومیو ہوتا ہے اور آپ نے تو نئی جوڑی بنا دی ویسے یہ بھی جوڑی کمال کی ہے" اس کی نون سٹاپ چلتی ہوئی زبان کو بریک پولیس والے کی آواز نے لگائی تھی

"آپ ہمیں یہ بتائیں گے کہ آپ اس ٹائم یہاں پر آوارہ گردیاں کیوں کر رہے ہیں؟"

ان میں سے ایک پولیس والا رعب دار آواز میں بولا تھا۔روزینہ تو ان کے یوں تفتیشی انداز پر پریشان ہو کر گھبرا گئی تھی لیکن جزیل وہ کوشش کر رہا تھا کہ بات کو آسانی سے سنبھال لیا جائے لیکن بات کی نوعیت کا اندازہ اسے نہیں تھا

"نہیں نہیں سر آپ کو کوئی غلط فہمی ہوئی ہے ہم لوگ آوارا کردیاں نہیں کر رہے تھے یہ تو میری کزن ہے انہیں میں افطار پارٹی پر لے کے آیا تھا روز بتاؤ نہ تم"

جزیل سنجیدگی سے بولا تھا روز نے بھی اسے دیکھ کر ہاں میں ہاں ملا دی تھی۔

"بے شرم انسان ایک تو تم گرل فرینڈ کے ساتھ یوں موج اڑاتے ہوئے پکڑے گئے ہو اور اوپر سے تمہیں رمضان المبارک جیسے مہینے کی بے حرمتی تک کرنے کا احساس نہیں ہے"

"نہیں نہیں سر آپ کو واقعی کوئی غلط فہمی ہوئی ہے یہ میری گرل فرینڈ نہیں ہے میری کزن ہے اور ہم لوگ واقعی افطار پارٹی سے واپس آئے ہیں ایسی کوئی بات نہیں ہے "

"اوہ ہیر و بڑے دیکھے ہیں تم جیسے۔۔۔ تم لوگ ایسے ہی جھوٹ بول کر گھر سے نکلتے ہو اور دوسروں کی بہنوں بیٹیوں کی عزتوں پر ایسے ہی حملہ کر جاتے ہو اور تم جیسی لڑکیاں۔۔" اس نے روز کی طرف اشارہ کیا اور اسے مخاطب کرتے ہوئے بولا

"تم جیسی لڑکیاں ہی ہوتی ہیں جو یوں ماں باپ کی عزتوں کو ایسے سستے بازاروں میں نیلام کرتی پھرتی ہیں"

روز تو اس کے اتنے گہرے اور شدید قسم کے تنقیدی الفاظ پر حیرت زدہ رہ گئی تھی اسے تو اندازہ ہی نہیں تھا کہ کوئی شخص اس کے کردار کے بارے میں اتنی بڑی بات کہہ سکتا ہے

"دیکھیں مسٹر زبان سنبھال کے بات کریں آپ کو کوئی حق نہیں پہنچتا کہ آپ کسی کی بھی عزت کے بارے میں اتنی بڑی بات کہہ دیں سمجھتے کیا ہیں آپ خود کو ایک پولیس افسر کی وردی پہن لی تو اپنے آپ کو پتا نہیں کیا سمجھنے لگے ؟؟"

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

اس پولیس افیسر کے بات سن کر اسکا تو غصے سے برا حال تھا اور اس کا پارہ ہائی ہونے میں ذرا سی بھی دیر نہیں لگی تھی۔روز ویسے تو بہت ہی اچھی لڑکی تھی لیکن جب اسے غصہ آتا تھا تو بس بہت زیادہ آجاتا تھا اور اس کا خود پر بھی قابو نہیں رہتا تھا. پولیس آفیسر تو پولیس آفیسر جزیل مصطفی بھی روز کا یہ رویہ دیکھ کر حیرت زدہ رہ گیا تھا وہ جو اس خوش فہمی میں تھا کہ غصہ کرنے میں کوئی بھی اس سے زیادہ آگے نہیں جا سکتا وہ غلط تھا اسے اپنے غلط ہونے کا آج اندازہ ہوا تھا روز کا ایسا غصیل لہجہ اور اپنی ذات کے بارے میں بات برداشت نہ کرنا اس نے پہلی مرتبہ ہی دیکھا تھا

"روز آرام سے میری بات سنو اتنا غصہ کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔ان کی باتوں کا مائنڈ کرنے کی ضرورت نہیں ہے میں ہینڈل کرتا ہوں تم چپ رہو ذرا"

جزیل مراقبے سے باہر نکلتے ہوئے بولا تھا جبکہ وہاں موجود تمام پولیس اہلکار ان دونوں کو ہی گھوریوں سے نواز رہے تھے۔

"او میاں تم کیا ہینڈل کرتے ہو نذیر احمد پہنچاؤ ان دونوں کو تھانے اور ایسا بندوبست کرو ان دونوں کا۔کہ یاد رکھیں گے یہ دونوں پوری زندگی"

ایک پولیس افسر غصے سے بھرے ہوئے لہجے میں بولا تھا۔

"نہیں نہیں سر روز ابھی آپ سے سوری بول دیتی ہے بدتمیزی کی وجہ سے ایسی کوئی بات نہیں آپ ہمیں جانے دیں ہمارے گھر والے بیٹھ کر انتظار کر رہے ہوں گے"

جزیل سنجیدگی سے بولا تھا۔

"نذیر احمد سنا نہیں تم نے پہنچاؤ ان دونوں کو تھانے وہاں اب ایس ایچ او ہی ان کا کوئی بندوبست کریں گے "

وہ بول کر آگے بھڑ گیا جبکہ جزیل اور روز دونوں ہی اپنی جگہ ساکت کھڑے رہ گئے تھے۔

"ہاں بھائی تم دونوں کیا کرتے ہوئے پکڑے گئے ہو مجھے سخت افسوس ہوتا ہے میری قوم کے ایسے جوان بچوں پر"

ایس ایچ او نادر علی سخت لہجے میں ان دونوں سے مخاطب ہوا۔

"نہیں سر بہت بڑی غلط فہمی ہو گئی ہے آپ سب کو واقعی میں ہم لوگ افطار پارٹی پہ گئے تھے اور ہم لوگ کزنز ہیں"

جزیل سنجیدگی سے بولا تھا وہ نہیں چاہتا تھا کہ معاملہ مزید بگڑ جائے۔

"نہیں بیٹا تم کیا سمجھتے ہو ہم لوگ تم لوگوں کے ایسے فضول ڈراموں میں آجائیں گے ؟؟ تم دونوں کو ایک اچھا سبق سکھانا ہی پڑے گا"

ایس ایچ او نادر اغصے سے پھنکارا تھا۔روز کی تو حالت ہی بری ہو گئی تھی اسے کبھی کسی نے اتنی اونچی آواز میں مخاطب نہیں کیا تھا۔

"ہاں حمید لے آؤ مولوی صاحب کو اندر ان دونوں کو ایسے نہیں سبق ملے گا"

وہ اپنے پاس کھڑے ہوئے کونسٹیبل سے مخاطب ہوئے تھے۔ مگر مولوی کا نام سن کر روز اور جزیل دونوں ہی اپنی اپنی جگہ حیرت زدہ رہ گئے تھے۔

"سر دیکھیں واقعی میری بات کا یقین کریں ہم لوگ سچ کہہ رہے ہیں یہ مولوی کو کیوں بلایا ہے آپ نے"

جزیل جلدی جلدی بولا تھا لیکن روز اس کو تو گہری چپ لگ گئی تھی شاید اسے جو خدشہ ہوا تھا وہی حقیقت تھا۔

"آئیں آئیں مولوی صاحب ان دونوں کا ابھی اسی وقت میری موجودگی میں بلکہ مجھے گواہ بنا کر نکاح کیجئے"

نادر علی ذرا سنبھل کر بولا تھا وہ مولوی صاحب پر ذرا سی بھی معاملے کی بھنک نہیں پڑنے دینا چاہتا تھا لیکن مولوی بھی کوئی کم سیانا نہ تھا وہ اچھی طرح سمجھ چکا تھا کہ معاملہ کیا ہے۔

"جی ابھی بسم اللہ کرتے ہیں مگر اس سے پہلے میں ان دونوں سے پوچھنا چاہوں گا بچوں کیا آپ دونوں راضی ہو؟"

وہ مولوی شفقت سے روز کے سر پہ ہاتھ رکھتے ہوئے دونوں سے مخاطب تھا لیکن وہ دونوں ابھی کچھ بول ہی نہ پائے تھے جب نادر علی نے اپنی بات کہہ دی۔

"مولوی صاحب آپ بھی کمال کرتے ہیں ہم نے ان بچوں کے کہنے پر ہی آپ کو بلایا ہے اس لیے آپ کو زحمت کر کے آنا پڑا۔ چلیں اب جلدی کریں نیک کاموں میں دیری نہیں کیا کرتے"

"جی جی بسم اللہ"

مولوی صاحب کہہ کر کرسی پر براجمان ہو گئے تھے۔

"روزینہ انور بنت انور حبیب کیا آپ کو جزیل مصطفی سے یہ نکاح قبول ہے؟"

روز کے کانوں میں الفاظ تو گونج رہے تھے لیکن اس کے منہ سے الفاظ کیسے نکلنے تھے اسے یہ معلوم ہی نہیں تھا وہ تو بس کھوئی کھوئی بیٹھی ہوئی تھی الفاظ نکلنے سے انکاری تھے۔اس کے دماغ میں ایک فلم چل رہی تھی بابا ممی سنی پھوپھو شائستہ آپی سب کی محبتوں اور مان کا خیال تھا ایک چند گنے چنے ہی تو رشتے تھے آخر میں جزیل مصطفی کی بکھری ہوئی برسوں پرانے محبت بھی تھی۔۔اگرچہ اس نے کبھی یہ نہیں سوچا تھا کہ اسے جزیل مصطفی اتنی آسانی سے مل جائے گا وہ رب کے حضور گڑگڑا کر اسے مانگا تو ضرور کرتی تھی۔مگر اس نے یہ کبھی نہیں سوچا تھا کہ جزیل واقعی صرف اس کا جزیل ہو جائے گا۔لیکن اب بہت کٹھن مرحلہ تھا روز کے لئے اسے چننا تھا اپنی فیملی کے درمیان اور اپنی محبت کے درمیان وقت اور حالات اسے کسی قسم کی کوئی آسانی فراہم نہیں کر رہے تھے اسے نہیں معلوم تھا اسے اب کیا کرنا چاہیے وہ بہت گم صم سی بیٹھی تھی جب مولوی صاحب نے دوبارہ ایک بار یہی سوال اس سے دوبارہ دہرایا۔

"قبول ہے"

روز نے کانپتی ہوئی آواز میں کہا تھا۔۔دو آنسو ٹوٹ کر اس کے سرخ رخسار پر چپکے سے بہہ گ ئے تھے۔جزیل نے حیرت سے اس کو دیکھا تھا دوسری طرف وہ بھی تو یہی ساری سوچیں سوچ سوچ کر پریشان ہو گیا تھا کہ اب اسے کیا کرنا تھا اور اسے کن کے درمیان چننا تھا

"جزیل مصطفی کیا آپ کو روزینہ انور سے نکاح قبول ہے؟"

"مجھے قبول ہے"

بس ایک لمحہ لگا تھا صرف ایک لمحہ دونوں کی زندگی مکمل طور پر بدل چکی تھی وہ نہیں جانتے تھے اس نکاح کا کیا انجام ہو گا۔ گو احضرات تو ایک دوسرے سے گلے مل رہے تھے لیکن یہ دونوں جنکا بس ابھی ابھی نکاح پڑھایا گیا تھا وہ دونوں ہی اپنی اپنی جگہ گم صم سے بیٹھے ہوئے تھے۔ دونوں ہی ایک سوچ میں گم تھے لیکن دونوں کو ہی نہیں پتا تھا کہ آگے ان کے ساتھ کیا ہونے جا رہا ہے۔ تھوڑی دیر بعد ان دونوں کو جانے کی اجازت مل گئی تھی بائیک پر سفر کرتے ہوئے بھی دونوں بالکل خاموش تھے یوں محسوس ہو تا تھا جیسے ان دونوں کے درمیان اجنبیت اور خاموشی کی ایک نہ دکھنے والی دیوار حائل ہو گئی ہے۔ گھر پہنچتے ہی ان دونوں کو سب سوئے ہوئے ملے تھے سوائے شائستہ کے جو ان دونوں کی ہی راہ تک رہی تھی وہ دونوں نظریں چرا کر وہاں سے بھاگنے ہی لگے تھے جب شائستہ نے دونوں کو اپنے کمرے میں آنے کے لیے کہا۔

"آپی یار میں بہت تھکا ہوا ہوں میں اب سونے کے لئے جا رہا ہوں آپ نے جو بھی بات کرنی ہے چپ کر کے صبح کر لیجئے گا"

جزیل جھنجلاہٹ میں تھوڑا غصے سے بولا تھا شائستہ جو پولیس آفیسر کی کال کے بعد ساری حقیقت جان چکی تھی اس لئے اس نے جزیل کو جھڑکا۔

"جزیل میں مذاق کے موڈ میں ہر گز نہیں ہوں فوراسے پہلے تم دونوں میرے کمرے میں پہنچو"

شائستہ کہہ کر اپنے کمرے کی جانب چلی گئی تھی روز جزیل ایک دوسرے کو دیکھ کر رہ گئے تھے لیکن ان دونوں کی آنکھوں میں ایک دوسرے کو دیکھتے ہوئے وہ پہلے والی چمک ہر گز نہیں تھی۔

"تم دونوں تو افطار کے لیے گئے تھے نا گھر آنے میں ایک کیسے بج گیا؟"

"آپی دراصل راستے میں ٹریفک بہت تھا "

جزیل نے تھوک نگلا کیونکہ شائستہ جن نظروں سے اسے دیکھ رہی تھی اس نے پہلے کبھی بھی جزیل کو یوں نہیں گھوڑا تھا۔

"ٹریفک بہت تھا یا نکاح میں ٹائم زیادہ لگ گیا"

شائستہ کے الفاظ پر دونوں نے شاک سے شائستہ کی جانب چہرہ اٹھا کر دیکھا تھا جو ان دونوں کو ہی سنجیدگی سے دیکھ رہی تھی۔ان دونوں کو بالکل بھی اندازہ نہیں تھا کہ شائستہ کو حقیقت ساری معلوم ہو گی۔۔

"اب مجھے کیوں ایسے ہونکوں کی طرح دیکھ رہے ہو تم دونوں؟؟ مجھے اسی پولیس آفیسر کی کال آئی تھی جو تم دونوں کے نکاح میں گواہ کے طور پر شریک تھا اب کیا تم میں سے کوئی مجھے بتائے گا کہ یہ سارا ماجرا کیا ہے؟"

شائستہ سخت لہجے میں ان سے مخاطب تھی کیونکہ گھر میں ابھی فرحت اور سنی سو رہے تھے اس لئے اس کی آواز تھوڑی مدہم تھی۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

"آپی دراصل ہوا یوں کہ۔۔۔"

جزیل نے اس کو ساری بات بتا دی تھی۔اس دوران روزا اپنی گود میں رکھے دونوں ہاتھوں کو گھور رہی تھی نظریں شرمندگی سے جھکی ہوئی تھی۔اسے یہ لگ رہا تھا کہ یہ سارا کچھ اس کی اپنی وجہ سے ہوا ہے نہ وہ غصے سے پولیس آفیسر کو کچھ کہتی نہ آج وہ دونوں اس زبردستی کے نکاح کے رشتے میں بندھ جاتے۔۔ مگر وہ دونوں ایک حقیقت تو جان ہی نہیں پا رہے تھے کہ نکاح ہونا لازم تھا کیونکہ اس میں اللہ کی مرضی شامل تھی۔

"اگر تم دونوں ان کے سامنے اپنی ڈرامے بازی بند کر دیتے تو آج ایسا نہ ہوتا ہے تم لوگ جانتے ہو یہ کتنی بڑی بات ہے اور اس سے کتنے بڑے مسائل پیدا ہو سکتے ہیں؟؟ تم دونوں ہی اس حقیقت سے انجان نہیں ہو کے ہم دونوں خاندانوں کے درمیان تعلقات اس طرح خوشگوار نہیں ہیں جس طرح ہونے چاہئیں"

شائستہ نے غصے سے ان دونوں کو دیکھا تھا لیکن ان دونوں کی شرمندگی سے بھری ہوئی نگاہیں دیکھ کر اسے اندازہ ہوا کہ اس میں غلطی ان دونوں کی ہی نہیں تھی اس لیے اسے نرمی سے ان دونوں کو سمجھانا تھا اور تنہائی میں بات کر کے اگلا لائحہ عمل تیار کرنا تھا۔

"روز تم جا کے سو جاؤ اور جزیل تم بھی۔۔ تم دونوں فی الحال آرام کرو اور صبح میں تم دونوں سے بات کروں گی"

شائستہ نے نرم پڑتے ہوئے کہا تھا۔ اس نے سوچ لیا تھا کہ وہ ان دونوں کے اس معاملے کو کیسے ہینڈل کرے گی کیونکہ وہ جانتی تھی کہ یہ دونوں خود تو کچھ بھی صحیح نہیں کر سکتے تھے۔ وہ دونوں بھی اس وقت دماغی طور پر بہت پریشان تھے اس لئے شائستہ کے اچانک بدل جانے والے رویے پر حیران نہیں ہوئے تھے اور دونوں اپنے اپنے کمروں کی جانب بھر گئے تھے۔

"اللہ تعالی یہ سب کیا ہو گیا"

روز جائے نماز میں سجدے میں جھک کر آنسوؤں سے بھری نگاہیں لیے اپنے رب سے مخاطب تھی آواز اسکی باہر تو نہیں آ رہی تھی لیکن اس کا دل اندر سے چیخ رہا تھا ایک انجانا سا درد تھا ایک انجانی سی تکلیف تھی جو اسے

بے چین کیے ہوئے تھی اور اسے اپنے دل کی بے چینی دور کرنے کا ایک ہی طریقہ تھا اپنا حالِ دل اپنے رب کے سامنے بنا خوف و ڈر کے کہہ دینا۔

"یا اللہ تجھے کچھ بتانے کی ضرورت نہیں تو جانتا ہے بلکہ میرے دل میں محبت کا بیج اگانے والا تو تو خود ہے کیونکہ تیری مرضی کے بغیر کچھ بھی نہیں ممکن۔۔۔۔"

وہ اپنی چیخیں اپنی سسکیاں اپنے اندر ہی اتار رہی تھی وہ نہیں چاہتی تھی کہ باہر کسی کو بھی اس کی آواز جائے کہ کسی کو بھنک بھی پڑے کہ اس کے دل کی کیا حالت ہے

"یا اللہ میں نے جزیل سے محبت تو بچپن سے کی ہے تب سے جب مجھے محبت کیا ہوتی ہے یہ تک نہیں معلوم تھا۔۔۔ مگر اللہ تعالی آپ تو جانتے ہیں نہ۔۔۔ کہ میں نے اس سے محبت ضرور کی تھی مگر پاک محبت کی تھی۔۔۔۔پاکیزہ محبت کی تھی۔۔۔۔ لیکن اللہ تعالی میں نے یہ کبھی نہیں چاہتا تھا کہ وہ یوں کسی ان چاہے رشتے میں بندھ جائے۔۔۔میں نے اس سے نکاح کرنے کے خواب تو دیکھے تھے کیونکہ میں چاہتی تھی کہ میں جس سے محبت کرتی ہو وہ میرا محرم بن جائے اسے تو میرا محرم بنا دے لیکن میرے رب تو جانتا ہے نا میں نے کبھی نہیں چاہا کہ وہ زبردستی میرے ساتھ باندھ دیا جائے۔۔۔۔۔۔یا اللہ میں خود کو اس کے سامنے مجرم محسوس کر رہی ہوں مجھے یہی لگتا ہے کہ سارا قصور میرا تھا نہ میں بدتمیزی کرتی نہ آج یہ سب کچھ ہوتا یا اللہ پلیز۔۔۔۔ہمارے معاملے میں آسانیاں پیدا کر دیں یا پھر جو بھی انجام ہونا ہو وہ ہمارے حق میں بہتر ہو یا اللہ میں یہ تمام معاملہ تیرے سپرد کر کے پرسکون ہو گئی ہوں میں جانتی ہوں کہ میرا رب جو کرتا ہے وہ ہمارے لئے بہتر نہیں بہترین ہوتا ہے اور تیرا ہر عمل حکمت اور مصلحت سے بھرپور ہوتا ہے۔۔۔۔۔"

روز کو پتہ ہی نہ چلا وہ کب سجدے میں اپنے رب سے باتیں کرتے کرتے نیند کی آغوش میں چلی گئی تھی۔۔

دوسری طرف جزیل بھی کچھ ایسے ہی اپنی باتیں اپنے رب سے کرنے میں مصروف تھا وہ بھی جائے نماز بچھائے ہاتھوں کو اٹھائے ہوئے دعا میں اپنے رب کا شکر ادا کر رہا تھا وہ بات جو کبھی اس نے اپنے منہ سے نکلنے نہیں دی تھی اس کی ماں اور بہن تو جان گئی تھیں اور اس کا رب وہ تو پہلے سے ہی جانتا تھا لیکن اس کے رب نے اس کے دل کے جذبات کو جانتے ہوئے اس کی تمام دعائیں قبول فرمالی تھی اس کی دعاؤں پر کن فایا کن کہہ دیا تھا وہ کتنا خوش قسمت تھا نا کہ اس کی محبت اسے خود بخود بغیر کسی محنت کے سوغات میں دے دی گئی تھی۔

"میرے رب میں تیرا جس طرح بھی اور جیسے بھی اور جتنا بھی شکر ادا کروں وہ مجھے کم محسوس کرتا ہے تو ہی ہے جو سورج کو مشرق سے نکال کے مغرب میں غروب کرتا ہے۔ تو ہی ہے جو سورج کی روشنی چاند کو دے کر روشن کرتا ہے وہ تو ہی ہے جو رات کو دن میں اور دن کو رات میں تبدیل کرتا ہے۔۔۔وہ بھی تیری ہی ذات ہے جو اتنے خوبصورت موسم بدلتی ہے وہ بھی تیری ہی ذات ہے جو ہمارے لئے ہر قسم کے۔۔۔انواع واقسام کے پھل سبزیاں مہیا کرتی ہے۔۔۔تو نے ہمیں ہر طرح کی نعمت سے نوازا ہے ہم تیرے شکر گزار بندے بننے کی کوشش تو کرتے ہیں مگر اس طرح شکر ادا نہیں کر پاتے جس طرح شکر ادا کرنے کا حق ہے یا اللہ میں تیری بارگاہ میں حاضر ہو کر تو نے جو مجھے آج اتنی بڑی خوشی دی ہے اس کا شکر ادا کرتا ہوں یا میرے رب تو میرے دل کے جذبات جانتا ہے اور تو نے میری محبت کے ساتھ نکاح کروا دیا تیری مصلحت تو میں نہیں جانتا مگر یہ ضرور جانتا

www.kitabnagri.com

ہوں کہ تو جو بھی ہماری زندگی میں فیصلہ کرتا ہے وہ ہمارے حق میں بہترین ہوتا ہے۔۔۔یا میرے رب تو میری محبت کو محرم بنا سکتا ہے تو محرم بنانے کے لئے جو راستے میں تکلیف اور پتھر ہیں تو انہیں بھی ہٹا دے۔ میرے رب۔۔۔تو ہم دونوں کے راستے میں جتنی بھی تکالیف ہیں یا پھر جو بھی مشکلات آنے والی ہیں۔۔یا اللہ انھیں ختم کر دے یا اللہ یا پھر ہمیں ان آزمائشوں میں پورا اترنے کی توفیق دے یا میرے مالک۔۔۔"

دعا مانگ کر وہ بہت پر سکون محسوس کر رہا تھا۔وہ اٹھا اور اپنے بیڈ پر دراز ہو گیا ایک دفعہ اس نے اپنے دماغ میں آج ہونے والا سارا واقعہ دوہرایا وہ بھی عجیب شخص تھا یہ نہیں دیکھ رہا تھا کہ آج اس کے ساتھ کیوں ہوا اور کیا ہوا بس یہ دیکھ رہا تھا کہ جو بھی ہوا جیسے بھی ہوا اس کی برسوں پرانی محبت آخر کار اس کی محرم بن گئی تھی اور بے شک یہ اسکے رب کا فیصلہ تھا جو ان دونوں کے حق میں بہترین تھا۔

"مگر ممی یہ آپ کیا کہہ رہی ہیں؟؟؟بھلا ایسا کیسے ہو سکتا ہے؟؟اور آپ نے بھی اتنا جلد بازی کی ہے اتنی جلدی نکاح۔۔۔کیوں سوچا آپ نے ایسا؟"

روز پریشانی سے بولی تھی جبکہ ان کی دوسری جانب سے کلثوم کی آواز آئی تھی۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

"لو بھلا اس میں اتنا حیران ہونے کی کیا ضرورت ہے اور تم کیوں پریشان ہو رہی ہو؟میں نے ساری تیاریاں مکمل کر رکھی ہیں بس تم پاکستان سے واپس آ جاؤ عید کے فوراً بعد تمہارا اور حذیفہ کا نکاح کر دیا جائے گا کیونکہ صوفیہ بھی راضی ہے اور وہ چاہتی ہے کہ بالکل سادگی سے ہم لوگ نکاح کر کے تمہیں رخصت کر دیں ہمیں بھی تھوڑا ارمان تو تھا کہ لاڈلی بیٹی کی دھوم دھام سے شادی کریں مگر اس سے بھی کیا فرق پڑتا ہے ہونا تو تمہیں رخصت ہی ہے نا تو دھوم دھام سے کریں یا پھر سادگی سے کیا فرق پڑتا ہے۔۔اب میں تمہاری کوئی ضد کوئی بات نہیں

سنوں گی تم نے جو کہا ہم نے تمہاری بات مانی اور تمہاری فرمائش کی قدر کی اب تمہیں بھی چاہیے کہ میرا فیصلہ بلکہ میرا اور انور کا فیصلہ۔۔۔"

انہوں نے انور پر زور دیتے ہوئے کہا

"تم قبول کر لو"

"کیا بابا جان کو بھی یہ فیصلہ ؟؟وہ تو کبھی اس رشتے پر راضی نہیں دکھائی دیے ؟؟"

روز شدید حیرت سے بولی تھی اسے بالکل بھی یقین نہیں آرہا تھا کہ بھلا اس کے بابا کیسے اس رشتے پر راضی ہو گئے کیونکہ اسے اندازہ تھا کہ اس کے بابا بھی اس رشتے کو پسند نہیں کرتے تھے۔۔

"ہاں انہوں نے خود اپنی رضامندی کا اظہار کیا ہے تمہیں کیا میری بات پر یقین نہیں آرہا؟؟"

کلثوم ناراضی سے بولی تھیں اب وہ روز کو یہ تو بتانے سے قاصر تھیں کہ رات کو انکا اور انور کا جھگڑا ہوا تھا اور جھگڑے کی بنا پر انور نے غصے سے کہا تھا کہ جو تم کرنا چاہو کر دو لیکن اگر میری بیٹی کی زندگی برباد ہوئی تو میں تمہیں نہیں چھوڑوں گا اور کلثوم تو ہمیشہ سے ہی بضد تھیں کے روز کی شادی حذیفہ سے ہی ہو گی نہ جانے وہ کیوں اپنی ضد پر اڑی ہوئی تھیں۔

"نہیں ممی ایسی بات نہیں ہے"

وہ ممی کا ناراض لہجہ محسوس کر کے جلدی جلدی بولی تھی

"آپ لوگ جو بھی فیصلہ کریں گے مجھے تہہ دل سے منظور ہو گا۔"

روز بے بسی کی انتہا پر تھی وہ نہیں جانتی تھی کہ اسے کیا کرنا چاہئے ایک طرف اس کا نکاح جزیل مصطفی سے ہو چکا تھا اور دوسری طرف اس کی ممی کہہ رہی تھیں کہ اس کا عید کے فوراً بعد نکاح کر دیا جائے گا بھلا نکاح پر نکاح کیسے جائز ہے پر وہ کسی کو یہ بتا بھی تو نہیں سکتی تھی۔۔۔وہ اپنا دکھ درد پریشانی اور تکالیف ساری اپنے رب سے ہی تو بیان کرتی تھی رب کے سوا کون تھا جس کے ساتھ وہ اپنے سارے دکھ بانٹ سکتی۔۔۔ساری باتیں اسی سے تو کرتی تھی وہ۔۔

"چلو ٹھیک ہے خیر تمہارے پھپھو لوگوں کا کیا حال ہے؟؟ میں تو پوچھنا ہی بھول گئی اور سنی وہ کیسا ہے تنگ تو نہیں کرتا زیادہ؟"

کلثوم کی جب مکمل تسلی ہو گئی کے روز انکار نہیں کر رہی تو اس نے فرحت وغیرہ کا بھی حال احوال پوچھ ہی لیا۔۔۔

"جی ہاں ممی سب ٹھیک ہیں چلیں میں ذرا شائستہ آپی کے ساتھ افطار میں مدد کروادوں آپ سے پھر بات ہوتی ہے"

روز بات بناتے ہوئے بولی تھی اس کا ابھی کچھ بھی کرنے کا اور کسی سے بھی بات کرنے کا دل نہیں چاہ رہا تھا۔۔کلثوم نے ایک دو اور باتیں کر کے فون بند کر دیا تھا اور اب روز کا روزانہ والا مشغلہ شروع ہو چکا تھا جی ہاں رونے کا بلک بلک کر اور سسک سسک کر رونے کا۔۔۔

یا اللہ میں کیا کروں ایک طرف تیرے حکم سے میرا نکاح ہو چکا ہے اور وہ میرا محرم بھی کتنا بے خبر ہے نا میرے حال سے خیر میرے حال کا محرم تو ہے میرے رب تو جانتا ہے میں کس کرب سے گزر رہی ہوں۔۔۔یا

اللہ۔۔۔لیکن۔۔۔میں یہ بھی جانتی ہوں کہ میرا رب میرے ساتھ ہے ہر پل وہ میرے ساتھ ہے۔۔۔بس یااللہ میں تیرے سے اتنی سی گزارش کرتی ہوں کہ جو بھی فیصلہ ہو تیرا وہ میرے حق میں بہتر ہو۔۔۔بے شک تو اپنے بندوں سے ستر ماؤں سے زیادہ پیار کرتا ہے اور تو کبھی بھی اپنے کسی بندے کے ساتھ ناانصافی نہیں کر سکتا کیونکہ تو منصفوں کا منصف ہے۔۔۔

وہ روتے روتے پر دھیمی آواز میں اپنے رب سے اپنے دل کی باتیں کر رہی تھی۔۔۔پھر اس نے اٹھ کر اپنا منہ ہاتھ دھویا اور کچن میں شائستہ کی مدد کرنے کے ارادے سے نیچے چلی گئی

وہ اپنے ہی خیالوں میں گم آہستہ آہستہ سیڑھیاں اتر رہی تھی جب اس نے سیڑھیوں سے اوپر آتے ہوئے جزیل کو دیکھا تھا وہ بھی تو اسی کو حیرت سے دیکھ رہا تھا جو بغیر دیکھے اور پھلانگ کر سیڑھیاں چڑھا کرتی تھی آج انتہائی آرام سے قدم اٹھا رہی تھی۔۔۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

"تمہیں کیا ہوا ہے؟"

جزیل بالکل نارمل انداز میں بولا تھا جیسے وہ پہلے ہوا کرتا تھا روز کو تو یہی لگا تھا کہ اسے کوئی فرق نہیں پڑتا۔۔۔وہ بھلا نکاح کے بعد بھی اتنا بے حس اور ظالم کیسے ہو سکتا تھا۔۔۔سب کچھ جانتے ہوئے بھی کیسے انجان بنا ہوا تھا نہ۔۔۔

"مجھے کیا ہونا ہے؟"

وہ دونوں سیڑھیوں کے درمیان میں ایک دوسرے کے روبرو کھڑے ہو کر ہمکلام تھے۔

"آنکھیں کیوں سرخ کی ہوئی ہیں تم نے؟"

جزیل اچھی طرح جانتا تھا کہ روز کل رات سے واپس آ کر رو رہی ہے مگر وہ روز پر کچھ بھی ظاہر نہیں کرتا تھا۔۔۔

"وہ شاید آنکھ میں کچھ چلا گیا"

وہی برسوں پرانا رٹا ہوا سا ڈائیلوگ۔۔۔

"ارے نہیں۔۔۔بہت خوش ہوں میں۔۔

آپ بس آنکھوں پہ دھیان نا دیجیے"

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

"روز کیا بات ہے تم پریشان ہونا؟؟؟ تم کل والی بات کی ٹینشن نہ لو میں نے تمام فیصلہ تم پر چھوڑ دیا ہے یاد رکھنا مجھے کبھی بھی کسی کی پروا نہیں رہی ہے میں جو کرتا ہوں اپنی مرضی سے کرتا ہوں مگر تم شاید خوش قسمت ہو جو میں یہ سارا معاملہ تمہارے سپرد کر رہا ہوں۔۔۔تم جو چاہو گی جیسا چاہو گی وہی ہو گا یاد رکھنا اگر بعد میں تمہیں کوئی پچھتاوا ہوا اپنے فیصلے پر تو اس کی ذمہ دار بھی تم خود ہو گی"

جزیل بڑی آسانی سے سارا ملبہ اس کے سر تھوپ کر اوپر کی جانب چلا گیا تھا جبکہ روز وہ تو وہیں کھڑی رہ گئی تھی کاش کہ جزیل جان سکتا کہ وہ اس وقت کتنی تکلیف میں تھی نہ وہ اپنے ماں باپ کو چھوڑ سکتی تھی اور اب محرم کو

بھی چھوڑنا اس کے لیے آسان نہ تھا۔۔اس میں بڑی ہمت کر کے اپنی آنکھوں میں بے ساختہ آجانے والے آنسوؤں کو اندر ہی اتارا تھا وہ کل سے یہی تو کر رہی تھی اپنی ساری تکلیف اپنی چیخیں اپنی آہیں اپنے اندر اتارتی جا رہی تھی درد اتنا تھا دل میں بس پھٹنے کو تھا۔۔مگر وہ ایک تلخ مسکراہٹ ہونٹوں پہ لیے نیچے اتر آئی اور کچن کے جانب چل دی۔۔

"اور کتنی کروں۔۔۔۔اداکاری میں ؟؟

خون لگتا ہے۔۔۔مسکرانے میں۔۔۔۔۔"

"شائستہ آپی آپ یہاں میں تو آپ کو کچن میں ڈھونڈ کے آرہی ہوں آپ تو وہاں تھیں ہی نہیں۔۔"

روز نے پھپھو کے کمرے میں آکر نارمل ہوتے ہوئے کہا وہ جانتی تھی کہ شائستہ پھپھو کو کچھ نہیں بتائے گی اس لیے اس نے بھی پھوپھو کے سامنے نارمل ہی رویہ اختیار کیا تھا۔

"ہاں کل میں نے افطار میں آدھے سموسے بنا لیے تھے اور آدھے فریز کر دیے تھے آج ہم وہی فرائی کر لیں گے اس لیے میں نے سوچا امی کے ساتھ بیٹھ کے کچھ باتیں کر لیتے ہیں"

شائستہ نے بھی اپنے آپ کو نارمل ہی ظاہر کیا تھا اور روز کو مسکرا کر مخاطب کیا تھا فرحت کو بھی کسی چیز کا شک بھی نہیں پڑا تھا کیونکہ وہ دونوں اس قدر نارمل رویے میں دوسرے سے بات کر رہے تھے شک کی تو کوئی ٹک ہی نہیں بنتی تھی۔

"ارے شائستہ تم نے روز کو تصویر دکھائی ہے؟"

فرحت یوں بولی جیسے کچھ یاد آ گیا ہو۔

"کونسی تصویر امی جان؟"

شائستہ نے حیران ہوتے ہوئے پوچھا

"ارے بھئی اپنے جزیل کی دلہن کی اور کس کی۔۔روز کو بھی تو اس کی بھابھی دکھانی ہے نا"

فرحت بہت خوشی سے کہہ رہی تھی روز کا تو صدمے سے برا حال تھا وہ کیسی کیسی آزمائشوں میں پھنسی ہوئی تھی یہ صرف وہ اور اس کا رب ہی جانتا تھا کوئی بھی اس دنیا میں اس کا ہمدرد نہ تھا نہ ہی کوئی ایسا انسان تھا جس سے وہ اپنے دل کی تمام باتیں بغیر کسی خوف و ڈر کے کر سکتی تھی۔۔ایسا روز کو لگتا تھا۔

"امی جان وہ تو اس وقت میرے موبائل میں موجود نہیں ہے میں لیپ ٹاپ سے بعد میں دکھادوں گی ٹھیک ہے روز؟"

شائستہ نے بات سنبھالتے ہوئے کہا تھا روز نے بھی بس سر اثبات میں ہلا دیا تھا کسی قسم کا جوش یا غم ظاہر نہیں ہونے دیا تھا شاید اس پر بھی جزیل کا اثر پڑتا جا رہا تھا جو سب کچھ جانتے ہوئے بھی خود کو انجان ظاہر کرنے میں ماہر تھا۔۔

"ہاں روز بات نہیں ہوئی ہے تمہاری انور سے یا کلثوم سے وہ لوگ آرہے ہیں عید پر کیا؟"

فرحت نے بھی موضوع بدلتے ہوئے کہا تھا۔۔

"میری ان سے اس سلسلے میں تو کوئی بات نہیں ہوئی ہے شاید بابا جان آپ کو سرپرائز دینا چاہ رہے ہوں یا شاید ان کا بھی کوئی پروگرام نہ بنا ہو"

روز نے نارمل ہوتے ہوئے کہا تھا اتنے میں سنی وہاں آ پہنچا اور آ کر روز سے مخاطب ہوا

"روز آپی آپ کے موبائل پہ کال آ رہی تھی"

"میں ذرا دیکھ لوں کس کی کال آئی ہے"

روز کو سنی کو یوں اچانک دیکھ کر بہت خوشی ہوئی تھی شاید پہلی مرتبہ اسے اپنا بھائی اتنا اچھا لگا تھا وہ تو پہلے ہی کوئی بہانہ سوچ رہی تھی وہاں سے جانے کا کیوں کہ اس سے اپنے آنسوؤں پر اختیار حاصل نہیں تھا اور فرحت کی بات سن پر تو وہ بالکل بے اختیار ہو کر باہر آنے کو تھے۔

"امی جان آپ بھی حد کرتی ہیں۔۔ کونسی ہے جزیل کی دلہن اور آپ نے روز کے سامنے ضرور ایسی کوئی الٹی بات کرنی تھی جبکہ ایسی کوئی بات ہے ہی نہیں"

روزینہ اور سنی کے جاتے ہی شائستہ اپنی ماں سے مخاطب ہوئی تھی اس کا لہجہ نارمل تھا لیکن شاید الفاظ تھوڑے تلخ تھے اور اس کی وجہ یہی تھی کہ وہ روز اور جزیل کے نکاح کے بارے میں سب کچھ جانتی تھی اور وہ تو یہ بھی جانتی تھی کہ دونوں کی آنکھوں میں محبت کے دیے جلتے ہیں اور وہ ایک دوسرے کے لئے ہی ہیں۔۔۔ بس اب اسے بڑی بہن ہونے کا حق ادا کرنا تھا۔۔

"تمہیں کیا مسئلہ ہے میں نے سوچا جزیل کی پسند کے بارے میں تو ہم جانتے ہیں ہی کیوں نہ روز کے بارے میں بھی پتہ کر لیا جائے کہ اس کا اس معاملے میں کیا خیال ہے تا کہ ہمیں پتہ چل جائے نہ یہ نہ کہ ہم اپنی جزیل کی محبت کی وجہ سے مجبور ہو کے روز کا رشتہ مانگیں اور اس کا باپ ہمیں انکار کر دے کتنی شرمندگی ہو گی پھر مجھے۔۔"

وہ شائستہ کے سامنے اپنا مدعا بیان کر رہی تھیں۔

"اوہو امی آپ بھی تو عجیب باتیں کرتی ہیں جو تعلق، جو رشتے اللہ تعالی نے پہلے سے ہی بنا دیے ہوں وہ بھلا کیسے ختم ہو سکتے ہیں اور ویسے بھی جہاں تک میرا خیال ہے روز بھی جزیل سے ہی محبت کرتی ہے۔۔"

شائستہ نے کوشش کی تھی کہ وہ ڈھکے چھپے الفاظ میں فرحت کو سچائی بتا سکیں لیکن وہ بھی اس کی ماں تھی اس کی باتوں کو گہرائی سے سن رہی تھیں اور اچانک اچھنبے سے انہوں نے شائستہ کو مخاطب کیا۔

"پہلے سے بن چکے ہوں سے کیا مراد ہے تمہاری ہاں؟"

"امی جان میرا مطلب یہ تھا کہ محبت بھی تو اللہ تعالی کی دین ہے نا تو اگر دونوں ایک دوسرے سے محبت کرتے ہیں۔۔۔ تو ہمیں بھی ان کے رشتے پر کوئی اعتراض نہیں ہونا چاہیے روز کا تو مجھے نہیں پتہ مگر اپنے جزیل کی میرا رگ رگ سے واقف ہوں اور میں جانتی ہوں کہ وہ جس چیز کو حاصل کرنے کا ارادہ کر لیتا ہے پھر اسے حاصل کر کے ہی چھوڑتا ہے۔ اور یہ تو بات بھی پھر اس کی محبت کی ہے جو اس کی ضد اور جنون بن چکی ہے۔۔ امی جان میری طرح آپ بھی تو اس کی محبت سے واقف ہے نا وہ بہت چھوٹی عمر کا تھا جب سے وہ روز سے محبت کرتا ہے۔۔۔"

شائستہ نے بڑے پیار سے یہ بات سمجھائی تھی اسے یہی لگا تھا کہ فرحت بھی بات کو سمجھ چکی ہیں۔

"ویسے شائستہ تمہیں کیسے پتہ کہ روز بھی جزیل کو ہی پسند کرتی ہے؟"

فرحت نے سنجیدگی سے اس کو دیکھتے ہوئے کہا تھا۔

"ارے امی جان آپ کو ابھی ابھی والے واقعے سے اندازہ نہیں ہوا جیسے ہی آپ نے جزیل کی دلہن کے بارے میں کہا روز کے چہرے کا رنگ اڑ گیا تھا مانو جیسے مانند پر گیا ہو چاند سا تو ہے اس کا چہرا ماشاء اللہ اور ایک دم سے ساری چمک اس کے چہرے کی مرجھا سے گئی تھی اور وہ نہیں دیکھا کہ کیسے وہ بس سن کے آتے ہی جلدی جلدی بھاگنے کے لیے دوڑی جیسے نجانے کب سے وہ یہاں سے بھاگنا ہی چاہ رہی تھی"

"نہیں میں نے تو اس طرف دھیان ہی نہیں دیا مگر وہ نظریں پھیرنا اور پھر رنگ بدل جانا وہ تو میں نے بھی خاص طور پر محسوس کیا تھا چلو یہ تو اور بھی اچھی بات ہے کہ میری پیاری بہو بھی میرے بیٹے سے اتنی ہی محبت کرتی ہے جتنی وہ کرتا ہے۔۔"

فرحت مسکرا کر بولی تھی اور شائستہ بھی ان کی بات پر مسکرا دی تھی۔

www.kitabnagri.com

"اچھا امی جان آپ اب اس بات کا ذکر جزیل سے بالکل مت کیجئے گا ٹھیک ہے میں پھر سموسے دیکھ لوں ذرا۔۔"

شائستہ وہاں سے اٹھتے ہوئے بولی تھی

"ہاں اور کل تم نے جو شربت بنایا تھا نہ آج بھی وہی بنانا مجھے وہ بہت پسند آیا تھا۔۔"

"جی امی جان میں وہی بنا دیتی ہوں"

شائستہ مسکرا کر بولی تھی اور ان کے کمرے سے باہر نکل گئی تھی جبکہ فرحت جائے نماز بچھا کر نماز پڑھنے کے ارادے سے کھڑی ہو گئی تھی

"جی شائستہ باجی آپ نے مجھے بلایا؟ "

جزیل نے افطاری کے بعد اس کے کمرے میں آتے ہی پوچھا تھا۔۔

"ہاں ادھر آؤ بیٹھو ذرا اور مجھے بتاؤ کہ اب آگے تمہارا کیا ارادہ ہے دیکھو میرے ساتھ زیادہ ڈرامے بازی کرنے کی ضرورت نہیں ہے مجھے سچ سچ بتا دو کہ تم نے آگے کے لیے کیا سوچا ہے۔۔؟"

شائستہ نے لگی لپٹی لگائے بغیر کہا تھا وہ جانتی تھی کہ جزیل ڈرامے کرنے میں بہت ماہر تھا۔۔

www.kitabnagri.com

"شائستہ باجی کونسے ارادے بھئی کیا کرنا ہے میں نے آگے کیا مطلب ہے اس بات کا؟"

جزیل نے ٹھان رکھی تھی کہ جب تک کوئی اسے دس بارہ دفعی نا کہہ دے وہ بھی اپنے ڈرامے بازی سے باز نہیں آئے گا۔

"جزیل میں تمہاری عمر اور قد کا لحاظ کئے بغیر تمہارے منہ پر رکھ کے لگاؤں گی۔۔ جلدی بولو"

شائستہ نے غصے سے دانت پیستے ہوئے کہا تھا جزیل بھی اب سنجیدہ ہوا تھا کیونکہ وہ جانتا تھا کہ اس کی بڑی بہن بھی آخر اس کی بڑی بہن تھی جو کہتی تھی کر کے چھوڑتی تھی۔

"دیکھیں آپی میں سچی اور سیدھی بات کروں گا میں کئی عرصہ پہلے آپ کو اور امی کو سارے باتیں درست بتادی تھیں۔اور یہ بھی آپ کو بتانے کی ضرورت نہیں ہے کہ میں بچپن سے اپنی ہر چھوٹی سے بڑی بات آپ سے ہی شیئر کرتا ہوں۔۔آپی آپ جانتی ہیں سب کچھ۔۔۔آپ میری محبت سے بے خبر نہیں ہیں۔۔۔میں نے نکاح تو کرنا ہی روز سے تھا آج نہیں تو کل یا جب بھی کرنا تو میں نے اسی سے تھا نہ تو اب جیسے بھی ہوا اور جو بھی ہوا ہمارا نکاح ہو چکا ہے وہ بھی گواہان کی موجودگی میں اور ہم دونوں اب شرعی لحاظ سے میاں بیوی ہیں اور میں کسی بھی حال میں اب روز کو نہیں چھوڑوں گا چاہے انور ماموں اس بات سے رضامند ہوں یا نہ ہوں میں روز کو کبھی نہیں چھوڑوں گا"

"اور اگر انور ماموں واقعی ہی نہ مانے اور انہوں نے روز کو بلیک میل کرنا شروع کر دیا تو؟؟ تو تم کیا کرو گے جزیل؟؟؟"

شائستہ اسے جانچتی ہوئی نگاہوں سے دیکھتے ہوئے بولی تھی وہ شاید معلوم کرنا چاہتی تھی کہ جزیل کس حد تک روز کے بارے میں سنجیدہ ہے

"میں اپنی بات دوہرانے کا قائل نہیں ہوں میں روز کو اب کبھی بھی اپنے سے جدا نہیں کر سکتا کیونکہ میں اب اس کے بغیر جینے کا تصور بھی نہیں کرنا چاہتا اور میں کر بھی نہیں سکتا کیونکہ میں اس سے بہت سچی اور بہت گہری محبت کرتا ہوں اور یہ محبت آج سے نہیں ہے بلکہ کئی سالوں سے ہے شاید تب سے جب مجھے محبت کے معنی بھی

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

نہیں معلوم تھے لیکن میری زندگی کی سب سے بڑی سچائی یہی ہے کہ مجھے اگر محبت ہوئی ہے تو وہ روزینہ انور سے ہوئی ہے اور وہ محبت بھی جنون اور عشق کی حد تک ہوئی ہے۔"

جزیل سنجیدگی سے اپنے دل کی بات کہہ رہا تھا اور اسی کے سامنے کہہ رہا تھا جس کے سامنے وہ بچپن سے اپنے دل کی ساری باتیں کرتا آیا تھا اور جہاں اسے خوف نہیں تھا کہ کوئی اس کی باتوں کا غلط مطلب لے گا یا اس کی باتوں کے ساتھ مزید باتیں لگا کر آگے پہنچا دے گا

"جزیل کیا تم واقعی ہی روز کے لئے اتنے سنجیدہ ہو؟"

شائستہ نے ایک بار کنفرم کر لینا ضروری سمجھا تھا کیونکہ یہ ان دونوں کی زندگیوں کا بہت بڑا فیصلہ تھا۔۔

"ہنڈریڈ اینڈ ٹین پرسنٹ"

جزیل نے ہونٹوں پر گہری مسکراہٹ لیے کہا تھا یہ مسکراہٹ شاید روز کا خیال آتے ہی خود بخود اس کے ہونٹوں پر رقص کرنے لگتی تھی۔۔۔

"چلو ٹھیک ہے میرے بھائی لگتا ہے تم کسی کام سے نہیں بلکہ ہر کام سے گئے ہو۔۔۔"

شائستہ مطمئن ہوتے ہوئے ہنستے ہوئے بولی تھی

"پر آپی جان۔۔۔ فکر نہیں کریں میں جورو کا غلام نہیں بنوں گا۔۔"

جزیل بھی ہنستے ہوئے بولا تھا اس کی بات پر ان دونوں بہن بھائی کا قہقہہ نکلا تھا۔

"چلو اب دفع ہو جاؤ اور روز کو بھیجو میرے پاس"

شائستہ نے مسکرا کر کہا تھا وہ بہت مطمئن ہو گئی تھی کہ اس کا بھائی اس کی بھابھی کو ہمیشہ خوش رکھے گا اور وہ روز کو کسی کے بھی دباؤ میں آ کر تنہا نہیں کرے گا۔۔

"ویسے آپی اصولاً تو آپ کو روز کو میرے پاس بھیجنا چاہیے"

جزیل شرارت سے بولا تھا شائستہ اس کی بات پر قہقہہ لگایا تھا اور پھر اپنا جوتا اتار کر ہاتھ میں پکڑ لیا تھا

"اسے بلا کر لاتے ہو یا میں ؟؟؟"

شائستہ نے اسے شرارت سے دیکھتے ہوئے پہلے جوتے کی طرف اور پھر جزیل کو سوالیہ نظروں سے دیکھتے ہوئے کہا تھا۔

"جا رہا ہوں آپی آپ تو ہر بات کو بہت سنجیدگی سے لے لیتی ہیں۔۔"

جزیل نے وہاں سے جانے میں ہی اپنی عافیت جانی تھی اور وہ چپ چاپ وہاں سے نکل گیا تھا

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

"جی شائستہ آپی آپ نے مجھے بلایا؟"

روز نے اس کے کمرے میں آ کر پوچھا تھا شائستہ نے اسے اندر آنے کا اشارہ کیا وہ شائستہ کے کمرے میں رکھے ہوئے کاؤچ پر بیٹھ گئی تھی اور اس کا دل بہت گھبرا رہا تھا کہ نجانے شائستہ اس سے کیا بات کرنے والی ہے۔۔

"روز سب سے پہلے تو میں تمہیں یہ کہوں گی کہ اس وقت تم مجھے اپنی کزن نہیں بلکہ اپنے بڑی بہن سمجھو اور اپنی دل کی تمام باتیں بغیر اس خوف کے کہ تمہاری باتوں کا میں غلط مطلب نہ لے لوں اس کے مجھے ساری باتیں سچ سچ بتاؤ۔۔"

شائستہ نے بڑے پیار اور نرمی سے اس سے بات کا آغاز کیا تھا وہ چاہتی تھی کہ روز بغیر کسی خوف و ڈر کے اپنے دل کا تمام بوجھ ہلکا کر لے اور اپنے دل کا غبار باہر نکال دے کیونکہ وہ اکثر دیکھا کرتی تھی کبھی روز بہت گم صم ہوا کرتی تھی اور پریشان بھی آج اس نے سوچ لیا تھا کہ روز کے ساتھ اس کی تمام پریشانیاں بانٹے گی۔۔

"کونسی باتیں آپی آپ مجھ سے جو پوچھیں گی میں آپ سے وعدہ کرتی ہوں کہ سچ سچ بتاؤں گی"

شائستہ کی بات اور لہجے سے شائستہ روز کو بہت اپنی اپنے لگنے لگی تھی وہ پہلے بھی شائستہ کا بہت احترام کیا کرتی تھی اور شائستہ اسے بہت اچھی لگا کرتی تھی مگر آج کچھ اور ہی بات تھی جو شائستہ اسے اپنی ہمدرد نظر آ رہی تھی وہ اس سے اپنے دل کی تمام باتیں کر دینا چاہتی تھی۔۔ جو اس نے آج سے پہلی کبھی بھی کسی سے نہیں کی تھیں۔

"شائستہ آپی مگر مجھ سے ایک وعدہ کرنا ہو گا آپ کو"

روز نے ڈرتے ڈرتے اس سے کہا تھا۔۔

"ہاں بولو گڑیا؟"

شائستہ نے پیار سے اسے بولنے کی اجازت دی تھی وہ "شائستہ آپی یہ کہ آپ اس وقت جزیل کی نہیں بلکہ یوں خیال کریں جیسے آپ میری بہن ہیں اگر واقعی آپ یوں خیال کریں گی تو مجھے بھی اپنی تمام دل کی باتیں کہنے میں

بہت آسانی ہو گی یقین کریں میں برسوں سے کوئی ایسا ہمدرد انسان تلاش کر رہی ہوں جو میری باتیں سن سکے ویسے تو میں اپنے دل کی تمام باتیں اس سے شیئر کرتی ہوں جو پہلے ہی میرے دل کی تمام باتیں جانتا ہے اور وہ ذات اللہ ہی کی ہے"

روزینہ نے اسے سوالیہ نظروں سے دیکھا تھا۔

"ہاہاہا میں وعدہ کرتی ہوں کہ اس وقت میں تمہاری باتیں یوں سنوں گی جیسے میں جزیل کی نہیں بلکہ تمہاری بہن ہو اور یاد رکھو روز میں وعدہ نہ بھی کروں تو میں کبھی یہ نہیں کرتی کہ اپنی بھائی کی محبت میں تمہارے محبت کو بھلا دیتی۔۔یقین کرو تم چاہے پردیس میں رہتی ہو اور ہم سے تمہارا تعلق بہت غیروں جیسا ہو گیا ہے مگر تمہاری اہمیت اور ہمارے دلوں میں تمہارے لیے پیار ویسا کا ویسا ہے۔۔"

شائستہ نے اسے سچی بات بتائی تھی روز بھی اس کی باتیں سن کر مطمئن ہو گئی تھی۔۔

"اچھا یہ بتاؤ تمہیں کبھی کسی سے محبت ہوئی ہے؟"

شائستہ شاید چیک کرنا چاہتی تھی کہ واقعی ہی روز اسے اب ساری سچائی۔۔۔اپنے دل کی باتیں سچ سچ بتائے گی یا نہیں۔۔

"جی مجھے ایک محبت ہوئی تھی اور وہی میری زندگی کی پہلی اور آخری محبت ہے"

روزینہ نے نظریں جھکاتے ہوئے کہا تھا

"اچھا تو کیا میں یہ جان سکتی ہوں کہ اس خوش قسمت کا نام کیا ہے؟"

شائستہ نے لہجے میں تھوڑی شرارت شامل کر کے پوچھا تھا

"شائستہ آپی پکا نہ آپ مائنڈ تو نہیں کریں گے نہ؟ روز نے پھر سے ڈرتے ہوئے پوچھا تھا

"ارے بھائی اب کیا اسٹامپ پیپر پر لکھ کے دوں تمہیں؟"

شائستہ نے اکتاتے ہوئے کہا تھا مگر اس نے اپنے اکتاہٹ اس پر ظاہر نہیں ہونے دی تھی

"شائستہ آپی دراصل بات یہ ہے کہ مجھے محبت جس شخص سے ہوئی ہے وہ آپ کا بہت قریبی انسان ہے۔۔۔"

روزینہ نے شاید یہ فیصلہ کیا تھا کہ وہ شائستہ کو ساری بات قسطوں پر بتائے گی جس طرح شائستہ اس سے ساری حقیقت جاننے کے لیے اتنے پر جوش تھی وہ شاید اتنا ہی شائستہ کے صبر کا امتحان لینا چاہتی تھی۔۔

"اچھا بتاؤ کون ہے وہ؟"

شائستہ نے اپنا لہجہ نارمل رکھتے ہوئے کہا تھا

"وہ دراصل شائستہ آپی میں ناجزیل سے بہت۔۔۔۔"

اس نے اپنی بات ادھوری چھوڑ دی تھی اور شائستہ کا ری ایکشن دیکھنے لگی جس کا چہرہ اپنے ہنسی کنٹرول کرتے کرتے سرخ ہو چکا تھا

"کیا بات ہے شائستہ آپی؟ آپ کیوں لال ہو رہیں ہیں؟؟ کیا آپ کو مجھ پر غصہ آرہا ہے؟؟؟ دیکھیے میں نے پہلے ہی آپ سے وعدہ لیا تھا کہ آپ مائنڈ نہیں کریں گی دیکھ لیں آپ اپنا وعدہ توڑ رہی ہیں۔۔"

اس کی بات کے اختتام پر شائستہ کا فلک شگاف قہقہہ بر آمد ہوا تھا جسے اس نے شدید حیرت سے دیکھا تھا وہ تو سوچ رہی تھی کہ شائستہ نہایت غصے کا اظہار کرے گی اور وہ کتنی ہی دیر تک شائستہ کو ہنستا ہوا دیکھتی رہی تھی۔۔۔

"دیکھا میں نے کہا تھا آپ مذاق ہی اڑائیں گیں میرا۔۔"

وہ منہ پھولا کر کہتی ہوئی آج جزیل کی طرح شائستہ کو بھی بہت حسین لگی تھی۔اور لگتی بھی کیوں نہ اس کے بھائی کی بچپن کی پسند تھی۔۔۔

"اچھا سوری"

شائستہ نے ہنستے ہوئے کہا تھا۔

"کتنی بری بات ہے ویسے"

روز نے مزید خفا ہوتے ہوئے کہا تھا شائستہ کو اب تھوڑا سنجیدہ ہونا ہی پڑا تھا وہ نہیں چاہتی تھی کہ روز اس سے ناراض ہو کر وہاں سے چلی جائے۔

"تمھیں یہ بات کنفرم ہے میرا مطلب ہے کہ کہیں ایسا نہ ہو کہ تم وقتی پسند کو محبت کا نام دے رہی ہو۔۔"

شائستہ نے اسے جانچتے ہوئے پوچھا تھا۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

"آپی یہ کوئی آج کیا کل کی بات نہیں ہے اس بات کو کئی عرصہ بیت چکا ہے۔۔۔پر یقین جانیں۔۔۔میری بچپن کی محبت ہے آپ کا بھائی پر مجھے تو یہ لگتا ہے کہ وہ دنیا کا سب سے زیادہ کھڑوس انسان ہے۔۔۔مطلب آپی یہ کیسے ممکن ہے کہ اسے تب سے لے کر آج تک اس بات کا احساس نہ ہوا ہو۔۔۔ایک بار بھی نہ ہوا ہو۔۔"

روز نے سچے دل سے کہا تھا۔۔۔

"ھاھا چلو اس کو چھوڑو یہ بتاؤ تم نے آج تک کسی اور سے یہ بات شیئر کی ہے؟"

شائستہ نے اس سے یہ پوچھنا ضروری سمجھا تھا۔۔

"آپی اگر سچ کہوں تو وہ پہلی انسان آپ ہی ہیں جس سے میں نے اپنی زندگی کا سب سے بڑا راز شیئر کیا ہے ورنہ تو میں ہمیشہ سے اپنی ساری باتیں اللہ سے ہی شیئر کرتی ہوں۔۔"

"ہاں اور یہ اس کا حق ہے کہ دل کی تمام باتیں اسی سے شئیر کی جائیں۔جانتی ہو وہ تو چُھپا ہمدم ہے۔۔"

شائستہ نے مسکرا کر کہا تھا۔

"وہ کیسے آپی؟"

روز الجھ گئی تھی اس کی بات سے۔

"ارے بھئی بہت آسان مطلب ہے اس بات کا۔اللہ ہمارا چھپا ہمدم ہوتا ہے وہ ہر پل ہمارے ساتھ ہوتا ہے وہ ہمارے جیسے تو نہیں ہے نا کہ جب دل کیا یاد کر لیا جب کوئی ضرورت محسوس ہوئی تو اللہ کو یاد کر لیا وہ تو ہر پل ہمارے ساتھ ہوتا ہے ہر پریشانی اور ہر خوشی میں بھی ہمارا ساتھ دیتا ہے۔۔وہ چھپکے سے تمام معاملات میں

ہماری مدد کر دیتا ہے اور ہم اتنے نادان ہیں کہ ہمیں اس بات کا علم تک نہیں ہوتا۔۔۔ دراصل بات یہ ہے کہ ہم بہت ناشکرے انسان ہیں۔۔۔"

شائستہ نے مسکرا کر اپنی بات مکمل کی تھی۔۔

"آپی مجھے تو اس بات کا کبھی احساس نہیں ہوا۔۔۔ کتنی صحیح اور گہری بات کی ہے آپ نے واقعی ہم لوگ بہت ناشکرے ہیں ہم لوگ تو کبھی اس بارے میں سوچتے ہی نہیں اور ہر وقت اس سے گلے شکوے کیے رہتے ہیں۔۔۔"

روز نے سچ کہا تھا۔۔

"ہاں میں نے بھی کچھ سال پہلے ہی یہ بات بہت گہرائی سے محسوس کی تھی۔۔ جانتی ہو کب؟"

شائستہ نے اسے سوالیہ نظروں سے دیکھتے ہوئے پوچھا۔

"بتائیں آپی کب اور کیسے؟؟"

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

"روز تمہیں پتا ہے جب میرے شوہر کا انتقال ہوا تھا تب میں نے خود کو بہت اکیلا اور بہت تنہا محسوس کیا تھا۔۔۔ اس کی جدائی نے مجھے میری رب کے بہت قریب کر دیا تھا۔ تب میں نے یہ حقیقت جانی کہ وہ اللہ ہی کی ذات ہے جو ہر پل ہر دم ہمارے ساتھ ہوتی ہے۔۔ بے شک وہ چھپا ہمدم ہے۔۔۔ وہ ہر معاملے میں ہمارا بھرپور ساتھ دیتا ہے۔۔۔ ہاں یہ لازم ہے کہ وہ معاملہ بھلائی کا ہو۔۔۔ پتا ہے وہ تو چھپ کر ہر معاملے میں ہماری یوں مدد کرتا ہے کہ ہمیں احساس تک نہیں ہوتا۔۔۔"

"کیا سچ میں آپی؟"

روز نے حیران ہوتے ہوئے پوچھا تھا اسے یقین نہیں آیا تھا کہ آج تک اسے اس بات کا احساس کیوں نہیں ہوا تھا۔

"جی ہاں اور تم نے خود بھی فیل نہیں کیا؟؟ تمہارے معاملے میں بھی تو ایسے ہی ہے بلکہ اللہ تو ہر ایک کی زندگی میں ایک چھپے ہمدم کی طرح موجود ہے۔۔ جو ہر کسی کی ہر طرح سے مدد کرتا ہے اور مدد کرتے ہوئے یہ نہیں دیکھتا کہ وہ بندہ اس کا کتنا گناہگار ہے وہ تو بس یہ دیکھتا ہے کہ وہ بندہ اس کا اپنا بندہ ہے جسے وہ ستر ماؤں سے بھی زیادہ پیار کرتا ہے۔۔۔"

شائستہ اسے بتایا تھا۔۔

"میرے معاملے میں کیسے؟"

روز نے مزید حیران ہوتے ہوئے پوچھا تھا۔۔

"دیکھو تم محبت کرتی ہو ناجزیل سے اور کتنے عرصے سے یہ تمہارے علاوہ تمہارا رب جانتا تھا نہ اور تمہارے رب نے دیکھو تمہاری دعائیں تمہارے فریادیں کس طرح قبول کر لیں اور کس طرح ایسا راستہ بنا دیا کہ جو کسی کی سوچ میں بھی نہیں آسکتا تھا۔۔۔ اب ہر کسی کے نکاح یہ تھانے میں تو ہوتے نہیں ہیں اور تم دیکھو تمہارا تمہارے رب سے رابطہ تعلق کتنا قریبی ہے نا کہ اس نے تمہاری تمام دعاؤں پر کن کہہ دیا۔۔۔

وہ تمہاری زندگی میں بھی تمام انسانوں کی زندگی کی طرح ایک چھپے ہمدم کے روپ میں موجود ہے۔۔ مگر اس بات کو محسوس کرنا بھی ہر کسی کے بس کی بات نہیں۔۔اب سمجھ آئی تمھیں میری بات ہاں؟؟"

روز کو توسب سمجھ آگیا تھا اس نے تو سوچ لیا تھا کہ وہ یہاں سے جا کر پہلی فرصت میں اپنے پیارے اللہ تعالی کا شکر ادا کرے گی۔۔

"جی آپی میں سمجھ گئی۔۔۔"

"ہاں شاباش اور تم اس معاملے میں بھی فکر مند ہونا چھوڑ دو میں نے اکثر دیکھا ہے تم بہت پریشان ہوتی ہو اب یہ سارا معاملہ اپنے چھپے ہمدم پہ ہی چھوڑ دو۔۔۔"

شائستہ نے مسکرا کر کہا تھا وہ روز کو بھی خوش دیکھ کر مطعین ہو گئی تھی۔۔

"اوکے آپی میری ذرا عشاء کی نماز رہتی میں وہ پڑھ لوں "

روز نے کھڑے ہوتے ہوئے کہا تھا

"ہاں جاؤ اور میری باتوں کا دھیان رکھنا"

شائستہ نے مسکرا کر کہا تھا روز بھی کمرے سے باہر جانے کے لئے نکلی اور وہاں پہلے سے موجود کھڑے جزیل کو دیکھ کر حیران رہ گئی تھی۔۔

"تم یہاں کیا کر رہے ہو اور یوں دروازے سے کان لگا کر کیوں کھڑے تھے ہاں؟؟"

روز نے شدید حیرت سے جزیل کو دیکھا تھا جو معصوم بننے کی ناکام کوشش کر رہا تھا اور تب سے شائستہ کے کمرے میں ہونے والی روز اور شائستہ کی تمام باتیں سن چکا تھا۔۔۔ وہ تو پہلے سے ہی جانتا تھا کہ روز اسے کتنی گہری محبت کرتی ہے پر اس نے روز پر یہ ظاہر نہیں ہونے دیا تھا کہ اسے اس کی محبت کے بارے میں معلوم ہے۔۔ اور اب بھی سوچ رہا تھا کہ کیا عذر پیش کرے اور روز کا شک دور کرے۔۔

" نظر نہیں آرہا کیا یہاں سے گزر رہا تھا بس اور تم تو ایسے شک کر رہی ہو جیسے میں نے پتا نہیں کیا کر دیا ہو "

جزیل اس کے سامنے آ کر کھڑا ہو گیا تھا۔۔ اور اس نے بالکل ایسے ظاہر کیا تھا جیسے واقعی اس نے شائستہ اور روز کے درمیان ہونے والی باتیں سنی ہی نہ ہوں۔۔ اور ہماری پیاری سی معصوم سی روزینہ اسے واقعی ہی اندازہ نہیں ہوا۔۔۔

"ہاں ٹھیک ہے۔۔"

روز کہہ کر وہاں سے جانے لگی تھی جزیل نے بھی ایک لمحے میں شکر ادا کیا تھا کہ روز بغیر کسی تفتیش کے وہاں سے جانے لگی تھی لیکن وہ اگلے ہی لمحے مڑی تھی اور مڑ کر دوبارہ جزیل سے مخاطب ہوئی۔۔

"وہ جزیل مجھے تم سے ایک بات کرنی ہے۔۔"

"ہاں بولو۔۔۔"

"چلو رہنے دو میں شائستہ آپی سے کر لوں گی او کے بائے"

روز اسے اپنی طرف توجہ سے دیکھتا ہوا پا کر وہاں سے شرارت سے بھاگ گئی تھی اور جزیل وہ اس کی اس شرارت پہ ہنس دیا تھا کیونکہ روز جانتی تھی کہ جزیل کو بہت غصہ آتا تھا جب کسی بات کا ذکر یوں سسپینس میں کر کے پھر بعد میں بتائی نہ جاتی تھی۔۔۔ جزیل بس مسکرا کر اسے جاتا ہوا دیکھ کر رہ گیا تھا۔۔ عجیب بات تھی کہ اسے روز کی ہر شرارت عزیز تھی اور اسے کبھی روز پر غصہ نہیں آسکتا تھا۔۔

"یا اللہ میں تیرا جتنا بھی شکر ادا کروں وہ تو بہت کم ہے یا اللہ مجھے تو آج شائستہ آپی کی باتوں سے احساس ہوا ہے کہ میں کتنی ناشکری ہوں میں نے تو اس بات کا شکریہ ادا نہیں کیا۔۔۔ آپ نے میری برسوں پرانی محبت کو میرا محرم بنا دیا۔۔۔ یا اللہ میں تیری شکر گزار بندی ہوں اور میں ہمیشہ تجھ سے ہی اپنی تمام تر آرزوئیں اور خواہشات کی تکمیل چاہوں گی۔ اور اگر کسی معاملے میں ایسا نہ بھی ہوا تو بھی میں تیرا ہمیشہ شکر ادا کرتی رہوں گی کیونکہ میں یہ جانتی ہوں کہ میرے رب کے فیصلے کمال ہیں ان میں کوئی زوال نہیں۔۔"

وہ جائے نماز پر بیٹھ کر اپنے اللہ سے باتیں کر رہی تھی کہ اسے اپنے موبائل کی آواز آنے لگی موبائل پر اس کی ممی کی کال آرہی تھی اس نے اٹھ کر جائے نماز رکھا اور ممی کو کال کی جن کا فون اب بج بج کر بند ہو چکا تھا۔۔

"السلام علیکم ممی کیسی ہیں آپ اور بابا کیسے ہیں آپ لوگوں کا کیا پلان ہے آنے کا۔۔؟"

"وعلیکم اسلام میری جان ایک ساتھ ہی اتنے سوال کر دیتی ہو تم بھی۔۔۔ ہم دونوں ٹھیک ہیں اور انشاءاللہ چاند رات سے ایک دو دن پہلے تمہارے پاس ہوں گے تمہارے بابا جان نے ابھی ٹکٹس نہیں کروائیں مگر پروگرام تو یہی ہے۔۔"

"ارے واہ ممی یہ تو بہت خوشی کی بات ہے۔۔۔"

روز خوشی سے چہک کر بولی تھی وہ بھی اپنی ممی اور بابا جان سے بہت اداس ہو گئی تھی۔۔

"ہاں بیٹا اور ویسے بھی پھر عید کے بعد ہم لوگ واپس چلے جائیں گے تم دونوں کو لے کر اور پھر تمہارا نکاح بھی تو ہے۔۔۔"

انہیں شاید یہ لگا تھا کہ روز حذیفہ کے ساتھ نکاح کی بات بھول چکی ہو گی اس لئے انہوں نے دوبارہ ذکر کرنا ضروری سمجھا تھا۔۔

"جی ممی اوکے میں ذرا سونے لگی تھی نیند بہت آ رہی ہے آپ سے کل بات ہو گی۔۔"

روز نے بہانہ بناتے ہوئے کہا تھا حذیفہ کے ساتھ نکاح کا دوبارہ سے سُن کر اسے پھر سے بے چینی ہونے لگی تھی۔۔

ایک دو اور باتیں کر کے اپنی ممی کو اللہ حافظ کہہ کر وہ سونے کے لئے لیٹ گئی تھی اور اس نے نیند کی آغوش میں جانے سے پہلے صرف ایک بات کہی تھی

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

یا اللہ میں اپنے تمام معاملات کو تیرے سپرد کرتی ہوں کیونکہ میں جانتی ہوں کہ میرے تمام معاملات مجھ سے بہتر آپ ہی سنبھال سکتے ہیں۔۔

"جزیل بھائی سنیں تو "

سنی نے جزیل کو لاؤنج سے راہداری میں جاتے ہوئے دیکھا تو فوراً سے آواز لگائی۔۔

"ہاں بول پر یہ سن لے کہ موٹے میں تیرے لیے کچھ بھی نہیں لاؤنگا باہر سے۔۔"

جزیل نے وہاں سے واپس آتے ہوئے کہا تھا اور اس کے ساتھ صوفے پر براجمان ہو گیا تھا سنی اس کو شرارت سے تکی جا رہا تھا اور جزیل اس بات کو محسوس تو کر چکا تھا مگر اس نے ہمیشہ کی طرح اس پر ظاہر نہیں ہونے دیا تھا۔۔

"ہاں بول بھی کیا کہنا تھا؟"

جزیل اس کو دیکھتے ہوئے بولا تھا۔۔

بھائی آپ ذرہ میرے ساتھ تمیز سے مخاطب ہوں کیونکہ ہو سکتا ہے کہ اس بد تمیزی کی وجہ سے آپ کو بھاری نقصان اٹھانا پڑے"

سنی نے اس کو دیکھتے ہوئے شرارت سے کہا تھا جزیل اس کی بات سمجھ نہ پایا اس لیے اس کے کان پکڑ کر بولا۔۔

www.kitabnagri.com

"بیٹا یہ جو تری بد تمیزی ہے نا میں بھی بد تمیزی کر کے نکالوں گا"

جزیل بھی شرارت سے بولا تھا کیونکہ وہ شاید کچھ کچھ سمجھ چکا تھا۔۔

"کیا بھاری نقصان ہو گا ہاں بتا تو ذرا؟؟"

جزیل نے اس سے بات اگلوانے کا فارمولا نمبر ون اپلائی کیا تھا۔۔

"وہ تو آپ کو بعد میں پتا چلے گا خیر جزیل بھائی ایک بات بولوں"

سنی شرارت سے اس کو دیکھتے ہوئے بولا تھا۔۔

"ہاں بول اب کیا تجھے لکھ کے اجازت دیا کروں بولنے سے پہلے ؟؟"

جزیل اس کے ڈراموں سے تنگ آگیا تھا اور شاید یہی وہ موقع تھا جب وہ سمجھتا یا اس بارے میں سوچتا کہ جب وہ اتنے ڈرامے بلکہ ڈراموں سے آگے حد تک کی بات تھی اس کی تو۔۔ تو دوسروں پر کیا بیتتی ہو گی پر وہ بھی جزیل مصطفی تھا اسے کسی کی کوئی پرواہ نہیں تھی۔۔

"آپ نے تو بڑا لمبا ہاتھ مارا ہے"

سنی نے لمبا کو لمبا کرتے ہوئے اس کو شرارت سے دیکھتے ہوئے بولا تھا

"کیا مطلب ہے تیر المبا ہاتھ ہے تمیز سے بتا دے مجھے ؟"

جزیل نے حیرت سے اس کو دیکھتے ہوئے پوچھا تھا۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

"یہی کہ بھائی آپ نے تو میری آپی ہی پٹا لی"

سنی شرارت سے بولا تھا۔اس کی اس شرارت کے جواب میں جزیل نے اس کا منہ بہت زور سے بند کیا تھا۔

"کیا بکواس کر رہا ہے تو ہیں ؟؟ اور تجھے شرم نہیں آتی اپنے ہی بہن کے بارے میں ایسے باتیں کر رہا ہے ؟"

جزیل تھوڑا سخت لہجے میں بولا تھا کیونکہ سنی سے کوئی بعید نہیں تھی کہ وہ ابھی انور کو فون کر کے سب کچھ بتا دیتا۔۔

"اوہ یہ تو میری غیرت کا معاملہ ہے ہاں بھائی آپ کو شرم نہیں آئی میری بہن کے ساتھ فرار ہوئے تھے آپ؟"

وہ اس کا ہاتھ اپنے ہونٹوں سے ہٹاتے ہوئے بولا تھا لیکن جزیل کو اپنی طرف گھورتا ہوا دیکھ کر تھوڑا آہستہ آواز میں بولا تھا یوں جیسے وہ سرگوشی کر رہا ہو۔۔

"شرم کر سنی میں فرار نہیں ہوا اس کے ساتھ۔۔اور تجھے کیا پتا ہے جتنا شوخا بنا ہوا ہے تو؟؟"

جزیل اس کو دیکھتے ہوئے پوچھا تھا۔۔

"بس یہی کہ آپ دونوں کا انتہائی ذلالت کے رویے برداشت کرنے کے بعد تھانے میں ہی نکاح کر دیا گیا اور پھر گھر آئے تو شائستہ آپی نے بھی اچھی خاصی واٹ لگائی۔۔"

سنی ہنستے ہوئے بولا تھا اور وہ ہنستے ہوئے اتنا پیارا اور معصوم لگ رہا تھا کہ اس کے انداز بیان پر جزیل کی بھی ہنسی نکل گئی اور وہ دونوں ہنسنا شروع ہو گئے۔

"چل اب کسی اور کو مت بتائیں ٹھیک ہے۔۔"

جزیل نے اس کے بال خراب کرتے ہوئے کہا تھا۔۔

"کسی کو نہ بتانے کا مجھے کیا ملے گا؟؟"

سنی نے اس کو گھورتے ہوئے کہا تھا۔۔

"تجھے تو میں ایسا اچھا پر دوں گا نہ کہ یاد رکھے گا۔۔"

وہ بس دل میں ہی کہہ پایا تھا کیونکہ اگر زبان سے کہہ دیتا تو سنی ابھی جا کر پورے خاندان میں ڈھنڈورا پیٹ کے آ جاتا۔۔

"تجھے بہت جلد تیرا گفٹ مل جائے گا ٹھیک ہے چل میں جا رہا ہوں بائے"

وہ جاتے جاتے اس کے بال خراب کرنا نہ بھولا تھا اسے سنی نے غصے سے گھورا تھا جو پلک جھپکتے ہی وہاں سے غائب ہو گیا تھا۔۔۔

جزیل اپنے موبائل پر روز کا میسج دیکھ کر حیران ہوا تھا۔۔ جس نے اسے چھت پے آنے کا کہا تھا

"ہاں روز بولو؟"

اس کے آواز دینے پر روز نے اپنا رخ اس کی طرف کیا تھا اس کی آنکھیں آج پھر رونے کی وجہ سے سرخ ہوئی تھیں اور آنکھوں میں سرخ لکیریں صاف واضح تھیں۔۔ مگر جزیل نے پھر سے محسوس تو بہت گہرائی سے کیا تھا لیکن روز پر کچھ ظاہر نہیں ہونے دیا تھا

"آج تو خیر ہو آج تو تم نے مجھے چھت پر بلایا ہے کوئی خاص بات کرنی تھی کیا؟"

جزیل نے شوخ ہوتے ہوئے اس سے پوچھا تھا۔۔

"جزیل مجھے تم سے ایک چیز چاہیے اور مجھے پوری امید ہے تم بغیر کوئی سوال کیے مجھے وہ دے دو گے۔۔"

روز نے ہمت کرتے ہوئے اسے کہا تھا اور آج اسے بہت مجبور ہو کر یہ فیصلہ کرنا پڑا تھا کیونکہ آج پھر ممی نے اسے فون کر کے اپنے آپ کو دماغی طور پر حذیفہ سے نکاح کے لئے تیار ہونے کو کہا تھا۔۔وہ اس وقت اپنے آپ کو بہت تنہا اور بہت لاچار محسوس کر رہی تھی لیکن وہ یہ بھی جانتی تھی کہ اس کا چھپا ہمدم اس کے لئے جو بھی کرے گا وہ بہترین ہو گا اس کے حق میں۔۔۔اس نے اپنے آپ سے وہ مشکل سوال پوچھا تھا جو دنیا کی ہر لڑکی کے لیے سب سے مشکل ترین سوال ہوتا ہے ماں باپ یا محبت اور اس نے بھی تمام اچھی لڑکیوں کی طرح ماں باپ کو چن کر اپنی محبت کو قربان کر دیا تھا۔۔

"ہاں بولو ایسی بھی کیا بات ہے جو تمہیں اتنی تمہید باندھنے میں مجبور کر رہی ہے"

جزیل تو نارمل انداز میں بولا تھا اس کے تو وہم و گمان میں بھی نہیں تھا کہ کچھ سیکنڈ بعد روز اس سے کس چیز کا مطالبہ کرنے والی ہے۔۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

"مجھے۔۔۔تم سے۔۔۔۔"

وہ ہکلاتے ہوئے بولی تھی مسلسل کئی گھنٹے روتے رہنے کی وجہ سے اس کی آواز بھی بہت بھاری ہوئی جا رہی تھی۔۔۔

"ہاں بولو روز مجھے نہیں لگتا میرے سامنے کچھ کہنے سے پہلے تمہیں اتنا سوچنا چاہیے"

جزیل اس کے غیر معمولی انداز پر حیران ہو رہا تھا۔

"مجھے۔۔۔۔تم سے۔۔۔طلاق۔۔۔۔چاہیے۔۔۔"

وہ بہت ہمت کر کے بولی تھی۔۔اس نے تڑپ کر خود ہی اپنی نظریں جھکا دی تھیں کیونکہ جس دل سے اور جتنی ہمت کر کے وہ یہ الفاظ بول پائی تھی وہ صرف اور اس کا چھپا ہمدم ہی جانتے تھے۔۔دوسری طرف جزیل بھی شاک میں آگیا تھا وہ تو کوئی بات جانتا ہی نہیں تھا جانتا تھا تو بس یہ کہ اسے روزینہ انور سے عشق تھا اور عشق بھی وہ جو سب سے آگے والے درجے کا ہوتا ہے اور وہ تو روز کی بھی محبت سے اچھی طرح واقف تھا پھر روز ایسا مطالبہ کر رہی تھی یہ بات سوچ سوچ کر اس کا دماغ پھٹنے والا ہو گیا تھا وہ انتہائی شاک کے عالم میں روز کو دیکھ رہا تھا جس کی آنکھوں میں سے آنسو نکلنے کو بے اختیار ہو رہے تھے۔۔۔

"تم نے سوچ سمجھ کر یہ فیصلہ کیا ہے؟"

جزیل نے اس کو جانچتی ہوئی نظروں سے دیکھا تھا وہ جانتا تھا کہ روز بھی اس سے اتنی ہی محبت کرتی ہے جتنا جنونی عشق جزیل اس سے کرتا ہے لیکن پھر بھی جزیل اس سے ایک دفعہ دوبارہ پوچھ لینا چاہتا تھا

"ہاں اور اگر ایسا نہ ہوتا میں کبھی تم سے ایسی بات نہ کہتی"

وہ آنکھ کا نم کنارہ صاف کرتے ہوئے بولی تھی سر ابھی بھی جھکا ہوا تھا اور اس نے جزیل کی طرف دیکھنے کی زحمت نہیں کی تھی وہ نہیں چاہتی تھی کہ اس کے آنسو جزیل دیکھ لے۔۔۔جزیل اسی کی طرف پیار سے دیکھ رہا تھا جو اس وقت اسے بہت زیادہ مظلوم دکھائی دے رہی تھی مگر وہ یہ نہیں جانتا تھا کہ روز کس وجہ سے مجبور ہو کر یہ مطالبہ کر رہی تھی۔۔۔

"او کے جیسا تم چاہو"

روز کو تو یہ سن کر مزید غمزدہ ہو گئی تھی۔۔۔وہ کیسے اس کے ساتھ اتنا ظلم اتنی زیادتی کر سکتا تھا۔۔۔اور جزیل نے جس طرح یہ الفاظ ادا کیے تھے وہ بھی وہی جانتا تھا اور اس کا خدا مگر یہ بات بھی وہ اور اس کا خدا جانتے تھے کہ وہ روز کو کبھی بھی خود سے جدا نہیں کرے گا چاہے کچھ بھی ہو جائے۔۔

روز جزیل کے الفاظ سن کر سیدھا اپنے کمرے میں آئی تھی اور کمرے میں آ کے پھوٹ پھوٹ کر رو دی تھی آنسو تھے کہ رکنے کا نام ہی نہیں لے رہے تھے اور روز وہ تو غم وغصے سے نڈھال تھی اسے یہ امید جزیل سے نہیں تھی کہ وہ اتنی آسانی سے کہہ دے گا کہ جیسا تم چاہو کیا اس کی کسی طرح کی بھی کوئی اٹیچمینٹ نہیں تھی روز کے ساتھ یہی سوچ سوچ کر روز کو بار بار غصہ آ رہا تھا۔۔وہ مسلسل کتنی ہی دیر بیٹھی روتی رہی تھی۔۔

اسلام علیکم!

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ آپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔تو

www.kitabnagri.com آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول،ناولٹ،افسانہ،کالم،ارٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو

ابھی ای میل کریں۔

samiyach02@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

Posted on Kitab Nagri

Fb/Page/Social Media Writers .Official

Fb/Pg/Kitab Nagri

samiyach02@gmail.com

whatsapp No : 0316-7070977

"ہاں صوفیہ روز بھی بہت خوش ہے اس رشتے سے تو ایسا کرو عید کے فوراً بعد ہی ڈن کرو میں نے روز سے پوچھ لیا ہے اسے بھی کوئی اعتراض نہیں"

کلثوم نے ہاتھوں پر مساج کرتے ہوئے کہا تھا اس کا فون سپیکر پر لگا ہوا تھا اور وہ اس کے بیڈ پر اس کے پاس ہی پڑا ہوا تھا۔۔

"ہاں چلو ٹھیک ہے اچھا کلثوم میرے گھر ذرا مہمان آ گئے ہیں تو میں تم سے بعد میں بات کرتی ہوں ہاں"

صوفیہ نے کہا تھا۔۔

"ہاں چلو ٹھیک ہے"

کلثوم نے فون اپنی طرف سے تو بند کر دیا تھا مگر وہ فون دراصل بند نہیں ہوا تھا کیونکہ کلثوم کے ہاتھوں پر کریم لگی ہوئی تھی اس لیے اس سے اپنا اینڈرائڈ فون پر انگلی پھیر کر ٹچ نہیں کیا جا رہا تھا اس نے انتظار کیا کہ انور واشروم سے آ جائیں اور خود آ کر فون بند کر دیں کیونکہ صوفیہ نے بھی دوسری جانب سے فون بند نہیں کیا تھا۔۔اس کی بہن کے آنے پر وہ جلدی جلدی میں اٹھ کر چلی گئی تھی اور اسے فون بند کرنا یاد ہی نہیں رہا

تھا۔۔صوفیہ کے ساتھ کلثوم کی بہت گہری دوست تھی جسے وہ اپنی بہن ہی سمجھا کرتی تھی اور انور کو اس کی یہ نام نہاد دوست بالکل بھی پسند نہیں تھی۔۔

"تم کیوں فکر کرتی ہو؟؟ دیکھ لینا روز جیسی لڑکی ہے نا میں جانتی ہوں اس کو اچھی طرح اور وہ چپ چاپ ساری زندگی یوں ہی گزار لے گی"

"لیکن کیا صوفی تمہیں یقین ہے وہ واقعی گزار لے گی کیونکہ نیویارک میں پلی بھری لڑکی کیسے یوں ایسے فضول کے بندے کے ساتھ زندگی گزار سکتی ہے۔۔؟"

فون کے دوسری جانب سے صوفیا کی اور اس کی دوست ماریہ کی آوازیں آرہی تھیں جو کہ بالکل ویسے ہی کلثوم کو بھی سنائی دے رہی تھیں۔انور واشروم سے آتو گئے تھے لیکن کلثوم نے انہیں فون بند کرنے سے منع کر دیا تھا وہ بڑی حیرت سے ان دونوں کی باتیں سن رہی تھی اور اسے یہی لگ رہا تھا کہ باتوں کا مرکز اس کی اپنی بیٹی روزینہ انور ہے۔۔۔

"اب میرے بیٹے کو فضول نہ بولو صرف ڈرنک ہی تو کرتا ہے اور اکثر اتنا کر لیتا ہے کہ اسے کسی بھی چیز کا ہوش نہیں رہتا۔۔۔ خیر ہے بچہ ہے بچے تو کرتے ہی ہیں نا ایسے اور ویسے بھی روز کی فکر تمہیں نہیں ہونے چاہیے اسے تو بس ایک اچھا بھلا لڑکا چاہیے نا۔۔"

"نہیں صوفیہ میں اس معاملے میں تمہارا ساتھ نہیں دینا چاہتی ہم نے کل کو خدا کو بھی تو منہ دکھانا ہے اور تمہیں شرم آنی چاہئے تم کیسے کسی کی بیٹی کے ساتھ اتنا بڑا کھیل کھیلنا چاہ رہی ہو تم سوچو تو کل کو خدا کی پکڑ بھی ہونی ہے۔۔"

"پھر کیا ہوا اگر میرا بیٹا گندی خصلتوں میں پڑا ہوا ہے اور اسے شراب کی اور جوئے کی لت لگی ہوئی ہے پھر کیا ہوا ہے تو اچھا بھلا نہ اور اس کا فیوچر بھی بہت روشن ہے۔۔"

صوفیہ بے شرمی اور ڈھٹائی کی آخری حد بھی پار کر دینا چاہتی تھی

"شرم کرو صوفیہ بھلا تم کیسے کہہ سکتی ہو کہ اس کا فیچر بہت روشن ہے اس کا فیوچر تو مجھے گندی نالیوں میں ڈوبتا ہوا ہی نظر آرہا ہے۔۔۔"

"دیکھو ماریہ اگر تم چپ چاپ میرا ساتھ دو تو ٹھیک ہے نہیں تو مجھے بھی ضرورت نہیں ہے تمہاری ان فضول سی باتوں کی اچھا اور خبر دار تم نے میرے بیٹے کے بارے میں یا اس کی کسی بھی عادت کے بارے میں کچھ کہا تو میں یہ حق کسی کو بھی نہیں دیتی اور روز کی تمہیں اتنی فکر نہیں ہونی چاہیے ٹھیک ہے نا اس کا کیا ہے گزار لے گی ساری زندگی۔۔ ساری لڑکیاں اپنے سسرال کو لے کر کمپرومائز کرتی ہیں نہ تو پھر کیا ہوا اگر روز بھی کمپرومائز کر لے گی۔۔"

"پر تم تو جانتی ہو اس کا ذہن بھی کتنا خراب ہے۔۔"

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

"تو اسے کیا فرق پڑتا ہے ہاں ویسے بھی۔۔۔ پھر کیا ہوا جو لوگ اپنے اپنوں کو لے کے زیادہ پوسیسیو ہوتے ہیں وہی تو شک وغیرہ بھی کرتے ہیں اگر اس نے روز پر شک کیا یا کبھی کبھار مار پیٹ بھی کر لی تو کیا فرق پڑے گا۔۔۔"

"شرم کرو صوفیہ تم اتنی بے حس ہو سکتی ہو میں نے کبھی نہیں سوچا تھا ایک عورت ہو کر تم ایک عورت کے ساتھ اتنے بڑے ظلم کرنے کا سوچ رہی ہو سوری ٹو سے تمہارا ضمیر مر چکا ہے اور میں تمہارے ساتھ تمام طرح

کے تعلقات آج ہی توڑ رہی ہوں مجھے تو شرم آرہی ہے سوچ سوچ کر کہ تم کیسے کسی چھوٹی سی لڑکی کی زندگی برباد کرنے پر تلی ہوئی ہو۔۔۔"

اسے آگے نہ کلثوم سے سنا گیا اور نہ انور سے انہوں نے آگے بڑھ کر فون ہی بند کر دیا تھا اور وہ پھوٹ پھوٹ کر رونے لگی کتنی دیر وہ مسلسل روتی رہی تھی اپنی ضد پر اڑے رہنے کی وجہ سے وہ اپنی بیٹی کو کتنے بڑے عذاب سے دوچار کرنے والی تھیں یہی سوچ سوچ کر کلثوم کو مزید رونا آتا جارہا تھا اور انور اسے روتا ہوا دیکھتے جارہے تھے اب تو ان کی بھی بس ہو گئی تھی۔۔

"انور مجھے معاف کر دیں میں نے اپنی ضد کی وجہ سے آپ کو بھی بہت ہرٹ کیا ہے میں آپ کبھی بھی کبھی بھی ایسے لوگوں کا اعتبار نہیں کروں گی میری بچی یا اللہ تیرا لاکھ لاکھ شکر ہے میری بچی کی زندگی تباہ ہونے سے بچ گئی۔۔۔"

کچھ دیر بعد جب وہ تھوڑا حوصلہ کر پائیں تب وہ انور سے مخاطب ہوئیں انور مسکرا دیئے کہ فائنلی انہیوں نے بھی عقل کا دامن تھام ہی لیا تھا۔۔

"آپ کو میں ہمیشہ سے کہتا تھا نہ کلثوم کے آپ کسی بھی غیر پر اتنا بھروسہ کبھی بھی مت کریں کیونکہ غیر کبھی بھی اپنوں سے بڑھ کر نہیں ہو سکتے۔۔"

انور مسکرا کر بولے تھے

"لیکن اب میری بیٹی کا کیا ہو گا؟"

کلثوم پریشانی سے بولی تھیں

"ارے بھئی میری نظروں میں ایک اچھا بھلا حسین سا رشتہ ہے اگر تم مانو تو۔۔"

انور نے شرارت سے کہا تھا

"بتائیں نا اور میں نے توروز کو بھی فورس کر کے کہہ دیا تھا حالانکہ وہ کبھی بھی خوش دکھائی نہیں دی تھی اس رشتے پر۔۔۔"

کلثوم بھی پریشانی سے بولی تھی جو رشتہ

"میں بتانے والا ہوں اس پر روز بھی خوش ہو گی اور تم بھی۔۔۔"

"اب بتائیں گے تو پتہ لگے گا نا مجھے۔۔"

کلثوم روٹھے انداز میں بولی تھیں

"ارے بھئی میرا بھانجا جزیل اور کون ؟؟ اچھا ہے خوبصورت بھی ہے پڑھا لکھا بھی ہے اور اچھی خاصی ماشاﷲ اپنے باپ کی فیکٹری چلاتا ہے اور ہمیں کیا چاہیئے اور میں تمہیں خود اس بات کی گارنٹی دینے کو تیار ہوں کہ وہ میری بیٹی کو ہمیشہ خوش رکھے گا۔"

انور مسکرا کر بولے تھے

"کیا آپ کو اس بات کا یقین ہے؟"

کلثوم بہت پریشانی سے بولی تھی۔۔

"میں گرانٹی دیتا ہوں آپ کو اب تو یقین کرلیں"

انور سنجیدگی سے بولے تھے۔

"لیکن۔۔۔"

کلثوم نے بات ادھوری چھوڑ دی تھی۔۔

"کلثوم ایک بات میری ہمیشہ یاد رکھیں زندگی کا کوئی بھی معاملہ ہو اور کسی بھی نوعیت کا ہو ہمیشہ قدر ہمیں محبتوں کی کرنی چاہیے اپنوں کی کرنی چاہیے پیسے کی کوئی اہمیت نہیں ہوتی۔۔۔"

انور نے انہیں مسکرا کر سمجھایا تھا

"جی مجھے یقین ہے آپ کی بات پر اور انشاءاللہ ہماری بیٹی کے لئے جزیل ہی سب سے بہتر انسان ہو گا۔۔"

کلثوم نے بھی مسکرا کر کہا تھا اور پھر وہ دونوں سونے کے لئے لیٹ گئے تھے۔۔

وقت تو وقت تھا پر لگا کے اڑ گیا تھا اور دن اتنی جلدی سے گزر رہے تھے کہ پتا ہی نہیں چل رہا تھا آخری عشرہ اختتام کو تھا آج فرحت کے گھر میں خوشیوں کا سماں تھا انور اور کلثوم انہیں سرپرائز دے کر پاکستان آ گئے تھے

اور گھر میں تو آج مانو کتنے عرصے بعد خوشیاں چھائی ہوئی تھیں۔۔ابھی بھی افطار کے بعد سب لوگ محفل لگا کر بیٹھے ہوئے تھے ہاں اس محفل میں روز اور جزیل شامل نہ تھے۔۔

"جی باجی میں تو خود ہی کہہ رہی تھی کہ جتنی جلدی ہو ٹکٹ کروائیں گے نہ میں نے تو اتنی ہی دیر سے آنا ہے یہاں پر کیونکہ عرصہ ہوا اب تو مل بیٹھ کر باتیں ہی نہیں ہوئیں۔۔۔"

کلثوم بھی مسکرا کر فرحت سے باتیں کر رہی تھی فرحت بھی خوشدلی سے ان سے ملی تھی۔۔وہ لوگ باتیں کر رہے تھے جب جزیل اندر داخل ہوا۔۔اس کے چہرے سے ہی پریشانی جھلک رہی تھی

"کیا بات ہے جزیل بیٹا پریشان لگ رہے ہو؟؟ "

انور نے اس کو غور سے دیکھتے ہوئے کہا تھا۔

"دراصل مجھے آپ سب سے ایک ضروری بات کرنی ہے اور وہ بات بہت اہم ہے اور میں امید کرتا ہوں کہ آپ سنجیدگی سے میری بات سنیں گے۔۔"

جزیل کے غیر معمولی سنجیدہ انداز پر سب لوگ حیران ہوئے تھے اور پھر سنجیدگی سے اس کو دیکھ رہے تھے اور اس کے بات کہنے کے منتظر تھے۔۔۔وہ کافی دنوں سے روز کی بات پر پریشان تھا اور آج اس نے فیصلہ کیا تھا کہ بس آج تو بس فیصلہ ہو ہی جائے اور سب سے بغیر کسی تمہید کے یا الٹی سیدھی بات کے سیدھی اور صاف بات کر لی جائے۔۔۔۔۔۔

"بولو بیٹا ہم ہمہ تن گوش ہیں؟"

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

انور نے سنجیدگی سے اسے دیکھتے ہوئے کہا تھا۔۔

"پہلے آپ لوگوں کو وعدہ کرنا ہو گا کہ آپ لوگوں نے جو بھی کرنا ہو گا اور جیسا بھی کرنا ہو گا وہ آپ سب میرے ساتھ کریں گے روز کو کوئی کچھ بھی نہیں کہے گا"

جزیل سنجیدگی سے بولا تھا۔۔

"پر بیٹا ایسی بھی کیا بات ہے جو تم اتنے سنجیدہ لگ رہے ہو؟؟"

فرحت نے پریشان ہوتے ہوئے کہا تھا

"میں بتا رہا ہوں کہ اگر آپ نے جوتے بھی مارنے ہوں گے تم مجھے ماریں گے کیونکہ روز کی اس میں کوئی غلطی نہیں تھی اور روز کو کوئی کچھ بھی نہیں کہے گا"

"بیٹا اب بول بھی دو میرے تو دل میں ہول اٹھنے لگے ہیں کہ نہ جانے ایسی کونسی بات ہے جس کے لیے تم اتنی تمہید باندھتے جا رہے ہو۔۔"

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

کلثوم نے پریشانی سے کہا تھا

"بات دراصل یہ ہے کہ۔۔ میرا اور روز کا۔۔۔ نکاح ہو چکا ہے آپ سب اسے تسلیم کریں یا نہ لیکن یہی حقیقت ہے اور میں نے پہلے بھی کہا تھا آپ نے جو کرنا ہے جو کہنا ہے وہ سب مجھے کہیں کیونکہ روز کی اس میں کوئی غلطی نہیں تھی دراصل ہوا یوں کہ۔۔۔" اور ساتھ ہی اس نے سارا واقعہ سچ سچ سب کو بتا دیا تھا۔۔

جزیل مصطفی بھی آخر جزیل مصطفی تھا وہ کسی سے ڈرتا نہ تھا اور بہت مضبوط اوصاف کا مالک تھا اس نے ساری بات بغیر کسی خوف و ڈر کے کہہ دی تھی اس بات کے خوف کے بغیر کوئی اس کے بارے میں کیا سوچتا ہو گا یا اس کے ساتھ کیا سلوک کریں گے، وہ اپنے ارادوں کا پکا تھا اور جو سوچ لیتا تھا وہ کر کے ہی دم لیتا تھا۔۔

"یہ تم کیا کہہ رہے ہو"!!!

فرحت نے غم و غصے سے اسے مخاطب کیا تھا۔۔

وہ سب تو جیسے حیرت سے اسے دیکھ رہے تھے فرحت نے بے یقینی سے شائستہ کو دیکھا اس نے بھی سر اثبات میں ہلا دیا وہ سب لوگ تو جیسے سکتے میں چلے گئے تھے الفاظ تو جیسے منہ سے نکلنے سے انکاری تھے۔۔۔

"تم تو بھئی چھپے رستم نکلے ہاں۔۔۔ ہم لوگ تو یہی سوچ کر آئے تھے کہ آکر آپ سے صاف صاف بات کریں گے لیکن تم نے۔۔۔ تم نے تو پہلے ہی سارا معاملہ نپٹا لیا لیکن اب مجھے ایک افسوس سا ضرور ہے کہ میں اپنی بیٹی کے نکاح میں شامل نہیں ہو سکا"

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

انور کی خوشی سے بھری ہوئی آواز پر سب نے چونک کر انہیں دیکھا تھا سب سمجھ رہے تھے کہ اب کسی شدید قسم کے رد عمل کا اظہار کیا جائے گا اور جزیل کے منہ پر تین چار تھپڑ تو جھڑ ہی دیے جائیں گے لیکن ان کے اتنے غیر معمولی جواب پر وہ سب حیران ہوئے تھے۔

"ہاہاہاہا ماموں جان آپ فکر ہی نہیں کریں آپ کے لئے ہم لوگ دوبارہ نکاح کر لیں گے

جزیل نے ان سب کو مطمئن اور خوش دیکھ کر شرارت سے بولا تھا اور اس کی بات پر سب لوگ ہنس دیے تھے۔۔۔

"ہاں ہاں وہ تو اب ہو گا ہیں کیونکہ میری یہ دلی خواہش ہے کہ میں اپنی بیٹی کے نکاح میں ضرور شامل ہوں اور ہم لوگ تو پہلے ہی یہی چاہت اور خواہش لے کر یہاں آئے تھے اور دیکھو اللہ کے کام تم لوگ تو پہلے ہی ایک اس خوبصورت رشتے میں بندھ چکے ہو۔۔"

انور مسکرا کر بولے تھے۔ان کی بات پر کلثوم بھی مسکرا دی تھی اور فرحت کے ساتھ ساتھ شائستہ کو بھی تسلی حاصل ہو گئی تھی۔۔

"جی جی ضرور مگر ماموں جان آپ جانتے ہیں کہ روز تو اتنی پریشان ہے اس دن کی کہ اس نے مجھے یہاں تک کہہ دیا کہ میں اسے طلاق دے دوں کہ وہ آپ دونوں کی خوشی اور اجازت کے بغیر میرے ساتھ بھی نہیں رہنا چاہتی۔۔۔"

"مجھے فخر ہے اپنی بیٹی پر مجھے پتا تھا اس کا ایسا ہی کوئی اظہار ہو گا۔۔۔"

انور فخر سے بولے تھے۔۔

"جی ماموں جان بس اب میرے دل سے بھی بوجھ اتر گیا ہے اور آپ نے بھی مطمئن ہو گیا ہوں کہ آپ سب کو اس سے کوئی اعتراض نہیں۔۔ ایسا ہی ہے نا؟؟"

"اور کسی کو ہو نہ ہو مجھے تو ضرور ہے ان سب کی نے مل کر حیرانی سے سنی کو دیکھا تھا جو اپنی ماں کی گود میں سر رکھ کے لیٹا جزیل کو ہی گھوریوں سے نواز رہا تھا۔۔"

سنی کی بات پر سب لوگ حیرت میں مبتلا ہو گئے تھے

"تمہیں کیوں اعتراض ہے؟؟؟ اور ویسے بھی تمہیں اگر ہے بھی تو رہے مجھے کوئی فرق نہیں پڑتا"

جزیل نے شریر مسکراہٹ لئے کہا تھا

"ممی کیا آپ جانتی ہیں جزیل بھائی نے مجھے چپ رہنے کے لیے کہا تھا کہ میں تمہیں بہت جلدی گفٹ دوں گا اور میں آج تک ان کے اس گفٹ کا انتظار کر رہا ہوں اس لئے مجھے تو بہت بڑا اعتراض ہے اور میں اپنے آپی کو اس طرح سے آپ کے ساتھ رخصت نہیں کروں گا جب تک میرا گفٹ نہیں دے دیں گے"

سنی منہ پھولاتے ہوئے بولا تھا۔۔۔

"چل تیرا گفٹ تو ویسے آچکا ہے دینے کا میرا دل نہیں کر رہا تھا لیکن اگر میرا بھائی ناراض ہے تو پھر دے دیتے ہیں کیوں شائستہ باجی؟؟"

www.kitabnagri.com

جزیل نے شرارت سے کہا تھا شائستہ نے بھی اسے دیکھ کر مسکرا کے ہاں میں سر ہلا دیا تھا سنی تو بس حیران ہو کر ان دونوں شریر بہن بھائیوں کو دیکھ رہا تھا۔۔۔

"جزیل بھائی میرے پیارے بھائی دیں نا مجھے میرا گفٹ دیکھیں مجھے تو کوئی اعتراض نہیں ہے میں تو کہتا ہوں آج ہی آپ لوگوں کو رخصت کر دیتے ہیں نا میں پلیز میں رکھیں تو دے دیں۔۔۔"

سنی نے ساتھ ہی پینترا بدلا تھا اس کی اس بات پر سب لوگ ہنس دیے تھے اور شائستہ نے اس کا گفٹ اس کے حوالے کر دیا تھا۔۔۔

"جزیل تم نے مجھے بلایا؟"

آج چاند رات تھی اور آج جزیل نے روز کو میسج کر کے چھت پر بلایا تھا۔۔روز نے آتے ساتھ اس سے پوچھا تھا۔۔وہ بہت پریشان تھی اتنے دن تک ان دونوں کے درمیان طلاق والی بات کے متعلق کوئی بات نہیں ہوئی تھی اور آج جزیل نے بھی اسے اسی طرح سے چھت پہ بلایا تھا جیسے اس نے میسج کیا تھا وہ بہت پریشان تھی کہ کہیں جزیل نے اسے طلاق دینے کے لئے تو نہیں بلایا۔۔۔

"ہاں وہ تمہیں طلاق چاہیے تھی نا؟؟؟"

جزیل نے جان بوجھ کر اتنا جملہ کہا تھا اور روز اس کی تو اسی میں اتنی بری حالت ہو گئی تھی وہ ایک دم سے کانوں پر دونوں ہاتھ رکھ کر چلائی تھی۔۔ آج اس کے صبر کا پیمانہ لبریز ہو گیا تھا۔

"جزیل پلیز۔۔۔۔پلیز۔۔۔۔ مجھ پر رحم کھاؤ تم"

روز نے تڑپ کر جزیل کو دیکھا تھا اس کی آنکھوں سے آنسو روانی سے بہہ رہے تھے جزیل کو تو اس کی آنکھوں میں آنسو دیکھ کر بہت تکلیف ہوئی تھی لیکن اسے تھوڑی دیر مزید روز کو تنگ کرنا تھا۔۔۔

"ارے پر میں نے کونسا ظلم کیا ہے تم پر اور تم نے خود ہی تو کہا تھا کہ تمہیں مجھ سے طلاق۔۔۔ "

Posted on Kitab Nagri

جزیل نے بس اتنا ہی جملہ بولا تھا کہ روز جلدی سے آگے آئی تھی اور اس کا گریبان پکڑ کر اس کو جھنجوڑ ڈالا تھا اور اس کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے بولی تھی۔۔۔

"تمہیں ترس نہیں آتا مجھ پر؟؟۔۔۔ہاں؟؟؟ کب سے کب سے تم یوں ہی مجھے تکلیف دیتے جا رہے ہو۔۔۔۔کیا تم مجھ پر ایک احسان کر دو گے؟؟ مجھے اتنی بار مارنے سے بہتر ہے کہ تم مجھے ایک ہی دفعہ مار ڈالو۔۔۔۔"

اس نے جزیل کے دونوں ہاتھ اپنی گردن پر رکھ دیے تھے

"جزیل پلیز۔۔۔۔۔کیوں مجھے تم اتنا تنگ کرتے ہو اتنا تڑپاتے ہو؟؟؟ تم پر میں مرتی ہوں۔۔۔تو کیا تم مجھے مار ہی ڈالو گے؟؟؟"

روز ہچکیاں لیتے ہوئے بولی تھی وہ سسکی تھی اس کی تکلیف آج پہلے سے بھی بہت بھر گئی تھی اور اس کے دل کا بوجھ آج ایسے ہی ہلکا ہونا تھا کیونکہ اس کے دل میں جزیل کے دیے گئے زخم بہت زیادہ گہرے ہو چکے تھے۔۔۔

جزیل تو جیسے اس کے اس انداز پر ہی گم ہو گیا تھا اس نے کبھی نہیں سوچا تھا کہ روز کبھی اس طرح بھی اس سے ہم کلام ہو گی۔۔۔۔اس کو خاموشی سے اپنی طرف دیکھتا ہوں آپ آ کر روز پھر سے روتے ہوئے بولی تھی

"جزیل مصطفی۔۔۔۔۔میں۔۔۔روزینہ انور۔۔۔۔۔تم سے کئی برسوں سے۔۔۔۔بہت۔۔۔۔بہت۔۔۔۔ زیادہ بہت۔۔۔۔شدید۔۔ قسم کی۔۔۔محبت کرتی ہوں تم کبھی نہیں سمجھ پائے یا شاید تم سمجھنا ہی نہیں چاہتے تھے۔۔۔۔مگر آج تم نے مجھے اس قدر بے بس کر دیا ہے کہ مجھے خود اپنی زبان سے اقرار کرنا پڑ رہا ہے۔۔۔۔ لیکن۔۔۔تم۔۔۔تم کتنے بے حس ہو۔۔۔۔جزیل۔۔۔۔"

اس نے جزیل کے سینے پر مکا مارا تھا۔۔۔۔

"تم نے۔۔۔۔ تم نے تو مجھے اتنی تکلیف دی ہے۔۔۔ کہ کوئی بھی نہیں دیتا۔۔ مگر اس سب کے باوجود میں تمہاری دی ہوئی ہر تکلیف کو مسکرا کر سہ لیتی ہوں۔۔۔۔ نہ جانے کیوں۔۔۔۔۔ میں تم سے بہت محبت کرتی ہوں۔۔۔۔ لیکن پھر بھی تم اس بات کو آج تک نہیں سمجھ پائے۔۔۔۔۔۔ میں تم سے۔۔۔۔ اور صرف تم سے بہت زیادہ۔۔۔۔۔ بہت زیادہ۔۔۔۔ محبت کرتی ہوں پلیز جزیل اب بس کرو۔۔۔۔ مجھے نہیں چاہیے تم سے طلاق۔۔۔۔ تم مجھے کبھی تنہا مت کرنا۔۔۔۔ اگر تم نے کیا تو میں۔۔۔۔۔ میں۔۔۔۔ مر جاؤں گی۔۔۔"

وہ پھوٹ پھوٹ کر رو دی تھی۔ اس کے آنسو جزیل کے ہاتھ پر گر رہے تھے جو اس نے تب کا تھاما ہوا تھا جب روز نے اس کے سینے پر مکا مارا تھا۔

"ہم اپنے درد کا شکوہ تم سے کریں کیسے۔۔

محبت تو ہم نے کی ہے۔۔ تم تو بے قصور ہو۔۔"

روز سسکتے ہوئے بولی تھی آج اس کی ہمت جواب دے گئی تھی اور وہ مجبوری میں سب کچھ بول گئی تھی جو شاید وہ کبھی نہ بولتی اور جزیل اس کی تو مانو جیسے دنیا ہی بدل گئی ہو اس نے کبھی نہیں سوچا تھا کہ روز یوں کبھی اس کے اتنے قریب ہو کر اس سے اپنی محبت کا اظہار کر رہی ہو گی بس اب اس نے بھی سوچ لیا تھا کہ اب مزید وہ روز کو پریشان نہیں کرے گا۔۔

"روزینہ انور کیا یہ آپ کا آخری فیصلہ ہے؟"

جزیل نے مسکراتے ہوئے روز کو دیکھا تھا روز نے حیرت سے جزیل کا یہ مسکراتا ہوا جملہ سنا تھا۔۔۔

"روز میری جان تم مجھ سے تو شکوہ کر رہی ہو کہ میں کبھی نہیں سمجھ سکا مگر تم خود۔۔۔۔ تم خود بھی تو نہیں سمجھا سکی نہ؟؟؟"

جزیل نے اس کو الجھن میں ڈال دیا تھا اور پھر خود ہی اس کی الجھن دور کرنے لگا تھا۔۔۔

"روز میں کبھی نہ بتاتا لیکن آج تمہیں ایسے تڑپ کر روتا دیکھتے ہوئے میں نے بھی اپنا ارادہ بدل دیا ہے تم جانتی ہو جب میں تم سے پاکستان دوبارہ آنے پر پہلی دفعہ ملا تھا میں تو تب سے ہی تم سے محبت کرنے لگا ہوں۔۔۔۔ بہت زیادہ۔۔۔۔ بہت شدید۔۔۔۔ میں تب یہ بھی نہیں جانتا تھا کہ محبت کس بلا کا نام ہے۔۔۔۔ لیکن مجھے اس بلا نے بہت بری طرح اپنی قید میں جکڑ لیا تھا اور جانتی ہو۔۔۔ مجھے بھی اس کی قید سے چڑ نہیں ہوتی تھی اور نہ ہی میں اس کی قید سے تنگ پڑ تا تھا۔۔۔۔ مجھے تو وہ قید بھی کتنی حسین لگتی تھی۔۔۔۔ اور مجھے اس قید سے ہی عشق ہو گیا۔۔۔ کہ میں آج تک اس قید سے خود کو نکال نہ سکا۔۔۔ اور تم سے میری محبت شدید سے شدید تر ہوتی گئی۔۔۔۔ اور دیکھو آج وہی محبت عشق کے رتبے پر فائز ہو گئی ہے۔۔۔۔"

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

روز تو حیرت سے جزیل کے یہ اظہار دیکھ رہی تھی اس نے کبھی سوچا ہی نہیں تھا کہ جزیل بھی اس سے محبت کرتا ہو گا اور اتنی شدید کرتا ہو گا وہ تو بس سکتے میں چلی گئی تھی اور حیرت سے اس کی باتیں سن رہی تھی

"ہاں روز اتنی حیران مت ہو۔۔۔ سچ میں۔۔۔ میں بھی تم سے اتنی ہی شدید اور اتنی گہری محبت کرتا ہوں جتنی تم کرتی ہو۔۔۔"

روز اس کی تمام تفصیلی بات پر بس مسکرا دی تھی اسے سمجھ نہیں آ رہا تھا وہ کس قسم کا اظہار کرے اس کے چھپے ہمدم نے کس طرح سے اور کیسے کیسے اس کی تمام مشکلات کو دور کر دیا تھا اور اس کے دل کے تمام ارمان بھی پورے کر دیے تھے۔۔۔اس کا دل رب کے حضور سجدہ ریز ہو گیا تھا۔

"کیا ہوا اب تم بھی تو کچھ بولو؟؟"

جزیل اس کا حسین مکھڑا دیکھتے ہوئے مسکرایا تھا۔

"تم تو چُھپے رستم ہو۔۔۔۔مجھے ایک پل کو بھی تم پر شک نہیں ہوا۔۔۔"

روز نے دل کی بات زبان سے ادا کی تھی۔ آنسو ابھی بھی آنکھوں سے رواں تھے۔۔۔۔

"میں تو تمہارا چُھپا ہمدم ہوں۔۔۔"

جزیل بڑی خوبصورت مسکراہٹ ہونٹوں پر سجائے بولا تھا۔۔۔

"نہیں چُھپا ہمدم تو کوئی اور ہوتا ہے۔۔"

روز نے فوراً اس کی بات کی تردید کی تھی۔

"کون بھلا؟"

جزیل کی مسکراہٹ ایک پل میں سمٹی تھی۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

"اللہ تعالیٰ۔۔۔وہ ہیں چُھپے ہمدم۔۔۔وہ ہمارا ہر معاملا اتنی آسانی سے سنوار دیتے ہیں کہ ہمیں خبر تک نہیں ہوتی۔۔۔لیکن ہم پھر بھی شکر ادا نہیں کرتے۔۔۔اس سے بڑھ کر کون ہے جو انسان سے اتنی محبت کر سکے۔۔۔"

روز گہری مسکراہٹ ہونٹوں پہ لیے بولی تھی۔

"بلکل"

جزیل بھی مسکرا کر ایک دوسرے کو دیکھ رہا تھا۔

"سنو؟"

روز نے اسے مخاتب کیا تھا۔۔۔

"ہاں؟"

جزیل نے اس کے دونوں ہاتھ تھامے تھے۔

"ممی اور بابا جان کو تم راضی تو کر لو گے نا؟"

روز نے اس پر اپنی پریشانی واضح کی۔۔

"کیوں وہ ناراض ہیں؟"

جزیل کو نا جانے کیوں اس معصوم کو تنگ کرنے میں بہت مزا آتا تھا۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

"نہیں ممی میرا حذیفہ سے۔۔۔"

اس نے جان بوجھ کر بات ادھوری چھوڑ دی تھی۔

"روز خبردار تم نے میرے سامنے کسی اور کا نام لیا تو"

جزیل ناراض ہوتے ہوئے بولا۔

"اور جب تم لیتے تھے تب؟"

روز کو بھی اس کی پچھلی باتیں یاد آئیں۔۔

"وہ تو میں چیک کرتا تھا نا۔۔"

جزیل نے بہانہ سوچا۔۔

"کیا؟"

روز نے آنکھیں پھاڑ کر اسے دیکھتے ہوئے پوچھا۔

"یہی کے میری جانم میرے سوا کسی اور سے تو نہیں۔۔۔"

جزیل نے آخر سچ ہی بتا دیا۔۔

"ایسا ہو ہی نہیں سکتا تھا۔۔۔ میری زندگی میں آنے والے پہلے اور آخری شخص تم ہی ہو جزیل۔۔۔ تم نہیں تو کوئی بھی ہو مجھے فرق نہیں پڑتا۔۔۔ ویسے بھی کوئی اور ہو ہی نہیں سکتا تھا۔۔۔ جانتے ہو کیوں؟"

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

روز نے اس کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔۔

"کیوں؟"

"کیوں کے تم سے بچھڑ جانے کے غم نے روز کو مار دینا تھا۔۔ پھر کسی اور کے آنے کی نوبت ہی نہیں آنی تھی۔۔"

اس کی آنکھوں سے آنسو موتیوں کی صورت ٹوٹ کر نکلے تھے۔۔ جزیل نے تڑپ کر اسے دیکھا تھا۔۔ وہ جو کہتا تھا کے روز سے اسے عشق ہے۔۔۔ وہ تو صحیح کہتا تھا مگر جو روز کو اس سے تھا۔۔۔ وہ تو شاید عشق کی دہلیز بھی پار کر چکا تھا۔۔۔

"روز۔۔۔"

اس نے روز کے آنسو پہلی بار خود صاف کیے تھے۔۔ اور نکاح کے بعد آج پہلی دفع روز کے محرم نے اسے چھوا تھا۔۔

www.kitabnagri.com

"تم اپنے ایسے خیالات کو سائیڈ پر کرو۔۔۔ بس تم اپنا حال دیکھو۔۔۔ تم میرے ساتھ جزیل مصطفیٰ کے ساتھ کھڑی ہو۔۔۔ اور مستقبل ہم دیکھ تو نہیں سکتے مگر میں تمہیں یقین دلاتا ہوں کے۔۔ مستقبل میں بھی تم ہی میرے ساتھ ہو گی میری ہمدم۔۔ میری ہمسفر۔۔"

جزیل نے اسے سچے دل سے کہا تھا۔

روز اس کی بات پر مسکرا دی تھی۔ جزیل بھی اسے مسکراتا ہوا دیکھ کر مسکرا دیا تھا۔۔

"ویسے تمہارے ممی اور بابا جان کو میں آلریڈی منا چکا ہوں"

جزیل نے مسکرا کر اسے دیکھا تھا۔

"سچی؟؟؟"

"مچی اور یہ لو تمہاری چوڑیاں "

جزیل نے مسکرا کر خوبصورت سی چوڑیاں اس کے حوالے کرتے ہوئے کہا۔

"تمہیں کیسے پتا چلا کہ میرے عید ڈریس کے ساتھ چوڑیاں نہیں آئیں؟"

"تمہاری ہر چیز کا خود سے زیادہ دھیان رکھتا ہوں۔۔۔"

وہ مسکرا کر بولا تھا۔روز چوڑیوں کو پیار بھری نظروں سے دیکھ رہی تھی۔اور جزیل اس کو۔۔۔اب وہ روز کو یہ تو بتانے سے رہا کے وہ شائستہ اور روز کی تمام بتیں سن چکا تھا جو کل ہوئیں تھیں۔۔اس دوران روز نے شائستہ کو اپنے ساتھ بازار چل کے چوڑیاں لانے کا کہا تھا۔بس پھر جزیل نے شائستہ سے مزید معلومات لیں اور اپنی پسند کے لیے اپنی پسند کی چوڑیاں لے آیا۔۔۔

"ہمیشہ یوں ہی مجھ سے محبت کرتی رہنا۔۔"

جزیل نے مسکرا کر اس کے سر سے اپنا سر ٹکایا تھا۔

"تم بھی ایسے ہی رہنا۔۔۔"

Posted on Kitab Nagri

روز نے بھی مسکرا کر اسے دیکھتے ہوئے کہا تھا۔۔ آج اس کے چُھپے ہمدم نے اسے بہت سی خوشیاں عطا کی تھیں۔۔۔

"مجھے تب بھی محبت تھی۔۔۔

مجھے اب بھی محبت ہے۔۔

تیرے قدموں کی آہٹ سے۔۔۔

تیری ہر مسکراہٹ سے۔۔۔

تیری باتوں کی خوشبو سے۔۔۔

تیری آنکھوں کے جادو سے۔۔۔

تیری دلکش اداؤں سے۔۔۔

تیری قاتل جفاؤں سے۔۔۔

مجھے تب بھی محبت تھی۔۔۔

مجھے اب بھی محبت ہے۔۔۔

تیری راہوں میں رکنے سے۔۔

تیری پلکوں کے جھکنے سے۔۔۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

تیری بے جا شکایت سے۔۔۔

تیری ہر اک عادت سے۔۔۔

مجھے تب بھی محبت تھی۔۔۔

مجھے اب بھی محبت ہے۔۔۔۔"

جزیل نے اس کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے خمار لہجے میں غزل پڑھی تھی۔۔۔روز کی تو حیا سے آنکھیں ہی جھک گئیں تھیں۔۔۔

"تم سے بچھڑ گیا تو میں بھی زندہ نہیں رہ پاؤں گا"

جزیل نے اس کو دیکھا تھا۔اور پھر اپنے ہاتھوں میں تھامے ہوئے اس کے دونوں ہاتھ عقیدت و محبت سے چومے تھے۔۔۔

"تم میری متاعِ جان ہو"

اب اس نے روز کا ماتھا چوما تھا۔۔۔

"تم ہو تو میں ہوں"

اس نے دوبارہ روز کے ماتھے پر اپنے لب رکھ دیے تھے۔

"ہمیشہ یونہی رہنا۔۔"

وہ پھر سے اس کے ہاتھ تھام کر اس کے سر سے سر ٹکاتے ہوئے بولا تھا۔۔۔

"تم بھی ہمیشہ یونہی چاہت دل میں بسائے رکھنا۔۔۔"

روز نے ہمت کر کے کہا تھا۔۔۔ اور پھر نظریں جھکا لیں تھیں۔۔۔یہی اس کی ادا تو جزیل مصطفیٰ کو شرارت کرنے پر اکسا رہی تھی۔۔۔ مگر وہ رخصتی کا انتظار کر رہا تھا جو عید کے دوسرے دن رکھی گئی تھی۔۔۔

"چلو اب جانے دو مجھے"

روز نے وہاں سے جانا چاہا تھا۔۔۔اسے اس قدر محبت کے اظہار پر گھبراہٹ سی ہونے لگی تھی۔۔۔

"جانے تو کبھی نہیں دوں گا ہاں ساتھ ضرور چلوں گا تمہارے ساتھ پوری زندگی۔۔"

جزیل نے گہری نظروں سے اسے دیکھتے ہوئے کہا تھا۔

روز اس کی اتنی شدت کی محبت پر کبھی حیران ہو رہی تھی اور کبھی واری جا رہی تھی۔ پھر وہ دونوں ساتھ یونہی ہاتھوں میں ہاتھ تھامے نیچے کی طرف چل دیے۔۔۔ آج دونوں نے ہی اپنی پوشیدہ محبت کا اظہار کر دیا تھا۔۔اور دونوں کو ان کے چُھپے ہمدم نے کس طرح سے انہیں ملا دیا تھا وہ دونوں جتنا بھی شکر ادا کر رہے تھے وہ کم محسوس کرتے تھے۔۔۔ صرف جزیل اور روز کا نہیں بلکہ وہ ہم سب کی زندگیوں کا چُھپا ہوا ہمدم ہے۔۔۔ جو چپ کر کے سارے معاملات سمبھال لیتا ہے اور ہم انجان رہتے ہیں۔۔۔ اللہ کا شکر ضرور ادا کیا کریں۔۔۔ کیوں کہ آپ کے پاس وہ تمام نعمتیں ہیں جن کے لیے کئی لوگ حسرت کرتے سو جاتے ہیں۔۔۔ الحمدللہ کہنے کو اپنی عادت بنائیں۔۔۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

Posted on Kitab Nagri

اللہ تعالیٰ آپ کو خوش رکھے۔۔۔آمین

مجھے اپنی دعاؤں میں ضرور یاد رکھیں۔۔۔اور یونہی میرا ساتھ دیتے رہیں۔۔۔

اسلام علیکم

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔تو

www.kitabnagri.com آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، ارٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو

ابھی ای میل کریں۔

samiyach02@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

Fb/Page/Social Media Writers .Official

Fb/Pg/Kitab Nagri

samiyach02@gmail.com

whatsapp No : 0316-7070977